TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222333
UNIVERSAL
LIBRARY

بہمین خلاق عشق و انس و جان حسن آفرین معشوق جہان

بمطبع مطبوع الطبائع منشی نولکشور میں بطبع مقبول عاشقان ہوا

صحیح ۸۳۶۷
Checked 1969.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداے ثناے پاک پروردگار وادی دشوار گذار ہے اس عرصۂ ناپیدا کنار کی حد ہے نہ اس دریاے ذخار کا کنار ہے طاقت بشری قدرت انسانی سے باہر ہے زبان آلودہ خطا و لغزش اس بیان مین سراسر قاصر ہے ہرچند آدم خاکی نژاد نے اسرار و رموز اسما و صفات الٰہیہ کی شناخت تک کھوج لگایا مگر کسی وجہ سے سررشتۂ شناسائی ذات مقدس ہاتھ نہ آیا پس لازم ہے کہ ماعرفناک حق معرفتک کہکر چھوڑ دیجیے زیادہ حوصلہ نہ کیجیے اور نعت جناب سرور کائنات خلاصۂ موجودات شفیع المذنبین ممدوح رب العالمین حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ باعث ایجاد کونین محبوب رب المشرقین والمغربین المخاطب بخطاب ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ہماری ناطقۂ بیدستگاہ سے کیونکر بیان ہو جبکہ خود خداے جہان آفرین اوسکا ثناخوان ہو **نظم** محمد باعث ایجاد کل محبوب سبحانی + کہ فخر عیسی گردون نشین ہو جسکی دربانی براق برق تاز اوسکا شب معراج وہان اپونہچا + جہان نی جسم ہی نی روح جز انوار نورانی + شناسا ہو سکی کب مرتبے سے ایسی داور کے + خیال فلسفی وہندسی و وہم انسانی + اللہم صل علی محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ واہلبیتہ اجمعین بعد اسکے بندۂ ناچیز زیانکار نقصان عیب و شین سید فخر الدین حسین المتخلص بسخن ابن سید جلال الدین حسین المعروف بہ حضرت صاحب ابن سید [illegible] الدین احمد المدعو بسید فقیر صاحب خلف الصدق حضرت شاہ خواجہ حسین المودودی الکہاری چشتی قدس اللہ اسرارہم اس ہنگام مین کہ اردو زبانکا رواج ہے اکثر کتب علمیہ اور تواریخ کے مطالب سے اوسکا امتزاج ہے بمقتضاے طبع آزمائی اور تقاضاے دلکشائی بتکلیف بعضے احبا و تحریک احباے دستانسرا ایک حکایت لطیف عشق و عاشقی

تحریر پر مائل ہوا امید از فیاض سے اوس کے حسن اختتام کا سائل ہوا اگر سخنوران سخن کی نظر مین قبول ہو ثمرہ باغبانی بہارستان سخن زیب دامن وصول ہو خاتمہ کتاب میں احوال تصریح اپنا کہ ابتدای عمر مین اسد اللہ خان غالب سخنور بے عدیل و نظیر کی خدمت مین مستفیض رہکر نظم و نثر پارسی اور اشعار اردو کا شوق بہم پہونچایا اور عم والا تبار ممدوح برنا و پیر حضرت جناب خواجہ محمد بشیر صاحب عموی حقیقی اپنے سے اس فن مین استفادہ کیا بیان کرونگا اب قصیدہ مدحیہ کو جو حضرت پیر و مرشد ہادی برحق اعلے اللہ تعالی شانہ کی مدح مین لکھا ہے تیمناً عنوان اس کتاب کا قرار دیکر داستان خیال آرا کو شروع کرتا ہے توفیق الہی دمساز ہو تا آغاز کتاب بحسن انجام دلنواز ہو واللہ الموفق والمعین +

قصیدہ مصنف در مدح حضرت پیر و مرشد برحق ہادی مطلق شمس الضحی بدر الدجی نور الہدی کہف الوری حضرت جناب شاہ قیام اصدق صاحب چشتی اعلی اللہ تعالی شانہم و اعلی اللہ درجتہم و لازال شموس افاضتہم مستنیرۃ

گیا جو ایک چمن مین [illegible] — نہ نکہت گل و غنچہ سے لطف خلد ملا
دم سحر تھی وہ دلکش فضای صحن چمن — کہ بلبل نالان پکار اصل علا
[illegible] باغ سے مگر یہ جلوہ [illegible] — بغل مین سبکی تہا جو شبو شہانہ ایک جوڑا
سمن کی [illegible] — کہ جسطرح کسی گلرو کا ہو رخ زیبا
ثمر تہے وہانکے درختون کے میوۂ جنت — شجر تہے اوس چمنستان کے ہمسر طوبا

نسیم ناز سے چلتی تہی ہر روش پر نازان — لبان شاہد بدمست و شوخ بی پروا
بہار داغ دل لالہ ایاغ بکف — صدای خندہ گل شور بلبل شیدا
چنبیلی اور گل شبو مثال سیم تنان — اشرفی و گل صد برگ زرد مثل طلا
جو دیکہی شوخی حسینان بوستان کو وہان — کہلی نہ شرم سے پہر چشم نرگس شہلا
بہار و سیر چمن بہا گیی جو آنکہون مین — تو بیٹہے بیٹہے غزل یہ لکہی قلم کو اوٹہا

غزل

غم فراق سے یہ [illegible] جان زار میرا — کہ مجھکو دیکہہ کے سگ کوی یار رونے لگا
وہ نقش ہون کہ مٹا دے مجھے نگار [illegible] — وہ قطرہ ہون کہ اگر ہون فنا تو ہون دریا
مجھی سے کیا کہ میں اپنی وفا سے [illegible] — بلا سے گر وہ ستم پیشہ کر رہا ہے جفا
لبی پر لبی ہی جو [illegible] تمہاری [illegible] — سزا جو چاہو کرو ہو گئی یہ مجھ سے خطا
ہزاروں خون کی دعوی ہیں [illegible] — ہوئی ہیں کشتہ میری آرزوئین [illegible]
مین سمجہا ہون اسی لیے ایک [illegible] — خرید لی تو اسے جنس دلکا ہو سودا
غزل لکہی تہی یہان تک کہ سمت [illegible] — صدای عمدہ دبا کے اک ہوئی پیدا
کہ اے اسیر بلا نقش بوریای الم — غریق لجہ غم مبتلای حرص و ہوا
ستم رسیدۂ گردون جفای تیر او شمن — فریب خوردۂ دنیا کہ جسکا ہے شیدا

کسی صنم کی جوانی کہیلون نہیں دو تا — تو ٹیڑہ کی دم کرون رہم دعا سے بدلا
خیال یار سے آیا جو عشق کبہی مجکو — گلاب باغ جنان لا کی حورون کو [illegible]
چہوڑ آیا مجھسے میرا یار کس بہانہ سے — تیرا یہ طرز ستم آسمان پسند آیا
نشہ سے خوب بگڑنا کہین ذرا دیکہو — کدہر چلے ہوا دہر آؤ میری جو لقا
مریض عشق کو حاجت ہے نوشدارو کی — اوگال اپنی دہن کا دے میری عیسا
تمہاری ظلم سہین گے [illegible] — کہان سے لاؤگے پیاری سخن کو سے جفا
جو مینے خوف سے گہبرا کے دیکھا سوی فلک — تو آئی پہر یہ باواز خوب مجھکو ندا
قتیل خنجر ابروی مہوشان جہان — فدای روی حسینان شہید ناز و ادا
تو کس خیال مین تہا ہے رات دن غافل — جہان یہ خواب ہے ہرگز نہین اسکو بقا

ثبات ہستی ناپائدار ایکدم ہی / سوای ذات خدا اسکی سبھی ہی فنا
بصدق دل تو یہہ کہ لا الہ الا اللہ / خموش کیا ہی کہ منہ مین نہین زبان گویا
بورد کلمۂ توحید مدح آقا مین / قصیدہ ایک نئی طور کا تو کر انشا
مگر بجای سوای تین تو اون سب سی / کہ ہین جہان مین سب دشمنان و دوست نما
یہہ سنکی لایا قلم شاخ نخل طوبا سی / سواد مردمک چشم حور کر یک جا
لکھا یہہ مطلع برجستہ مین نی از رہ شوق / کہ ہو قبول بدرگاہ سرور والا

مطلع

شہا ازل سی یہہ مرقوم ہی بکلک قضا / ترا خطاب حبیب خدا شہ والا
فلک جناب ہین مسکن بشر پیکر / ملک خصال پری دش جمیل و حور لقا
چراغ دودۂ چشتی و قادریہ طریق / فقیہ اکمل و شب زندہ دار بیرہدا
وہ کون حضرت شاہ جہان قیام الصدق / کہ جسکی زیر کف پا ہی جنت الماوا
میری بیان لئے جو بوسہ میرے دہن کے لئی / الٰہی نام یہہ کسکا زبان پر آیا
بہار باغ معانی ہین فیض اقدس سے / دکہا رہی ہی عجب لطف اپنی طبع رسا
ترا لعاب دہن خضروار گر ہو نصیب / تو مجکو پہر نہ رہی آرزوی آب بقا
تیری جلال کی باعث تیری کرم کی سبب / گذرتی ہی میری ہر دم میان خوف و رجا
زیادہ طول نہ دو یہ سخن تمام کرو / کہ فرط ضعف سی اب فکر کا نہین یارا
یہہ مہر طی کری جب تک منازل فلکی / یہہ ماہ اوس سے کری جب تلک کہ کسب ضیا
نماز تا کہ جماعت سی ہوی مسجد مین / زبانون پر ہو رواں جب تلک کہ نام خدا
/ یہہ سایۂ قدم پاک تا قیامت ہو

معین دین محمد کفیل آمرزش / سراج بزم یقین نور شمع صدق و صفا
حبیب خاص خدا نائب رسول کریم / ستون شرع و ورع آب گوہر تقوی
ستون کعبۂ اسلام عرش اعظم حلم / گل بہشت کمالات خضر راہ صفا
اور اوسکی بعد یہہ لکہا تہا مصرعہ موزون / غلام خاص ترا فخر دین قصیدہ سرا
غلام اوس شہ والا عبا ای نوشہ کا ہون / کہ جسکی شوق مین ہین یہان ہزار جامی قبا
شہا تو مہر درخشان مین ذرۂ ناچیز / کبہی تو میری بہی جانب نگاہ لطف و عطا
مین جب سی تیری غلامی مین دل اسکی فقر ہو تن / نہ مجکو ہی غم امروز نی غم فردا
ترا غلام جو ہو جاے شاہ ہفت اقلیم / تو سمجہی خاک کو وہ فرش اطلس و دیبا
پس از صلواۃ و ظائف بصد خضوع و خشوع / دعا جناب الٰہی مین ہی یہہ صبح و مسا
کلیم و خرقہ ہو جب تک فقیرون کی پوشش / لباس اہل تنعم ہوا اطلس و دیبا
غذای روح مریدون کو تیرا حسن ملیح / دوای درد دل بیکسان ہو نام ترا
بفرق جملہ مریدان خصوص بر سر ما /

اور جو اس قصہ کو ملاحظہ کرے وہ یہہ نہ سمجھے کہ فسانۂ عجائب کا جواب لکھا ہے جتنا لکھا ہے لاجواب لکھا ہے نہین مرزا صاحب یگانہ ہین یکتاے زمانہ ہین وہ موجد ہین اور ہم مقلد ہین فرق اسقدر کہ ہم کمسن مرزا صاحب پرانے آدمی ضعیف پہر کہان اونکی تالیف اور کہان ہماری تصنیف ہم نوجوان وہ صد باران دیدہ سنجیدہ و فہمیدہ پیر کہن پہر کہان فسانۂ عجائب اور کہان سروش سخن مگس کو ہما کی ساتھ کیا ہمسری ذرہ کو سہا سے کیا برابری جو لف و نشر مرتب سمجھے وہ البتہ ہمارا مطلب سمجھے مگر صاحب موصوف نے جو اپنی تالیف مین بیچاری میر امن دہلوی کو بنایا ہے اپنی زبان کی تیزی سے اوس صاف گو کو ایک آدہ کڑا فقرہ سنایا ہے تو اب ہم بھی کہتے ہین کہ سرور لکھنوی نے اٹھارہ مرتبہ فسانۂ عجائب کو درست کیا جو فقرہ ذرا سست پایا اوسے چست کیا مگر غلطی نظر نہ آئی کئی مرتبہ کتاب چھپی مگر وہ بات نہ چھپی قصہ اپنا از سر نو ملاحظہ فرمائین ابتدا سے انتہا تک دیکھ جائین اور سمجھین کہ کئی جگہ تانیث کو تذکیر لکھا ہے اور تذکیر کو تانیث باندھا ہے ارباب بینش پر سب آشکارا ہے حاجت تصریح نہین اگر غلط ہے بالکل صحیح نہین حق تو یہہ ہے کہ جو اردوی معلی کی زبان نہین جانتا تذکیر اور تانیث نہین پہچانتا جو شاہجہان آباد

ہین مین رہا ہے جسنے دربار شاہی نہین دیکھا ہے وہ فسانہ کیا لکھے اوسکا مُنہ کیا ہے یون تو کہنے کو بہت سی داستان گو دہلی اور لکھنؤ مین مارے مارے پھرتی ہین اگر وہ بھی چاہین تو فسانہ لکھ ڈالین تھوڑا کام کر کے بڑا کام کرین متقدمین کے سخن پر نکتہ چینی کرین اونکے کلام مین کلام کرین جیسے لکھنؤ کے بعض شاعر کہ اونکے باپ دادا سب سیکھے سکھائے دہلی سے آئے یہان آباد ہوئے وہ اب ہر فن کے موجد بنے سب شاعرون کے اوستاد ہوئے انصاف کیجیے تعلی کی نہ لیجیے رفیع السودا اور خواجہ میر درد اور خواجہ محمد نصیر اور میر حسن صاحب مصنف مثنوی سحر البیان یہہ سب صاحب کمان کے تھے میر تقی صاحب غفران مآب تو بادشاہ شاعران اوستاد سارے جہان کے تھے اسمین تو کسی کو جائے گفتگو اور تقریر نہین اور اگر ہو تو ع آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہین + انکو جانے دیجیے اب غور کیجیے کہ اس زمانہ مین غالب نامور سب شاعرون مین فرد ہے جسکے شبدیز خامہ کی ڈپٹ کے سامنے عرصۂ نظم و نثر مین تمام اساتذہ کا کلام گرد ہے ہندوستان سے ولایت تک تو ثانی نہین رکھتا غالب سب پر غالب ہے آپ کا شاگرد ہو جو فن شاعری کا طالب ہے اوستاد کو لازم ہے کہ سوائے اپنے تلامذہ کے دوسرون کے کلام مین عیب نہ لگائے حرف گیر نہو سعدی کس نیاموخت علم تیر از من + کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد + اردو جنکی زبان اونہین پر بعن طعن ایسا بھی آدمی بے پیر نہو بقول حضرت نسیم دہلوی نسیم دہلوی ہم موجد باب فصاحت ہین + کوئی اردو کو کیا سمجھے گا جیسا ہم سمجھتے ہین + اور ہمنے جو مقدر صاف صاف لکھا ہے کسیکو ناگوار خاطر نہو بخدا کسیکا پاس نہین کسی سے ہراس نہین جو کچھ لکھا ہے بانصاف لکھا ہے اب اس پر بھی کوئی رنجور ہو تو خیر ہم شر نہین کرتے راست گفتار ہین کج بحثی سے بیزار ہین اسمین اب کسیکو الم ہو یا سرور ہو ارباب دانش اور اصحاب بینش سے یہہ التماس ہے کہ فقیر اس نثر کو لکھکر اوستادیکا دعوی نہین کرتا انا شاعر کا دم نہین بھرتا کسی سے انعام کی خواہش کسیکو نذر دینا مقصود نہین ہے اپنی التجا کسی سے سوائے معبود نہین ہے امیدوار ہون کہ اگر اسمین کسی طرح کی غلطی ملاحظہ فرمائین تو اوسکو اپنی وفور مہربانی سے چھپائین اور سمجھین کہ دہلی کا رہنے والا ہے محاورہ اور روزمرہ سے لکھنؤ کے ہی نا آشنا ہے

واللهُ وَلِیُّ التَّوفِیقِ وَھُوَ خَیرُ الرَّفِیق

آغاز داستان پیدا ہونا شہزادۂ آرام دل کا اور ملاحظہ کرنا تصویر ملکہ حُسن افروز خورشمائل کا اور مائل ہونا اوسپر دل کا اور روانہ ہونا محمود کے ہمراہ اوس نیم بسمل کا

پلا ساقیا آب گلگون کا جام + کہ آتا ہی عالم مین ماہ تمام + لگا دی لبون سی کہ لبس بیکی می + کرون سیر باغ ارم جی مین ہی

راویان اخبار کہن اور مصوران پیکر سخن تصویر اس داستان کی صفحۂ بیان پر یون کھینچتے ہین کہ سرزمین چین مین ایک بادشاہ تھا نہایت عادل و باذل دریادل رعیت پرور عدالت گستر عموم عدل و احسان اوسکا رشک افزائے

عدل کسریٰ و نوشیروان تھا جود و سخا مین حاتم کا کیا ذکر ہے محیط اعظم اوسکی وسعت فیض سے انگشت بدندان تھا
اوسکے عہد معدلت مہد مین زبردستون کو زیردستون سے بتعدی پیش آنا موجب جزم و یقین یاداش تھا
ہر ایک قوی کا دل ہر ضعیف کی فریاد کی بیم سے مانند دندانہ تشدید اندیشہ مند خراش تھا سب کا جام تمنا مے
نشاط سے سرشار تھا رنگ ہر طبیعت کا ہم رنگ گلشن و گلزار تھا بہت بادشاہ اوس شہنشاہ گردون بارگاہ
کے خراج گذار تھے اور غاشیہ اطاعت کا دوش پر رکھکر بندۂ فرمانبردار و جان نثار تھے ہر گاہ خصائل
خجستہ اور شمائل میمنت افزا سے اوسکو کام تھا فرخ سیر کجکلاہ اوس شاہ عالیجاہ کا نام تھا مگر اوس شاہ
گردون وقار کا باین جاہ و حشم دور کنندۂ غم کاشانہ امید کا روشن کرنیوالا کوئی فرزند سعادت توام نتھا چراغ
دودمان دولت فروغ بخش عالم نتھا کس لحظہ یہہ الم دلسے بہم نتھا کس دم اسد رد سے لب پر آہ و نالہ پیہم
نتھا کون ساعت تھی کہ جگر کا داغ سوزان نہوتا کون وقت تھا کہ رنج و آلام سے دیدہ گریان نہوتا جب خیال
جگر گوشۂ تمنا کا آتا تھا دونوہا تھوسے کلیجہ تھام کر اشک حسرت چشم تر سے بہاتا تھا سلطنت کو بے وجود فرزند
دلبند کے خاک کے برابر جانتا شہریاری اور حکومت کو وارث تخت و تاج کے نہونے سے باغ خزانی
سے بیرونق تر جانتا شب و روز بصد سوز بدرگاہ حق جل و علا یہہ دعا ورد زبان تھی اس مناجات کی تکرار
وظیفۂ کام و دہان تھی **مولانا نظامی قدس سرہٗ** تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب + دعائی کند من کنم
مستجاب + چو عاجز رہانندہ دانم ترا + درین عاجزی چون نخوانم ترا + اے چارہ ساز بیچارگان و اے
فریادرس بیکسان تو نے اپنے فضل و احسان سے مجھہ حقیر عاجز کو اس رتبہ پر پہونچایا ایسا مرتبہ بڑھایا کہ
ایک عالم میری تحت حکومت کیا میرے آگے گردن کشونکا سر جھکایا سارے مخلوق سے ظل اللہ کہلوایا اور
یہہ توفیق بخشی کہ اس نشہ دولت مرد آزما سے مستی غفلت ہوش ربا نہوئی اپنی رجوع ہر کار مین تیری درگاہ کے
سوا نہوئی اب آفتاب حیات لب بام آیا سفید بال ہوئے موت کا پیام آیا تیرے فضل سے مجھہ بندۂ ناچیز کے
خاطر کیا کیا مہیا ہوا مگر کوئی فرزند ارجمند ثمرۂ زندگانی اس گم نام کی نشانی اب تک پیدا نہوا کہ بعد میرے وارث
تاج و دیہیم کا ہوتا اور فرمانروا اس اقلیم کا ہوتا تیری ذات دستگیر درماندگان اور وحدہٗ لاشریک ہے میری
مشکلکشائی اور حاجت روائی ادنی کار تیرے نزدیک ہے گل مراد مجھہ بے بنیاد کا نسیم فضل عمیم سے
اپنے شگفتہ اور خندان کر بحق اولاد رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اسدرد لاولدی کا جلد درمان کر
مصنف امیدوار کیون نہون مین تجھہ کریم سے + نومید کون ہے تیرے فضل عمیم سے + یہہ آہ
پُر تاثیر اور دعاے شبگیر اوس ہمایون خصال فرخ فال کی پایۂ اجابت کو پہونچکر بدرگاہ مجیب الدعوات قبول
ہوئی آرزوے خاطر براے تمناے دل معشوق حصول ہوئی آثار امید فرزند کے نمایان ہوئے بانوے شاہ
حاملہ ہوئین چراغہاے مراد خیر طلبون کے شبستان بختمندی مین فروزان ہوئے بعد گذرنے نو مہینے
کے ایک لڑکا مہ پارہ سپہر خوبی کا ستارہ برج حمل نواب خاص محل سے پیدا ہوا ہر خرد و کلان اوس

ماہ تابان پر بلا گردان ہوا خورشید انور اوس صورت زیبا کا شیدا ہوا ✢ ✢ ✢ ✢

سراپا از مصنف عفی اللہ عنہ

نہی وہ پیشانی کہ دیکھی جو کبھی ماہ فلک ✢ مثل تصویر تحیر زدہ رہجای چپک
چشم فتان مین وہ شوخی کہ اوسی نرگس گل ✢ مارتا تہا گل نرگس سے چمن مین چشمک
کیا نزاکت کہون اوسکی گل رخسار کی مین ✢ دہیان سے بوسے کے وہ خونکی دیتا ہی جہلک
تار بیجا سی وہین مشک ختن رہاتہہ اوٹہاکے ✢ بو کبھی زلف معنبر کی جو پہونچی اوس تک
لب جان بخش وہ ایسی کہ کلام شیرین ✢ دم عیسی کی برابر ہو جو پہونچے وہانتک
جہری پر رنگ طلائی کی بہار ایسی ہی ✢ کہ جسے دیکہہ کی شرماتی ہی کندن کی چمک
جستجوی کمر یار مین یہہ چرخ کہن ✢ آنکہہ پر اپنی مہ و خور کی لگا کر عینک
ق
نیچہ بہر لگا منہ کی بلائین لینے ✢ جسدم آغوش مین مادر کی گیا وہ بالک

تیغ ابرو کی وہ برش کہ دم خونریزی ✢ آدمی کیا کہ ہوئی قتل اشارہ مین ملک
اوسکی بینی کی لطافت کو رقم کیا کیجیے ✢ دمبدم ناک مین دم لاتی ہین تیشہ ونکی پہڑک
کان وہ کان ملاحت کہ نہ دیکھی نہ سنی ✢ ہی تمنای سخن یہہ کہ مین پہونچون اوستک
تار گیسو جو نظر آئی دل شیدا کو ✢ طائر رشتہ بپا سی وہ رہجای اٹک
صدف دُر سی جو دی خامہ نی تشبیہ ✢ ناز دُر دُر کہی عشوہ کہی چل ہٹ سی سرک
اوسکی گردن کی صراحی کا اگر وصف کرون ✢ رشک سی گردن مینا ہی ابہی جای چٹک
روز و شب شرق سے تا غرب کرا ہی تلاش ✢ پر نہین پایا نشان اوسکی کمر کا ابتک
اب ہو خاموش سخن طول سخن تا بکجا ✢ کتنی لکہہ چکیا فسانہ کی عبارت اے فلک

الغرض ارکان دولت نے اس مژدہ روح افزا کی خبر اوس شاہ نیازمند درگاہ بے نیاز گوش بر آواز کو پہونچائی بادشاہ نے بقول میر **حسن** یہہ سنتی ہی مژدہ بچھا جانماز ✢ کیے لاکھ سجدے کہ ای بے نیاز ✢ تجھے فضل کرتے نہین لگتی بار ✢ نہو تجھسے مایوس امیدوار ✢ اور بعد نماز شکرانہ حکم دیا کہ آج سے چھہ روز تک سب امیر و وزیر غریب و فقیر اپنے اپنے گھر مین جشن کرین خزانہ عامرہ سے واسطے مصارف کے جسقدر درکار ہو طلب کرلین سب نے چھہ روز تک خوشی کی بعضون نے انداز سے زیادہ بادہ نشاط اور مے انبساط سے مست ہوکر فکر دین و دنیا سے فراموشی کی بادشاہ نے دو ہفتہ جشن جمشیدی کیا حاجتمندون کو اسقدر دیا کہ ابتک اوس ملک مین کوئی محتاج نہین نظر آتا ہے جنہون نے کوڑی آنکھون سے ندیکھی تھی اونکے گھر مین لعل و دُر کا ذخیرہ پایا جاتا ہے صبح ولادت شاہزادہ محسود صبح عید تھی نامرادون کی قفل بستہ کی کلید تھی الغرض تولد شاہزادہ کی خبر از لندن تا روم ہوئی اور اوس بدر درخشان کے حسن و جمال کی آفاق مین دہوم ہوئی بسکہ وہ جگر پارہ آرام دل و جان اور راحت روح و روان تھا اسلیے **آرام دل** نام رکھا لیل و نہار پرورش سے کام رکھا جب چار برس کامل گذر گئے مرادون کے دن بہر گئے پانچوان سال شروع ہوا نیر اقبال کا مشرق اجلال سے طلوع ہوا موافق رسم و آئین اوس دیار کے بڑی دہوم کمال عز و احتشام سے اوس ابجد خوان مکتب خوبی کی بسم اللہ ہوئی خلق کو دو چند رفاہ ہوئی **مصرعہ** ہو گیا بسمل معلم اوسکا بسم اللہ مین ✢ آدیب اور اتالیق ادب کے سکھانے کے لیے علما اور فضلا علوم پڑہانے کے لیے معین ہوئے تیر انداز نیزہ باز چابک سوار اور ہر قسم کے اہل کمال اپنے ہنر بتلانے کے لیے مقرر کیے گئے شہزادہ بسکہ فکر بلند ذہن رسا اور طبع ارجمند رکھتا تھا دس برس مین تمام علوم سے ماہر اور جمیع فنون پر قادر ہوا جب وہ غیرت ماہ بدر کامل ہوا اور چودہوین سال مین داخل ہوا اسیر کا

شوق شکار کا ذوق پیدا ہوا گاہ گاہ شام و بیگاہ نواب شاہزمان وزیرزادہ کہ شاہزادے کا ہمسن انیس اور جلیس رات دن آرام دل کے ہمراہ شکارگاہ مین جایا کرتا چرند اور پرند جانورون کے صید و شکار سے دل بہلایا کرتا ایک روز حسب دستور شہزادہ مع وزیرزادہ واسطے شکار کے تشریف فرما ہوا مرغزار مین پہونچکر چند غزالان شوخ چشم صحرا گرد اور آہوان دشت نورد کو ناوک دلدوز سے شکار کیا جو چوکڑی بہولا اوسے کمند ہمسر زلف مین باندہا اسیر و گرفتار کیا پہر دولتسرا کو مراجعت کی آگے جانیکی فسخ عزیمت کی اب عشق کی حیلہ سازی حسن کی فتنہ پردازی دیکھیے واقعہ تازہ سنیے کہ محمود نام تاجر باشندۂ فارس نے خاص شہزادے سے دیوان عام مین ملازمت حاصل کی نفائس تجارت پیش کیے آرام دل نے فرمایا کہ اے محمود کوئی چیز نادر بھی لائے ہو اوسنے قدمبوس ہوکر عرض کی کہ ایک تصویر البتہ نادرہ روزگار لایا ہون حضور کے ملاحظہ کے قابل جانتا ہون یہہ کہا اور تصویر شہزادی کی حضور مین پیش کی پہر دست بستہ التماس کیا کہ اے مرشدزادۂ عالم یہہ تصویر ملکہ حسن افروز فارس کی بادشاہزادی کی ہے غور تو فرمایئے کہ نقاش ازل نے کلک قدرت سے صفحہ دنیا پر اسطرح کی تصویر کبھی کھینچی ہے اور چشم و گوش فلک نے باین عظمت و شان ایسی پری رشک ماہ تابان آج تک سنی ہے یا دیکھی ہے شعر قمر کی یہہ خورشید تصویر ہے + گلی مین ستارون کی زنجیر ہے + آرام دل کی نظر جو اوس تصویر دلپذیر پر پڑی بیک نگاہ آرام دل کہو بیٹھا ہیہات زندگی سے ہاتھ دہو بیٹھا جنون سر پر سوار ہوا کمبخت عشق گلے کا ہار ہوا طرفۃ العین مین حشر برپا ہوگیا بقول شخصے ع دیکھتی ہی دیکھتی کیا ہوگیا + جنس سوداگر کا خریدار تھا اپنا بھی متاع صبر و خرد اوس شہنشاہ حسن و خوبی کے نذر کیا پنجہ شوق نے گریبان صبر کو چاک کرنے مین کوتاہی نہ کی اضطراب کو آغوش مین لیا وہ چشم کہ نرگس شہلا پر چشمک زن تھی تمنائی دیدار اوس غزال صحرائے خوبی کی گریان ہوئی اور وہ زلف کہ سنبلزار پر مشک افشان تھی فراق مین اوس نونہال گلستان خوبی کے پریشان ہوئی وہ دل کہ غم و الم سے فارغ تھا دام گیسو مین گرفتار ہوا اور وہ سینہ کہ مثل آئینہ رونمائے راحت تھا تیر بیداد عشق سے فگار ہوا رنگ ارغوانی چہرۂ تابان سے اوڑ گیا زعفرانی رنگ سے وہ رخ زیبا برنگ دیگر جلوہ آرا ہوا جب جوش جنون فزون ہونے لگا گہبراکر محمود سے یہہ فرماکر بے اختیار رونے لگا مومن خان دہلوی مرحوم کر علاج جوش وحشت چارہ گر + لادے اک جنگل مجہے بازار سے + اے یار و دمساز جلد میرے درد کی دوا بتا ورنہ جان لے کے میرا دم چلا محمود نے دیکھا کہ یہہ عجب گل کھلا طرفہ ماجرا ہوا خوف سے ہراسان اتفاقات زمانہ پر حیران ہوا گہبراکر سمجہانے لگا لڑکا جانکر بہلانے لگا کہ حضور خیر ہے عقل و عشق مین بیر ہے آپکا کدہر خیال آیا بیوجہ طبع نازک پر ملال آیا کہان حسن افروز بدبخت کہان حضور کی شان و شوکت اور تاج و تخت وہ بیان تو فقط تفریح خاطر کے لیے تھا اوس سے یہہ غرض و مطلب نہ تھا آرام دل نے ایک آہ سینہ سوزان سے بہری اور تصویر چہاتی سے لگا رونے لگا یاد دلدار مین اشکونسے منہ دہونے لگا اور کہنے لگا کہ اے محمود تو آپ ہی آگ لگاتا ہے پہر پانی کو دوڑا جاتا ہے وہ جملہ درست تھا

اب فقرہ بازی ہے وہ سلسلہ جیت تھا اب جلسازی سے واسطے اوس معبود حقیقی کے جسنے تجھے پیدا کیا اور مجھکو اوس محبوبہ کی تصویر پر شیدا کیا جلد مجھکو وہان پہونچا بیقرار ہون مجھہ ناکام کو اوس گل اندام سے ملا مین ہمیشہ ممنون منت واحسان رہونگا مشکور بدل وجان رہونگا محمود نے کہا اے شہزادے دیکھہ کیا ستم کرتا ہے کوچۂ عشق مین کیون قدم دھرتا ہے **نسیم** وہان موج ہوا ہوا پہ اژدر + وہان رنگ زمین زمین پہ اخگر + مرغان ہوا مین ہوش راہی + نقش کف پا مین ریگ ماہی + سایہ کو پتا نہین شجر کا + عنقا ہی نام جانور کا + ارے نادان کہا مان عشق کو آسان نجان رات دن غم وغصہ کہائیگا اخرالامر سواے حسرت وافسوس کچھہ ہاتھہ نہ آئیگا یہہ عشق کمبخت برا ظالم بیرحم ہے ارے ظالم اب بھی سمجھہ زلف کافر کے پہندے مین اپنے تئین مت پہنسا اگر تجھہ مآل اندیشی کا فہم ہے نہین تو یاد رہے کہ دین و دنیا ہو لکر مجنون کی طرح صحرا نورد و آوارہ کوہ و بیشہ ہوگا سب عالم مین مشہور جنون پیشہ ہوگا اس دریاے خونخوار ناپیدا کنار کا پتا نہین بے انتہا پاٹ ہے اسکا ڈوبا تیرنا نہین یہہ تلوار کا گھاٹ ہے اے نادان تو نے سنا نہین **امانت لکھنوی** عشق وہ گل ہے کہ دامن مین ہین جسکی سو خار + عشق وہ نخل ہے جسمین نہ لگا پہل ایکبار + عشق وہ میوہ ہے جسمین نہین لذت زنہار + عشق وہ باغ ہے جسمین کبھی آئی نہ بہار + عشق وہ شاخ ہے جسمین نہین پتا دیکھا + عشق وہ غنچہ ہے جسکو نہ شگفتا دیکھا + یہہ وہ گلشن ہے کہ تاراج کری عیش کا باغ + یہہ وہ گلدستہ ہے پہولون کی عوض جسمین ہے داغ + یہہ وہ نکہت ہے کہ بلبل کا پریشان ہے دماغ + یہہ وہ جھونکا ہے کہ جو زیست کا گل کردے چراغ + سرو اس باغ سی گلزار کا مطلع ہوجاے + اوس شبنم پہ پڑی آتش گل بیخ ہو جاے + یہہ وہ دریا ہے کہ ساحل کا نہین جسکی پتا + یہہ وہ ساحل ہے کہ لب تشنہ ہین جسپر صد ہا + یہہ وہ طوفان ہے کہ ڈالا تہ گرداب بلا + یہہ وہ قطرہ ہے کہ ایک پل مین بنے سیل فنا + یہہ وہ ہے موج کہ خنجر کی روانی دکھلاے + یہہ وہ ہے گہاٹ کہ تلوار کا پانی دکھلاے + اے شہزادہ اس خیال خام کو دل سے دور کر خاطر آشفتہ کسیطرح مسرور کر **آرام دل** نے کہا اے مونس غمخوار واے ہمدم شیرین گفتار میرا تو یہہ حال ہے **شعر** جان تک اوسکی محبت مین گنوا بیٹھی ہین + ہاتھہ جینے سی سرورق اوٹھا بیٹھی ہین + تو کسکو نصیحت کرتا ہے کسکو سمجھاتا ہے کیا کرون کیون بیہودہ بکتا ہے مجھے بھی بکواتا ہے **بیدل** تو و پندہای خوش بمن بتو ناصحا چہ خبر ازین + کہ زخنجر مژہ کسی چہ گذشت بر جگر کسی + محمود کہ بڑا مرد دانا نہایت عاقل وفرزانہ گرم و سرد روزگار دیدہ آدمی سنجیدہ وفہمیدہ تہا سمجھا کہ جادوگر عشق نے فسونکاری کی یہہ بلا سر پر آئی کتنا ہی بکونگا یہہ ہرگز نہ مانے گا زیادہ سمجھاؤنگا تو دشمن جانے گا **نسیم** مجنون ہوا اگر تو فصد لیجی + سایہ ہو تو دوڑ دہوپ کیجی + کچھہ روگ جو درپئ خلش ہو + درمان کی لیی دوا دوش ہو + بیماری عشق لا دوا ہے اس باغ کی اور ہی ہوا ہے + آخر تو یہہ جیسی اپنی ہی تنگ + ایسا ہونہ لائی اور کچھہ رنگ + یاد آئین جو ابروان خمدار + رہتی نہ کہین گلی پہ تلوار + چار و ناچار دلداری کرنے لگا اوس زاویہ نشین حزن کدۂ الم کی غمخواری کرنے لگا اور کہا کہ اے شہزادے اگر یہی بات جیمین سمائی ہے ایسی ہی ٹھہرائی ہے تو ذرا صبر کر چندے دلپر جبر کر

پھر دیکھہ کہ پردۂ غیب سے کیا عیان ہوتا ہے آئینۂ مراد سے کیا نمایان ہوتا ہے ایسی بیقراری اتنی آہ وزاری شمع دن
کو بیمار کریگی رسوای کوچہ وبازار کریگی للّٰہ ذرا اپنے تئین سنبہال رنج والم خاطر غمگین سے نکال خدا کو یاد کرو یہہ جوانی مفت برباد کر اوسکی ذات
جامع المتفرقین ہے کسی صورت سے ایسی شکل نکل آئیگی کہ درجانان تک رسائی ہوجائیگی خاطر نازک کیون رنجور ہے
مین نے تصویر دکھلائی میرا ہی قصور ہے خیر اپنے آغاز کیے کو آپ انجام دونگا تمہین دلدار تک پہونچا دونگا **آرام دل**
نے کہا اے محمود کیا کہون **سحر** درد فرقت کو پہونچتی نہین ایذا کوئی + دلمین بیٹہا ہوا ملتا ہی کلیجا کوئی + داغ سینے کر
اوبہرتی ہی چلے آئے ہین + جب کسیطرح ٹہرتا نہین پہاہا کوئی + دشت غربت مین سفر تک نہین ملتی ہمکو + راہ
مقصود بتاوے نہین اتنا کوئی + یہہ کہا اور اوسیوقت سامان سفر کی طیاری کا حکم دیا محمود نے دستار سر سے
اوتار کر شہزادے کے قدمون پر رکہی اور عرض کی حضور بہر خدا اتنی جلدی نکیجے ایسا نہ گہرائیے ذرا دلکو تسکین
دیجیے رات بہر توقف فرمائیے صبح اختیار باقی ہے حضور جب توسن اقبال پر سوار ہونگے غلام بہی ہمراہ رکاب
چلیگا نصرت وفیروزی جلودار ہونگے ایکدم قدم نچہوڑونگا اطاعت سے کسی شکل منہ نموڑونگا **آرام دل**
نے کہا ہان سچ ہے **لااعلم** گذرتی ہے جو دلپر مبتلا کی مبتلا جانی + جو ہو بیدرد وہ درد دل بیمار کیا جانی +
عبث کرتا ہی تو فکر دوا ای چارہ گر بیٹہا + ابے جا ہی مزا اس درد کا تیری بلا جانی + اے رہنماے کوچۂ محبت
حال زار کیا بیان کرون کیفیت بیقراری دلکو کیونکر عیان کرون **شعر** سینے مین طپش دلکو ہے بسمل کے برابر +
بسمل بہی نہ تڑپیگا میرے دلکے برابر + محمود نے کہا حضور یہہ سب بجا ہے اسمین شبہ کیا ہے عشق بُری
بلا ہے وامق وفرہاد کو اسی نے تباہ کیا ہے مگر صبح تک تامل فرمائیے منزل مقصود کچہہ بعید نہین رات کی
رات ٹہر جائیے زیادہ گفت وشنید نہین غرض **آرام دل** نے محمود کے اصرار وعجز وانکسار سے رات بہر
صبر کیا دلپر کمال جبر کیا مگر اوس کمان ابرو کے شوق مین تمام شب چلّایا کیا اوس گلبدن کے جذبۂ اشتیاق
مین سینہ بیکینہ پر داغ جلایا کیا جب دلپر صدمہ کمال ہوتا تہا یہہ غزل پڑہ کے روتا تہا **آغا حسن**
جلایا یار نی ایسا کہ ہم وطن سی چلے + مثال شمع کے روتے اس انجمن سی چلے + ہزار طرحکی رنگینیان ہون غنچہ مین +
مجال کیا ہی جو بڑہکر تری دہن سی چلے + جو دسترس ہو تو ہاتہون سی تار تار کرے + جنون کا زور بس مرگ اگر کفن
سی چلے + آخر اسی آہ وزاری اور بیقراری مین گریبان سحر چاک ہوا ننگ وناموس کا قصہ پاک ہوا ادہر نمود سحر ہوئی
ادہر دل ستم رسیدہ ہجران دیدہ کو فوراً خبر ہوئی جب شاہد ماہتاب باہزاران کرشمہ وناز حجلۂ مغرب مین روپوش ہوا اور
آفتاب عالمتاب مثل عاشقان سینہ فگار سراے مشرق سے نکلکر مسافرانہ خانہ بدوش ہوا **آرام دل** نے
دو اسپ باساز ویراق اصطبل خاص سے طلب فرمائے داروغہ حسب الحکم دو گہوڑے بادرفتار کہ اونکی سبکخرامی
کی نسیم سحری قسم کہائے تیز رفتاری مین باد صرصر نقش قدم سے پیچہے رہجاے فی الفور حاضر لایا **آرام دل**
نے محمود سے فرمایا کہ بسم اللہ سوار ہو اب کوئی طرحکی نہ تکرار ہو شمشیر ولایتی کمر مین لگا کر رکاب مین پانو ڈالا اور یہہ
شعر سلطان عالم شاہ لکہنؤ کا پڑہا **اختر** در و دیوار پہ حسرت سی نظر کرتی ہین + رخصت ای اہل وطن ہم تو سفر کرتی ہین

چند عدد جواہر بے بہا اوس لعل نایاب کان عشقبازی نے خانہ زین مین رکھہ لیے اور بتلاش دلبر روانہ ہوا محمود
کہ اپنی اس حرکت نامحمود سے نہایت پشیمان تھا خجالت سے سر در گریبان تھا بپاس سخن اور بمقتضای محبت دوسرے
گھوڑے پر سوار ہوکر دنبال شہزادے کے روان ہوا قریب پہونچکر کہا کہ حضور نے وفور بیتابی سے تنہا چلنے
کا قصد فرمایا ہے ایک جلودار تک ہمراہ نہین آیا ہے اسقدر بے سامان سفر کرنا نازیبا ہے اندیشہ کا مقام ہے
رہ نوردی سخت بلا ہے **آرام دل** نے کہا اے محمود بیکسون کا اللہ والی ہے غور کر کہ ہم تنہا نہین یہہ
ہماری خوش اقبالی ہے کہ حضرت عشق ہمراہ ہین علم بردار نالہ و آہ ہین چتر داغ جنون سر پر ہے دل بیتاب رہبر ہے
روح مجنون و فرہاد رکاب مین ہے جان وامق ناشاد زمرۂ احباب مین ہے اس شان و شوکت کی سواری
ہے یہہ سب تیاری ہے پھر کیون کیسکو ہمراہ لیتا کسواسطے تکلیف دیتا **حضرت اوستادی غالب مدظلہ**
مانع دشت نوردی کوئی تدبیر نہین + ایک چکر ہی میری پانومین زنجیر نہین + شوق اوس دشت مین دوڑاتا ہی مجھکو
کہ جہان + جادہ غیر از نگہ دیدۂ تصویر نہین + القصہ خیال جانان دمساز محمود دلسوز ہمراز حال دل کہتے ہوئے
باگ اوٹھائے چلے جاتے تھے راحت و آرام کا تصور بھی دلمین نہ لاتے تھے اسقدر در جانان پر پہونچنے
کا اشتیاق تھا راستہ کاٹنا اتنا شاق تھا کہ گھوڑون کے ہلاک ہونیکا مطلق نہ خیال تھا یہہ غزل ورد زبان
تھی اور عجیب حال تھا **میر وزیر علی صبا** گہر سی وحشت مین جو مین بے سر و سامان نکلا + کوہ فرہاد سی مجنونسی
بیابان نکلا + شکل ملبوس ہوئی جامہ دریدن خارج + تا بدامن میری ہاتھونسی گریبان نکلا + روز و شب فرقت
جانان مین بسر کی ہمنی + تجھسی کچھ کام نہ ای گردش دوران نکلا + آستین ہر گھڑی پڑہتی ہی میری دامن پر
دشت وحشت بہی عجب رستم دستان نکلا + بحث گریہ رہی مرغان چمن سی کیا کیا + ای صبا پر نہ بخار دل نالان نکلا
ایک روز چلتے چلتے دن تمام ہوا شام ہوئی وقت آرام ہوا مگر کوئی انسان آبادی کا نشان نظر نہ آیا محمود شہزادے
کو اوسی صحرا سے سبزہ زار مین ایکدرخت کے نیچے لایا اور کہا یہان جانورون کو راحت ہوگی حضور کی بھی
دور کلفت ہوگی **آرام دل** نے ایک آہ کھینچکر کہا **لا ادری** عشق جب سر پہ چڑھا آنکی راحت کیسی + جبکہ
الفت مین قدم مارا تو کلفت کیسی + **غالب** سرگشتگی مین عالم ہستی سی یاس ہی + تسکین کو دی نوید کہ مرنی
کی آس ہی + پھر پشت مرکب سے اوترا اور اوسی درخت کے نیچے بیٹھ گیا خیال جانان مین شب ماہ
کی سیر جو آنکھونسے گذری مثل مجروح اثر کشیدہ ماہتاب کی تڑپتا تھا اور یہہ مطلع پڑہتا تھا **شہیدی** ذبح
کرتی ہی مجھی بی تیغ و خنجر چاندنی + کسقدر بیرحم ہی اللہ اکبر چاندنی + پھر جو دل بیچین ہوا تو ملکہ **حسن افروز**
کی تصویر کہ حرز جان تھی بازو سے کھولکر سامنے رکھی پہلے تو بلائین لین اور قربان ہوا پھر کنار شوق مین
لیکر مستانہ بوسہ زبانی کرنے لگا اور گویا باین بیان ہوا **مصنف** غضب ہی آفت جان ہی ابہی سی تو لڑکپن
مین + شرارت کوٹ کی حق نی بھری ہی تیری چتون مین + **غالب** چاہیے اچھونکو جتنا چاہیے + یہہ اگر
چاہین تو پھر کیا چاہیے + محمود نے کہا حضور کیون غم کھاتے ہین ناحق صدمے اوٹھاتے ہین نظر

بفضل باری چاہیے اوسکی یادگاری چاہیے انشاء اللہ تعالی قریب تر زمانہ وصل دلدار ہے تھوڑے عرصہ مین دریا سے غم سے بیڑا پار ہے **آرام دل** چپ ہوگیا جب بہت رات گذری بجاے غذا غم و غصہ کہایا پانی کی جگہہ آنسوؤن کے گھونٹ پئے جب خوب جی بہر گیا رنج والم اپنا کام کر گیا خواب غشی نے بارگاہ چشم مین باریابی بیٹھے بیٹھے نیند آئی بیساختہ فرش زمین پر گر پڑا محمود سمجھا کہ شاید آرام کیا فرط محبت سے پانون دابنے لگا آنکھون سے تلوے سہلانے لگا **آرام دل** خیال دلدار مین بیہوش از خود فراموش خواب سے ہم آغوش ہوگیا محمود بہی گردش فلک کینہ ور سے بیخبر اور روباہ بازی زمانۂ دون پرست سے بیخطر ہوکر قریب شہزادے کے سوگیا

داستان غائب ہو جانا آرام دل کا عالم خواب مین اور پہونچنا ملک داراب مین اور شادی ہونا صنوبر پری پیکر وہان کی شہزادی سے

لا ساقی ذرا تو بادۂ ناب ❊ دے جلد مجہے کہ اب نہین تاب ❊ اک جرعہ مجہے پلا دے ❊ اب دختر رز سے تو ملا دے ❊ دے جلد مے مغانہ مجہکو ❊ یاد آیا ہے اک ترانہ مجہکو ❊ راویان داستان کہن و طے کنندگان عرصۂ سخن میدان وسیع بیان مین اسطرح گرم جولان ہوئے ہین کہ ملک داراب مین ایک بادشاہ تہا اوسکی ایک لڑکی تہی صنوبر نام نہایت نازنین اور گل اندام اوس شہزادی کی نسبت کسی اور ملک کے شہزادے سے قرار پائی تہی چندروز کے بعد وہان کا بادشاہ با فوج جرار و خزانہ بیشمار واسطے انجام اس مرام کے آیا شہرپناہ کے باہر اوسکا قیام تہا وہان کے بادشاہ سے شادی کے باب مین کلمہ و کلام تہا اور اودہر بہی انتظام تہا اتفاقاً لال پری اور سبز پری دو نو بہن اوس رات تخت پر سوار کسی سمت واسطے سیر کے جاتی تہین بالا بالا اس شادی کے شہر مین گذر ہوا تخت سے اوترین اس جلسہ کا تماشا مد نظر ہوا شہر دیکہا غیرت گلستان نمونہ باغ رضوان تمام بازار آراستہ دوکانین سب پیراستہ ہر فرد بشر سرخ پوش ہر ایک معشوق غمزہ و ادا مین بیباک نشۂ حسن سے مدہوش نہرون مین فوارہ جاری ہر کوچہ و بازار کی نئی طیاری تمام شہر مین شادی کی دہوم دہام جا بجا صدہا آدمیون کا اژدہام ناچ رنگ کا سرانجام **مثنوی** عجب طرح کا شہر تہا دلفزا ❊ کہ تو نمونہ تہا فردوس کا ❊ اور شہرپناہ کے باہر عجب کیفیت تہی صدہا خیمہ استادہ ہزارہا سوار اور پیادہ فوجون کے دل توپخانون کے بادل آدمیون کی یہہ کثرت کہ شانہ سے شانہ چہلتا تہا وہم و خیال کو بہی راستہ نہ ملتا تہا ہر خیمہ مین شاہدان دلنواز کرشمہ و ناز کا ساز و انداز سے گرم نغمہ سرائی بات بات مین دلربائی شہانی اور کانڑے کی الاپ گھنگرون کی صدا طبلہ کی تہاپ سرونکا باہم ملاپ بائین کی گمک بین کی جوڑون کی تکرار نغمہ آفرینی ہر ساز کی بہار مطربان خوش نوا کبہی ایمن کلیان کبہی بہار کبہی بہاگرا کبہی دیس گاتے ہین ہوش اہل بزم کے اوڑے جاتے ہین عالم سکوت ہے نشاط کار فرما ہے محویت محیط ملک و ملکوت ہے کسیکا خیال کی تانون پر خیال ہے کوئی جہنجہوٹی کی دہن مین اس غزل کو گا رہا ہے سننے والونکا برا حال ہے **مصنف** آباد رہا سرا تم سرای دل ❊ آتی ہے بار بار صدا ہاے ہاے دل

سنتی ہین پہر کہ آتش فرقت سی جلگیا + اچہا ہوا بلا سی یہی تہی سزای دل + کب تک تمہاری ہجر مین خون ہوکے یہہ ہی +
پیاری کچہہ انتہا بہی ہی آخر برای دل + کرونگی یہہ ملائکہ مین حشر سا بپا + پہونچین گی آسمان پہ اگر نالہائی دل +
اس درد لاعلاج کی کس سی کرون رجوع + عیسی کی پاس ہی تو نہو گی دوائی دل + قصہ بہت طویل کہانی دراز ہی +
ناصح نہ پوچہہ مجہسی تو کچہہ ماجرائی دل + سن مجہسی پہلی تہا نہ شگفتہ مثال گل + سب خار تہی نظر مین ہماری سوای دل +
گل سی بنا نہ بلبل زار ایک گل کو دیکہہ + تسکین ہوئی ہمین کہ یہہ تہی انتہائی دل + پر اب تو وہ نہ گل ہی نہ بلبل رہا مگر +
اک آگ سی ہی سینہ کی اندر بجائی دل + اب ہوگئی شراب محبت دو آتشہ + دل اوسپہ ہی فدا تو سخن ہی فدائی دل +
اور نقارخانون مین شہنائی کا شور نوبت کی ٹکور ہر ایک اپنی اپنی پوشاک سج رہا تہا باجون کی غل سے ایک ہنگامہ
مچ رہا تہا پریون نے جو یہہ سامان دیکہا راجہ اندر کی صحبت کا گمان ہوا ایک شخص سے پوچہا کہ صاحب یہہ کیا
کارخانہ کیسا ہنگامہ ہے وہ بولا کہ ہماری شہزادی کی آج شادی ہے یہہ بادشاہ برات لیکر آیا ہے ہمارے
شاہ کو جو کمزور پایا ہے تو اپنے بیٹے کے ساتہہ کہ وہ شاہزادہ نہایت کریہہ منظر ہے استدعا شادی کی کرتا
ہے اصل تو یہہ ہے کہ بڑا ستم کرتا ہے اور ہمارے شاہ کو ابہی اسکی خبر نہین ہوئی ہے دیکہیے کیا سانحہ
درپیش ہوتا ہے وہ شاہزادہ مردود ہوتا ہے یا بادشاہ کا خویش ہوتا ہے یہہ سنکر لعل پری نے سبز پری
سی کہا کہ بہن ایسی صورت تو دیکہنے کے قابل ہے اور سیر کے لائق وہ محفل ہے چلو ذرا دیکہہ آئین یہہ
مصلحت کرکے دونو نے اپنی صورتین بدلین اور دو جوان خوش رو بنکر ہتہیار کمر سے لگا کر سیر دیکہنے
چلین رفتہ رفتہ ایک خیمہ فردوس منزل مین کہ جسمین خاص محفل تہی پہونچین دیکہتی کیا ہین کہ ایک کالا بہجنگا
آبنوس کا کندا پانون سے لنگڑا ہاتہہ کا ٹنڈا لال لال خونخوار آنکہین بہوین جیسے دو ٹہنٹہل بہورے ناک بیٹہی
ہوئی ہونٹہہ لٹکے ہوئے دانت مانند شیر پنجے کے بہونکے نمایان بال مثل بجلی کے سخت وحشت
اس جوانی مین گالون پر جہریان پڑین سر مین کہجاتے ایسے گڑہے پڑ گئے تہے کہ سر ناہموار
پر مندیل باندہنی دشوار تہی ایک ہاتہہ کہ شانہ سے غائب ہے اوسکی شان عجائب ہے دوشالہ مین چہپائے
بیٹہا ہے دہنے پانون کو کہ فالج زدہ ہے بائین پانون سے دبائے بیٹہا ہے غرض وہ شہزادہ عجب
ہیئت کذائی سے اوس مسند زرنگار پر کہ قابل جلوس شاہان بلند اقتدار کی تہی بیٹہا ہوا تہا اپنی امنگ
مین نشہ غرور کی ترنگ مین اینٹہا ہوا تہا پریون نے جو یہہ کیفیت دیکہی لاحول پڑہتی ہوئین باہر نکلین اور پہر
اوسی تخت پر سوار ہوکر کسی سمت روانہ ہوئین اب قدرت کبریائی زمانے کی کج ادائی دیکہیے کہ جس مقام پر وہ
کشتہ خنجر ناز محبوب مع اپنے رفیق کے سوتا تہا اتفاقاً اون پریون کا اودہر ہی گذر ہوا فسونکار عشق کا اثر
ہوا دیکہا کہ ایک جوان نازنین زہرہ جبین فرخندہ بخت قمر طلعت پری لقا بحر حسن کا دُر یکتا فرش زمین پر
توکل خدا کا تکیہ لگائے خواب غفلت مین پڑا سوتا ہے ماہ تابان اوس شہنشاہ حسن وخوبی کا پاسبان ہے
باربار تصدق ہوتا ہے چہرۂ مبارک سے فر شاہی نمایان ہے پیشانی مطلع الانوار مثل نیر اعظم تابان ہی

زلف مسلسل دلون کے قید کرنے کو زنجیر ہے مگر طرہ یہہ ہے کہ خود بھی کسی زلف خمدار کا اسیر ہے بیت ابرو مطلع دیوان
خوبی ہے نقطہ انتخاب خال چہرہ محبوبی ہے یا مطلع دیوان ہلالی ہے چشمۂ دہان سحر ذرر افکار زلالی ہی اوسپر
سبزہ خط کی نمود ہے خضر چشمہ زندگی کی حراست ونگہبانی کے لیے موجود ہے مروارید دندان صدف دہان مین
اسطرح پنہان ہین گویا دہن غنچہ مین موتیہ کی کلیان ہین چاہ ذقن کی چاہ مین دل عاشقون کا ڈانوان ڈول ہے
نقد دل وجان اوسکی ایک قطرہ آبکا مول ہے دست نگارین شاخ مرجان ہین یا شمشاد کی ولاویز دو ٹہنیان ہین
سینہ کی صفا تختہ بلور کی آب وتاب مٹاتی ہے بلکہ گوہر کی آبرو خاک ہوئی جاتی ہے گیسوے مشکین سیاہی
مین لباس شب دیجور تاریک ہے کمر رگ گل کے مانند باریک ہے خلاصہ یہہ ہے کہ سر سے پانون تک
نور ہے قدرت حق کا ظہور ہے بیہوش شاہد خواب سے ہم آغوش سوتا ہے مگر بخت بیدار ہے بظاہر
کمسن ہے لیکن ناوک غم سے سینہ فگار ہے اوس دلربا کو دیکھہ پریون کے ہوش پران ہوئے
حسن خداداد کے کرشمہ عیان ہوئے باہم کہنے لگین کہ اگر یہہ پسر اوس دختر حور منظر کا شوہر ہو تو زیبا ہے
اور یہہ ماہرو اوس خوبرو کا ہم پہلو ہو تو بجا ہے سبز پری نے کہا بہن یہہ امر بہت دشوار ہے کیونکہ خدا جانے
یہہ کون بیچارہ مسافر ہے جسکے فراق مین اسنے یہہ جوگ لیا ہے کسکا عاشق زار ہے مگر ہان ایک تدبیر
اوس کمبخت شہزادی کی شادی کی اچھی سوجھی ہے کہ اسکو وہان لے چلین اور اوس شہزادی کے ساتھہ
اسکی شادی کردین جب نکاح ہو چکے اسکو پھر یہان پہونچادین وہ شہزادہ کہ نہایت بدشکل اور بدشمایل ہے
سواے اس تدبیر کے شادی ہونی اوسکی بہت مشکل ہے اسی ذریعہ سے اپنی بی بی پر قابض ہوجاے
مقصد دلی حاصل ہو اپنی جی کی مراد پاے لال پری نے کہا بہن بات تو خوب ہے میرے بھی جی کو مرغوب
ہے چلو آج کچھ تفریح نہوئی تھی یہی دل لگی سہی یہہ مشورہ کر کے **آرام دل** کو تخت پر لٹا اور محمود کو سوتا چھوڑا
ایکبار تخت اوڑا ملک دراب مین پہونچین **آرام دل** کو تخت سے اوسی محفل مین ایک سمت لب فرش بٹھا دیا
سوتا تھا جگا دیا پھر آپ لباس مردانہ زیب بدن کر اور خدمت مین بادشاہ یعنی دولہا کی باپ کے جا یون عرض
کی کہ ہمنے سنا ہے کہ یہان کا بادشاہ اس کار خیر کے انجام مین کچھہ پس وپیش کرتا ہے اور ایک حجت قوی
درپیش کرتا ہے کہ وہ شہزادہ نہایت بدشکل اور بدہیئت ہے ہم ہرگز اپنی لڑکی کی شادی اوسکے ساتھہ
نکرینگے اگر وہ نمانیگا تو اوس سے بمقابلہ پیش آئینگے لڑ مرینگے مگر اوس شاہ کو اپنے لوگونکے کہنے پر
یقین کامل نہین ہے اس امر کی تحقیق سے طمانیت کلی حاصل نہین ہے اسواسطے آج وہ بادشاہ حضور
کے یہان تشریف لائیگا شہزادہ عالم کو ضرور دیکھہ جائیگا مناسب وقت یہہ ہے کہ حضور کسی شخص کو محفل
مین مستثنی کرین اور دولہا بنا کر مسند پر بٹھا دین جب وہ بادشاہ دولہا رشک حور پائیگا تمام غم والم بھول جائیگا
شادی کرنے پر راضی ہوگا نہ گلہ عزیزان نہ شکوہ قاضی ہوگا بادشاہ نے کہا بہت مناسب پھر مع اون دونون
خیر خواہان مصنوعی کے محفل مین تشریف لایا اور واسطے انتظام اس امر کے اونہین دونون کو معین فرمایا

شعر یہان کا تو قصہ یہہ چھوڑو یہان ✣ سنو پہر اوسی غمزدہ کا بیان ✣ کہ جب پریون نے شہزادہ کو تخت سے اوتار زیب انجمن کیا اور محفل تاریک کو اوسکی شمع جمال سے روشن کیا آرام دل نے جو آنکھ کھولی دیکھا کہ نہ محمود نو فادار نہ بہمن بادرفتار نہ وہ درخت نہ وہ مرغزار نہ کوئی ہمراہ نہ چین کی راہ فقط مین ہی ہون اکیلا تنہا گبہرا کر دونو ہاتھون سے آنکھین ملنے لگا اور دلمین کہنے لگا کہ خدایا یہہ عالم خواب ہے یا بیداری بیہوشی ہے یا ہوشیاری شعر دل میرا پہر دکھادیا کسنی ✣ سو گیا تھا جگا دیا کسنی ✣ آخر بغور و تامل جو ملاحظہ کیا تو کوئی آثار خواب کا نظر نہ آیا سوچا کہ یہہ چرخ کینہ ور کی جعلسازی ہے بیشک اسی ناہنجار کی شعبدہ بازی ہے آنکھون مین آنسو بہر لایا اور مثل تصویر خاموش ہوگیا لیکن شمع کو فروزان اور پروانون کو سوزان دیکہکر تمام اعضاے تن مین تخلل سوز عشق کا پیدا ہوا فروزندگی شمع جمال جانان کا اثر ہویدا ہوا جام گلگون نے چشم خمار آلود یار کی یاد دی دور ساغر سے گردش چشم دلبر دلنواز یاد آئی قلقل مینا نے خندۂ سرشار محبوب کی صدا سنائی نکہت گل نے رایحۂ عنبر نثار دہان یار کی یاد دلائی فغان بلبل پر آواز دردناک اغیار کا دہوکا ہوا نسیم کو شمیم زلف جانان تصور کرکے ہوش مین آیا گلدستون پر جو نظر پڑی دست حنابستہ کی تشبیہ درست ہوئی ایدہر تو فراق معشوق کے اندوہ سے آشفتگی دل دست وگریبان تہی اودہر اور ہی تدبیر خاطر پریون کی ہمعنان تہی کہ دو نو پریان اہل مجلس کی نظارہ کنان آرام دل کے قریب آئین ہاتھ پکڑ کے علیحدہ خیمہ مین لے گئین اور کہنے لگین کہ اے شخص تو بڑا نصیب ور ہے اقبال تیرا یاور ہے کہ تو نے بے محنت یہہ دولت لازوال پائی بے مشقت ایسی پری لقا تیرے ہاتھ آئی اب تو کچھ وسواس نکر دلکو اوداس نکر نہا دہو کی پوشاک شاہانہ زیب بدن کر اور اپنے نور جمال سے اس انجمن کو روشن کر پہر خواصون کو حکم شاہ سنایا کہ بہت جلد شہزادۂ عالم کو دولہا بنا کر محفل مین لاؤ خبردار اسمین ذرہ دیر نہ لگاؤ یہہ سنتی ہی خواصون نے آرام دل کو طلائی چوکی پر بٹھایا اور غسل شادی سے فارغ کرکے لباس شاہانہ پہنایا عجب ایک تماشا سے عروسی دکھایا آرام دل یہہ خدا کے کارخانے عشق جگر سوز آتش افروز کے بہانے دیکھکر دنگ ہوگیا عقل چکر مین آئی ردیف حیرت ہوا قافیۂ ہوش تنگ ہوگیا سینۂ سوزان مین سوزش دوونی ہوئی جوش جنون کی افزونی ہوئی فلک کجرفتار کی کجی پر غصہ آیا ہر ہر عضو کا نیا بدن تہرایا کچھ بس نہ چلا ناچار گریبان مین سر جہکایا جسوقت خواصون نے قصد آرایش کا کیا اوسدم جو حال آرام دل کے دل کا تھا قلم اوسے ہرگز نہین لکھ سکتا زلف سلجھانے سے برہم ہوا سرمہ لگانے سے چشم پرنم ہوا آئینہ جو دکھایا سکتہ کا عالم نظر آیا موتیون کا سہرہ جو باندہا دریا سے اشک جوش زن ہوا روتے روتے اشکون کی جھڑی بندہ گئی گوہر شاہوار اشک سے موتیون کی لڑی بندہ گئی پہولون کی تہ ہی جو پنہائی ورد پتا ہوا خار غم کی خدنگ کا نشانہ ہوا غرض بہزار دشواری اوس گل اندام کو بنا کر محفل مین لا کر بٹھایا اس عرصہ مین وہ شاہ فلک جناب یعنی دولہن کا باپ بہی شہزادہ کو دیکھنے آیا یہہ خبر سنتے ہی دولہا کا باپ استقبال کو دوڑا بکمال اعزاز و اکرام لایا ہاتھ پکڑ کر جواہر نگار کرسی پر بٹھایا بادشاہ نے آرام دل کو دیکہا ہزار جان سے

نثار ہوا فرط سرور سے بیقرار ہوا جیکا وہ اس جا نثار ہا دولہا کا باپ ادہر اودہر کی باتین کرکے حرف مطلب
زبان پر لایا بادشاہ نے بکمال خوشی قبول فرمایا اور رخصت ہوکر قلعہ مین داخل ہوا یہان اوسی روز کچھ رات
رہے برات تیار ہوکر بڑی دہوم سے روانہ ہوئی جب دولہن کے دروازہ پر پہونچی کار پردازان شاہ نے آگے
بڑہ کے استقبال کیا تعظیم و تواضع مین مبالغہ بدرجہ کمال کیا پھر قاضی صاحب تشریف لائے نکاح پڑھایا
کئی ملک کے خراج پر عقد بندہا دولہا کے باپ نے ہوشیاری کی بڑی عیاری کی کہ کابین نامہ مین اپنے
اصل لڑکے کا نام لکھا ہر طرحکا مطلب ضروری بہ ترتیب و انتظام لکھا جب نکاح ہوچکا ناچ گانا شروع ہوا ہر شخص
اوسکی طرف رجوع ہوا آرام دل نے وہان کے ایک مہتمم سے کان مین کہا کہ مین بھین ہون چاہتا ہون
دو گھڑی سو رہون اوسنے عرض کی بسم اللہ رنگ محل مین چلکر آرام فرمائیے یہان کیون تکلیف اوٹھائیے
غرض آرام دل وہان سے اوٹھا اور رنگ محل مین گیا مسہری زرنگار پر اپنے معشوقہ کے فراق مین لوٹنے لگا
روتے روتے سوزش دل جو سوا ہوئی تو یہہ فرد خواجہ میر درد کی زبان سے آشنا ہوئی درد طپش کو دلکی
مین سمجھا تھا آنسو بجھا دینگے + ولی یہہ آگ تو پانی سے بھڑکی اور بھی دونی + پھر جو دل بیقرار نے ستایا تو بصد حسرت
و یاس یہ فرمایا مصنف سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینون پر + ہمین تو موت ہی آئی شباب کے بدلے +
کبھی ضبط کے ساتھ روتا تھا کبھی بے اختیاری سے باآواز بلند بکا کرکے ان اشعار درد انگیز کا نالہ سرا ہوتا
تھا حسرات یہہ سوز عشق نے کیسی لگادی آگ ہی ظالم + جلا جاتا ہی دل بر مین پھکا جاتا ہی تن اپنا + نہ کوئی
یار نی غمخوار نی مونس نہ ہمدم ہی + سنا دین کس کو ہم درد و غم و رنج و محن اپنا + فرد قیس اور فرہاد بھی تو ہای تھے
بیمار عشق + پر الٰہی مجھکو یہہ کیسا دیا آزار عشق + عرض کیسی نیند کہانکا سونا یونہین ہردم رونا آنسو سے منہ دہونا +

بیقرار ہوکر آنا صنوبر پری کا اور عاشق ہونا آرام دل پر پھر شب و روز جلنا اور شمع سان گھلنا آتش فراق مین

اری ساقی اب تو ذرا اوٹھہ شتاب + میری سامنی لا شراب کباب + کہ ایک جام پی اور قلم کو اوٹھا + کسی خستہ دلکا لکھون ماجرا +
اب انکو تو یہان بیقرار رہنے دیجیے اور کچھ حال اوس عروس شہزادہ سیاہ فام یعنی صنوبر نا کام کا سنیے
کہ قبل از شادی صنوبر شہزادی یہہ خبر پا چکی تھی کوئی دلسوز یہہ قصہ سنا کر اوسکا دل جلا چکی تھی کہ جس شخص
کے ساتھ میرا بیاہ ہونے والا ہے وہ ہیچ عیب شرعی اور ایسا کالا ہے کہ اگر دیو سفید بھی اوسکی صورت
پر کدورت دیکھے تو ماری خوف کے کالا ہو جائے مقابل ہونے کی تاب نہ لائے مگر شرم و حیا دامنگیر
تھی اسلیے راضی برضائے تقدیر تھی جب اوس صورت منحوس کا خیال وصال کرتی تھی روتے روتے
اپنا برا حال کرتی تھی مگر لوگون کے سامنے کبھی اس بات کو زبان پر نہ لاتی تھی اس گفتگو کے باب مین اپنے
منہ پر گویا مہر خاموشی لگاتی تھی اکثر انیسین جلیسین اوسے خاموش دیکھکر کہتی تھین کہ اے شہزادی سبب

خموشی اور افسردہ دلی کا کیا ہے چپ رہنے کا منشا کیا ہے آج خدا نے یہہ دن دکھایا ہے گل امید کی شگفتگی کا روز آیا ہے ہنسو بولو کچھہ بات کرو تو اون سے کہتی کہ ارے لوگو مین کیا خاک ہنسون کیا بات کرون خدا کی شان کو دیکھتی ہون کہ تقدیر کہان لڑی ہے کس مصیبت مین جان پڑی ہے کیسی بلا کا سامنا ہوگا بلای بہوت سے پالا پڑیگا دیکھیے کیا ہوتا ہے اب تو ہماری جان اس عذاب مین پہنستی ہے ظلسجانی کی عقلمندی پر خلقت خدا کی ہنستی ہے ارے کیا سبکی سمجھہ پر تپہر پڑ گئے ایسے آنکھون کے اندھے ہو گئے کہ جان بوجہہ کر ایک پلید سے بیاہ کرتے ہین مجھے دین و دنیا سے تباہ کرتے ہین یہہ سنکر وہ سمجھاتی رہین زخم دلپر مرہم دلاسا لگاتی رہین القصہ جب عقد سے فرصت تخلیہ کی صحبت ہوئی اونہین سہیلیون مین سے آکر ایک نے کہا کہ بیگم دولہا اسوقت رنگ محل مین آرام کرنے گیا ہے ہمنے بچشم خود دیکھا ہے سبحان اللہ وہ تو نہایت خوبصورت نوجوان رشک حور و غلمان ہے کون آنکھون کے اندھے تھے جسنے اوس پری پیکر کو بدصورت بنایا تھا کسکی شامت آئی تھی جسنے یہہ غلغلہ اوٹھایا تھا اور حضور سے تعجب ہے کہ اون بدخواہون کے کہنے کو سچ جانا بے دیکھے یقین آگیا یہہ تو وہی مقدمہ مطابق ہے **حکایت** کہ کسی بستی مین ایک میانجی تھے علم فارسی اور کچھہ عربی جانتے تھے مختصر مطول جہانتے تھے درس و تدریس اونکا کام تھا لڑکے پڑہانے کا شغل صبح و شام تھا تقدیر جولڑی ایک امیر نے اونکو فقیر جانکر اپنے فرزند کی تعلیم کیواسطے نوکر رکھا اور نیک سمجھکر ایک بہلے آدمی کے لڑکی سے بیاہ بھی کردیا میانجی نے جو نوکری بیش قرار اور کھانے مین جورو نیک کردار پائی کمال خوش ہوئے غمہاے دین و دنیا فراموش ہوئے جب مدعاے دل خاطر خواہ حصول ہوا پھر تو حضرت کا یہہ معمول ہوا کہ دن بھر لڑکے پڑہانا اور رات کو اپنی بی بی کے ساتھہ عیش مین بسر کرنا مقرر رکھا ایک روز مکتب مین بیٹھے ہوئے بہار دانش کا سبق پڑھا رہے تھے برہمن شادہ لوح کی حکایت سمجھا رہے تھے کہ ناگاہ کسی حریف ظریف نے آکر کہا کہ میانجی صاحب آپ کس خواب خرگوش مین ہین عالم محو ہے یا کچھہ ہوش مین ہین آج دن دہاڑے آپ کے مکان کا قفل ٹوٹتا ہے متاع ننگ و ناموس آپکا ایک بدمعاش لوٹتا ہے خبر لینی ضرور ہے آیندہ اختیار ہے بندہ مجبور ہے یہہ سنتے ہی میانجی مارے غیرت کے بید کیطرح کانپنے لگے شرمندگی سے پسینے پسینے ہو گئے ہانپنے لگے بہار گلستان دانش چھوڑ خوشی بھول گئے حواس باختہ ہوئے سبق بھول گئے اور تو کچھہ بن نہ آیا گھبرا کر فرمایا کہ بہائی ذرا شرح وقایہ لانا فلانے ورق فلانے صفحہ کی وہ سطر پڑھکر سنانا تفسیر بھی دیکھنی چاہیے ایسی بدکار کو تعذیر دینی چاہیے لوگون نے دیکھا کہ میانجی سخت بیوقوف محض گدہے ہین فقط کتابون کے بوجھہ مین لدے ہین کچھہ اپنے بیگانہ کا خیال نہین کرتے بخوبی استفسار حال نہین کرتے جو منہ مین آتا ہے بکتے ہین ہر ہر بات مین بہکتے ہین آخر ایک بیباک نے کہا کہ میانجی صاحب آپ کو یہہ جملہ فعلیہ کیونکر ثابت ہوا کہ خبر پر آپ ایسا کلام انشا کرتے ہین آپ نے اپنی آنکھہ سے دیکھا ہے جو تعذیر دینے کا ارادہ ہے

حضور آپکا حصن باطل ہے تصدیق اسکی بہت مشکل ہے یہہ جو اپنے سوچا ہے اوس شکل کا نتیجہ برا ہی پہلے جا کر دیکھہ لیجے پھر جو چاہیے سو کیجیے اور بے دیکھے کسی پر گمان بد کرنا جلدی سے حکم حد کرنا نہ حدیث مین آیا ہے نہ قران مجید مین خدا نے فرمایا ہے یہہ سنکے میانجی چونکے اور بسرعت تمام اپنے مکان پر پہونچے دروازہ کہول دَرانہ اندر چلے گئے دیکھا کہ بی بی نیکبخت اپنے میان کے انتظار مین کہانا لیے بیٹھی ہے میان کی شکل دیکھتے ہی سیلابچی و آفتابہ لیکر دوڑی آئی ہاتھہ مونہہ دہولا کر کہانا روبرو لائی میانجی دیکھتے ہی تعجب مین آئے اور اپنی بیوقوفی پر بہت شرمائے غرض اس داستان اور مطلب اس بیان سے یہہ ہے کہ بیگم کسی کے کہنے سننے پر اعتماد نہ کرنا چاہیے کوہ رنج والم کو خاطر غمگین پر نہ دہرنا چاہیے جو مین کہتی ہون اوسے سچ جانو نہین تو ہاتھہ کنگن کو آرسی کیا ہے اب دیکھہ لینا کہ وہ کیسا ہے صنوبر یہہ سنکے چپ ہو رہی مگر تمناے وصال ایسی صاحب جمال کی بدرجہ کمال ہوئی طبیعت کو خواستگاری مشاہدہ صورت کی فی الحال ہوئی ویسے مشورہ کرنی لگی کہ کسیطرح شہزادہ کو دیکھا چاہیے اگر فی الحقیقت خوبصورت ہے تو شکر خدا ادا کرنا چاہیے کہ اوسکی عنایت ہے مگر پھر یہہ خیال کیا کہ نکاح ہوئے کچھہ دیر نہین ہوئی ہے لوگ ایکدم نہین چھوڑتے انکی طبیعت میرے دیکھنے سے سیر نہین ہوئی ہے جاؤن تو کیونکر جاؤن اور پھر جی بھی نہین مانتا اس دلکو کسطرح سمجھاؤن فرد دوگونہ رنج و عذاب ست جان مجنون را ✣ بلای صحبت لیلی و فرقت لیلا ✣ اور یہہ بھی سہی کہ مین وہان گئی مگر کسی نے جو مجھے وہان بیٹھے دیکھا تو وہ اپنے جی مین کیا کہیگا اسکا چرچا ہمیشہ رہیگا اوسوقت کیسا ملال ہوگا ماری غیرت کے کیا حال ہوگا یہہ سب خام پلاو پکا رہی تھی دلمیں سو سو تدبیرین بنا رہی تھی کہ حضرت عشق نے ہاتھہ پکڑ کر اوٹھایا شرم وحیا کا پردہ رخ سے اوٹھایا خضروار اوس تشنہ کام کو آب حیوان پلانے لیچلا زلیخا کو یوسف کی چاہ زنخدان مین گرانے لیچلا یعنی صنوبر نے ایک سہیلی دلربا نام سے کہا کہ اے دلربا بہر خدا شہزادہ کو کسی صورت سے مجھے دکھا دے میرے جیکا وسواس مٹا دے کہ مبادا اندرونی کوفت مین میری جان جائے مرض خفقان طبع نازک پر غالب آئے دلربا نے کہا حضور مین تمپر تصدق ہون اگر کوئی خدمت غیر ہو تو اوسکی بجا آوری مین نہ تاخیر ہو یہہ کون سی بڑی بات ہے ابہی چلیے اور دیکھہ آئیے بلکہ اگر کچھہ ہجر کی گرمی طبع نازک پر ہو تو اوسکو شربت وصل پیکر بجھائیے اور جو کسی کے دیکھہ لینے کا پاس ہے یہی جیکو وسواس ہے تو اسمین کیا کیسکا اجارا ہے یہہ کچھہ چوری ہے یا چھنالا ہے کچھہ وہم وخیال دلمین نہ لائیے بلا تکلف چلیے خوب مزے اوڑائیے صنوبر یہہ سنکے آرام دل کی عاشق زار غائبانہ ہوئی دلربا کو ساتھہ لیکر روانہ ہوئی قدم آگے بڑھاتے ہی عشق نے دامن اوٹھالیا اور مثل ہما اوس ملکہ کشور حسن کی سر پر سایہ کیا نقیبون کیطرح آواز لگانے لگا خضر بنکے راہ بتانے لگا صنوبر حور منظر شرم کی ماری گھونگھٹ نکالی پانچے اوٹھائے سر جھکائے ہوئے ایک طرف دلربا بیچ مین آنچلانہ برپا دوسری سمت عشق بدبلا اس فن کا اوستاد چلی یہہ سامان دیکھکر زہرہ فلک سے پکاری ✣ ✣ ✣

شعر خدا جانے کریگا چاک کس کس کے گریبان کو + اداسی اوسکا چلنے مین اوٹھالینا یہہ دامان کا + غرض با ہزاران کرشمہ
وناز و غمزہ و انداز رنگ محل مین داخل ہوئی خاطر مضطر کو تسکین ہوئی دلکی مراد حاصل ہوئی اور جس مقام پر کہ وہ
دلارام مانند مرغ نیم بسمل تھا خرامان خرامان آئی جوہین نظر ملائی تیغ نگاہ سے گہائل ہوئی طبیعت اوریہ مائل ہوئی
غالب دیسی تری نگاہ جگر تک اوتر گئی + دونون کو اک اوا مین رضامند کر گئی + دل نیاز منزل زلف
پرخم کا طرہ بنا تار نظر سے کمان ابرو مین چلہ بندہا انکھین نظارہ چشم جادو سے حیران ہوئین مردم دیدہ کی
شوخی دیکھکر حجاب پردہ عفت مین پنہان ہوئین سنان مژگان سے خوب نیزہ بازی ہوئی دلون سے پرزی
اوڑی جلاد عشق کی اچھی فتنہ پردازی ہوئی شعلۂ رخسار سے کاشانہ صبر مین آگ لگی اشکون نے جو بجھانے کا ارادہ
کیا وہ آگ دو چند بھڑکی لب شیرین کی تمنا مین زندگی تلخ ہوئی بیقراری سے آرامشگاہ جان مین تصرف کیا بے
اختیار مضطرب ہوکر روئی جان لبون پر آئی غنچہ دہن کے نظارہ سے عندلیب روح قفس تن مین گہبرائی آہ سرو
دل غم پرورد سے کہینچکر پریشان ہوئی اوس شکل یوسف تمثال کو دیکھکر مانند آئینہ حیران ہوئی بازو کو دیکھکر تمنائے
وصال مین شانہ پھڑکا مگر مرغ دل کو کسی قبلہ رو کی تلاش مین بسمل جو پایا اور کچھہ گمان ہوا جی دہڑکا **مصنف**
یہہ جو سامان ہوسے وہان یکبار + تیر مژگان کی پل مین ہوگئی پار + عشق نی آنکر سلام کیا + آہ و نالہ نے
اپنا کام کیا + ہای رنگین سہی دل ہوا پامال + زلفین چہرہ پہ ہوگئین جنجال + سر کو ٹکرایا دیکھہ پیشانی +
آئی بیٹھی اوسکی تھی جو پیش آنی + تھا وہان موتیون کا ہار پڑا + عشق یہان بھی گلے کا ہار ہوا + چشمہ چشم تھا جو وہان
جاری + یہان بھی تھی آستین تر ساری + تھا جو مرغوب دلکو وہان کوئی گل + یہان بھی دل اوسکا ہوگیا
بلبل + القصہ صنوبر **آرام دل** کو دیکھتے ہی آرام دل کھو بیٹھی اوسکی عاشق زار ہوئی فرط محبت سے نہایت بیقرار ہوئی
بیحواس ہوگئی آگے نہ بڑہ سکی یہہ شعر پڑہتی ہی غش آگیا زمین پر گر پڑی **خواجہ وزیر** رکھیو سواد خط رخ شک
قمر سے دور + رہتی ہے جیسے شام الہی سحر سے دور + عشق فتنہ گر نے اپنا کام کیا معشوق کو بھی پابند
آلام کیا گرتے ہی دلربا نے شہزادی کو آغوش مین لیا ہر چند ہوشیار کیا مگر صنوبر نے کچھہ جواب نہ دیا جب تو
بہت گہبرائی شہزادی کو گود مین لیے ہوئے شہزادہ کے قریب آئی اور کہا حضور اوٹھئے میری صاحبزادی
کو دیکھیے خدا جانے آپ نے کیا جادو کیا ہے کہ میری ملکہ کا یہہ حال ہوگیا ہے واہ صاحب **مصنف**
دم کسیکا جو کوئی بھرتا ہے + یا کسی پر جو کوئی مرتا ہے + وصل مین کیون جی اوسکے ساتھہ بھلا + کوئی ایسی بھی بات
کرتا ہے + **آرام دل** کہ اپنی مصیبت مین گرفتار تھا جان سے بیزار تھا یہہ اشعار پڑھکر اوٹھا اور پلنگ سے
اوتر کر مسند پر آبیٹھا **مصرعہ مصنف برہند مومن خان مرحوم دہلوی** ہون مین تو کسی ابروئے خمدار کا بسمل +
اک زلف مسلسل کا گرفتار ہے یہہ دل + سن لے میری جان اسمین تو کچھہ بھی نہین حاصل + اپنی تو طبیعت ہے
کسی اور پہ مائل + کچھہ کام نہین پیچ و خم زلف دوتا سے + کھایا کرے بل سیکڑون یہہ میری بلا سے + رندہ
بار ہی سر کہین جدا ہوسے + اوسکا خنجر میرا گلا ہوسے + دم نہ نکلا شب فراق مین بھی + سخت جانی ترا برا ہوسے

دلربا نے جو یہہ باتین سنین متحیر ہوئی لیکن گبھرائی ہوئی تھی کچھہ جواب ندیا صنوبر کو پلنگ پر لٹاکر خواصون کو گرد و پیش سے ہٹاکر ڈہوتے مین سے حمائل قران نکالکر ہوا دینے لگی عطر لاکر سونگھایا چہرۂ گلبرگ پر کیوڑے کا چھینٹا دیا غرض سب کچھہ کیا مگر کسی چیز کا اثر نہوا جب بوے پیرہن دلدار مشام جان تک پہونچی روح کو تازگی ہوئی فوراً آنکھہ کھولدی اپنے تئین دلدار کی جگہہ لیٹے ہوئے اور محبوب کو نیچے بیٹھے ہوئے دیکھکر ناتوانی کے ساتھہ دلربا کا ہاتھہ پکڑ کر اوٹھے اور پلنگ سے اوتر کے اک طرف بیٹھہ گئے مقابل ہوتے ہی آرام دل گیا دونون طرف سے دل ہل گیا **آرام دل** نے کہا **ناسخ** کیا سحر حسن کی ہے کمر پیچ و تاب مین + یہہ پیچ و تاب کب ہے ہیولا موج آب مین + یہہ سنکے صنوبر کو کچھہ اپنے حسن و جمال کا غرور ہوا تیوری پر بل ڈالکر شہزادی سے آنکھہ ملائی اوسوقت **آرام دل** نے عالم خیال مین اپنے یار سے مخاطب ہوکر کہا **رند** جلوۂ حسن خداداد ذرا دکھلا دے + منکرون کو بھی صنم شان خدا دکھلا دے یہہ کہکر خاموش ہوگیا دیر تک یہی صحبت رہی صُم بکُم کی کیفیت رہی آخر صنوبر نے کہا کہ صاحب ہم تمھارے پاس آئے ہین تم ہمسے بات بھی نہین کرتے ہو ہر دم دم سرد بھرتے ہو کیسپر مرتے ہو یہہ کیا آدمیت ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے مزاج مین بڑی نخوت ہے کہئے تو آپکا مزاج کیسا ہے فرمایئے تو کسواسطے حال ایسا ہے **شعر** کسکی طرف سے آج عبث تجھکو یاس ہے + سچ کہہ ہمارے سر کی قسم کیون اوداس ہے + **آرام دل** نے جواب دیا **صحیح** کیون آہ آہ ہم نکرین شب سے تا سحر + کیا تجھکو درد ہو ترا دل تیرے پاس ہے + اے شہزادی بقول **ذوق** شوق نظارہ ہے جب سے اک رخ پر نور کا + ہے میرا مرغ نظر پروانہ شمع طور کا + وادی ظلمت مین اپنی دخل کب ہے نور کا + مہر اک شعلہ سا ہے وہ بھی چراغ دور کا + جانتی ہے جسکو خلقت شعلہ نار جہیم + سو وہ پنبہ ہے میرے داغ دل محرور کا + دل کا یہہ احوال ہے فرقت مین اک مخمور کے + جیسے مرجھایا ہوا دانہ کوئی انگور کا + اے شہزادی **ذوق** مین وہ مجنون ہون جو نکلون کنج زندان چھوڑ کر + سیب جنت تک نہ کھاؤن سنگ طفلان چھوڑ کر + مین وہ ہون گمنام جب دفتر مین نام آیا میرا + رہ گیا بس منشی قدرت جگہہ وہان چھوڑ کر + ہوگیا طفلی ہی سے دلمین ترازو تیر عشق + بھاگے ہین مکتب سے ہم اوراق میزان چھوڑ کر + اضطراب دل نہ پوچھہ اک مرغ تو محبوس کو + دیکھہ لے پنجرے مین اے رشک گلستان چھوڑ کر + اے جان جہان ہم ایک غیرت گل کے بلبل ہین ایک پری کے دیوانے ہین اوسکے فراق مین حواس باختہ بالکل ہین نہ سر کا ہوش نہ پانون کی خبر ہے درد جدائی سے حال ابتر ہے تصویر دیکھتے ہی محو حیرت ہوئے زلف پیچان کا خم دیکھکر گرفتار دام محبت ہوئے اور حال مزاج ملال امتزاج یہہ ہے کہ تپ فرقت کی شدت سے سینہ مین درد ہر جگہہ ہے طبیعت مکدر ہے بشاشت کوسون دور ہے ملالت کا دلپر اثر ہے لب پر آہ سرد ہے دلمین درد ہے چشم بیمار کے بیمار ہین فرط جنون سے گریبان صبر کی تار تار ہین **مصنف** حال دل اشک و آہ سے پوچھو + مین غلط دو گواہ سے پوچھو + لب گور ہین کلیجہ چھلنی ہے دلمین ہزارون ناسور ہین **ذوق** آچکی ہے سر گرداب فنا کشتی عمر + ہر نفس باد مخالف کا ہے جھونکا ہمکو + اندنون کچھہ آپ ہی آپ ضبط ہے دل کو جنون سے ربط ہے بظاہر

تندرست ہین مگر دل مردہ ہے گرمجوشی توکرتے ہین مگر ساتھہ ہی ٹھنڈھی ٹھنڈھی سانس بھرتے ہین طبع افسردہ ہے غنچہ
خاطر بادسموم غم سے پژمردہ ہے اس جان ناتوان کا اللہ نگہبان ہے دم سینہ مین کوئی دم کا مہمان ہے بقول
صبیح ہچکی لگی ہوئی ہے ہے وقت دم شماری + کیا حال پوچھتا ہے اے ہمنفس ہمارا + یہہ دل کمبخت رات دن کراہتا ہے
وصل دلبر کا چاہتا ہے اسکے ہاتھون ہم اپنی جان سے عاری ہین تپ فرقت سے رنگ فق ہے کلیجہ شق ہے
دلمین ہزارون زخم کاری ہین **ذوق** یہ تو یون مضطرب اور سینہ مین لاکھون روزن + دلکا رہنا نظر آتا نہین اصلا ہمکو
تبرید غم کا استعمال ہے ناخن غم کی خراش سے زخم دلکا عجب حال ہے **مومن مرحوم** اچھا ہوا نہ زخم دل اپنا کہ
ہم اوسے + ناخن سے چھیلتے رہے جون جون بھر اگیا + اب بغیر اوس مسیحا کے کون ایسا ہے جو میرے
درد کی دوا کرے اور اس مرض لاعلاج سے شفا دے **شعر** مرض عشق کی ملتی ہے دوا مشکل سے +
ایسے بیمار کو ہوتی ہے شفا مشکل سے + ہر دم یار کا خیال مدنظر ہے اپنی کسے خبر ہے **خبر** دنکو رخ کی صفا کی باتین
ہین + شب کو زلف رسا کی باتین ہین + حال مجنون و قصہ فرہاد + یہہ میری ابتدا کی باتین ہین + دلربا کہ
پہلے بھی شہزادہ کی باتین سن چکی تھی یہ گفتگو اپنی شہزادی کے روبرو سنکر آگ بگولہ ہوگئی جل بھن کر کوئلہ ہوگئی
کہنے لگی واہ واہ دولہا میان اوسکو مین اپنی شہزادی کی ایڑی چوٹی پر سے قربان کرون وہ کون بلا ہے
آپکی تو جان مفت کی ہے کہ سب لے دیکھے ہر اک پر فدا ہے حضور بس اسوقت ایسی باتین نہ کیجیے ایک تو میری
شہزادی کا آپ ہی جی اچھا نہین ہے دوسرے آپ اور آگ لگاتے ہین دل جلاتے ہین ابھی جو اعلی حضرت
آپ کی باتین سنین تو کیا کہین **آرام دل** نے دلربا کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ کیا ہم تیرے بادشاہ سے ڈرتے
ہین کسی سے کچھہ التجا کرتے ہین تجھہ سے کچھہ کام ہے تیری ملکہ کا کوئی غلام ہے جو اسطرح آنکھین نکالتی ہے
ہر گھڑی پابجے سنبھالتی ہے دلربا نے کہا حضور اگرچہ آپ شاہ ذی الاحتشام ہین مگر قصور معاف آپ تو
میری شہزادی کے غلام ہین گھبرایئے نہین جھنجھلایئے نہین صبح کو یہہ بھی کہلا دونگی بلکہ انکی جوتی بھی آپ کے
سر سے چھوا دونگی **آرام دل** نے کہا ذرا زبان سنبھالو اتنا نہ بھکو ہم سے نوک کی نہ لو ہمنے سلطنت کو
پاپوش پر مارا ہے تیری شہزادی کس گنتی مین ہے اور تو کیا ہے اری نادان یہہ سب تیرا خیال خام ہے
گھڑی دو گھڑی اپنا اور قیام ہے دم سحر تو خواب مین بھی نظر نہ آئینگی ہم تو چراغ سحری ہین صبح ہوتے ہوتے
گل ہوجائینگے دلکا حال بجز خدا کسی پر ظاہر نہین کوئی ہماری حقیقت سے ماہر نہین **شعر** کہاکے سو رہیے کچھہ
یہہ جی مین ہے + خیریت ہے تو بس اسی مین ہے **حضرت اسد اللہ خان غالب مدظلہ** کوئی دن
گر زندگانی اور ہے + اپنے جی مین ہمنے ٹھانی اور ہے + آتش دوزخ مین یہہ گرمی کہان + سوز غمہائے
نہانی اور ہے + ہو چکین **غالب** بلائین سب تمام + ایک مرگ ناگہانی اور ہے + صنوبر یہہ سب
باتین سنکے سُن ہوئی دلکو خفقان ہوا عجب طرح کی اودھیڑ بن ہوئی ایک آہ سرد کھینچی اور کہنے لگی کہ ہے ہے
دلربا بس زیادہ تنگ نکر کیون ان باتون پہ مر رہی ہے انکا دل تو آپ ہی اپنے قابو مین نہین ہے تو کسواسطے

حسرت بہری جی کی ارمان پوری کر رہی ہے ہان ہان صاحب ہم اسی لائق ہین آپ کی جانی حسن و خوبی مین فائق ہین
اور ہمنے تو فرط محبت سے تقاضاے الفت سے آپ کی ملاقات کی جگر کی بیقراری جی کی بے تابی سے آپ
سے بات کی اگر مزاج پرسی مین دل عشق منزل رنجور ہوا تو معاف کیجیے قصور ہوا بغیری ہون آپ کے کیسے
ہی ستم اوٹ نکرینگے + جب منہہ سے ہم کہانیگے غم اوٹ نکرینگے + سر تک بھی اگر کاٹ کے پہینکوگے ہمارا
ہم آپ کے قدمون کی قسم اوٹ نکرینگے + یہہ کہکر رومال منہہ پر رکھکر زار زار رونے لگی سوزن مژگان سے
تار نظر مین موتی پرونے لگی آخر وہی عشق کہ جو لیلے کو نجد مین لایا تھا وہی جذبۂ دل کہ جسنے یوسف کو زلیخا تک پہونچایا تھا
وہی الفت کہ جسنے آرام دل کو آوارہ وطن کیا وہی محبت کہ جسنے صنوبر پری پیکر کو غرق دریاے رنج و محن کیا
اونھین سب نے یہان بہی تاثیر دکھائی آرام دل نے طبیعت کے روکنی کی بہت تدبیر کی مگر کچھہ بن نہ آئی ضبط
نہوا اوسکے رونے پر بے اختیار دریاے سرشک آنکھون سے جاری ہوا بیخودی کا عالم طاری ہوا پھر شہزادہ نے
فرمایا کہ صاحب اسقدر کیون روتی ہو کیون اپنی جان کہوتی ہو وصل مین رونا تمھارا ہی کام ہے یہہ کیا شگون بد ہے
اسکا برا انجام ہے مین تو تمھارے بس مین ہون مرغ نو گرفتار کی طرح قفس مین ہون غلام بناؤ گالیان دو
ہم تمھارے تابع ہین جو چاہو کرو بقول حسن کبھی یون بھی ہے گردش روزگار + کہ معشوق عاشق کے ہو اختیار
اور ہمارا تو حال روشن ہے کہ ہر وقت اشکون سے تر دامن ہے ہم تو کسی پری کے دیوانے ہین کسی شمع رو کے
پروانے ہین نسیم دہلوی ہم کہے دیتے ہین زحمت خوردہ ہے + دل تو حاضر ہے ولی پژمردہ ہے +
دلربا نے دیکھا کہ صنوبر کی جذبۂ دل نے اثر کیا شہزادہ کچھہ راہ پر آیا جلدی سے جام و صراحی صنوبر کے پاس
لائی اور شہزادی کے کان مین جھککر کہنے لگی کہ اب ذرا اپنے ہاتھہ سے شراب پلایے یہی وقت ہے ساقی
بن جایے صنوبر نے ساغر ہاتھہ مین لیکر آرام دل سے کہا کہ بہلا اب جو کچھہ ہوا سو ہوا ذرا اسمین سے دو ایک
جرعہ میرے ہاتھہ سے پیجیے مجھکو ممنون منت کیجیے آرام دل نے کہا لاحول ولا شراب کیسی نشہ
کہا کسکے مین انتظار مین ہون + مے محبت جو مین نے پی ہے اوسی کے اب تک خمار مین ہون
کیا تکلف ہے کہ بے آب و خورش جیتے ہین + لخت دل کہاتے ہین اور خون جگر پیتے ہین + آنکھون مین ہے وہ
شراب محبت کا خمار ہے جام و صراحی بیکار ہے اپنا تو دل مے عشق سے سرشار ہے ایک قطرہ بہی بغیر اوسکے
یار کے زہر مار ہے بقول صبیح اوٹھا کے پھینکدے ساقی تو میرے آگے سے + بغیر یار کے جام شراب
کیا ہوگا + صنوبر نے کہا یہہ تو ہم خوب جانتے ہین کہ یہان آپکا ناک مین دم ہے بغیر اوس دلنواز شاہد کمست
ناز کے یہہ شراب آپ کے حق مین سم ہے مگر لللہ آپ کو اوسی صنم کی قسم ہے اسے نوش کر دیجیے اوسکی یاد
مین ہمارے سامنے دو ایک گھونٹ پی لیجیے غرض آرام دل نے شہزادی کے اصرار سے یاد
دلدار مین وہ جام پیا پھر انکار نہ کیا سبحان اللہ کیا شان کبریائی ہے کہ آرام دل یون مزے اوڑائین اور
وہ نوشاہ سیاہ فام یون ہی ناکام رہجائین صنوبر کو ادہر میلان ہو مسافر خانہ بدوش باختہ ہوش و طن آوارہ

دلداری کا سامان ہو سچ ہے اسمین کسی کا کیا قصور ہے آدمی بیچارہ مجبور ہے عشق بدبلا ہے اس باغ کی ہوا ہی ہوا ہے حسن خوب شکل محبوب کے سبب خواہش مند ہین حسین جہان پسند ہین ناسخ حق جمیل اور دوست رکھتا ہے جمال خوبرویون سے محبت خوب ہے + خوبصورت کو اپنے ہمسر کی تلاش ہے یہی بات ہر دم جان خراش ہے پری کو آدم زاد سے نفرت ہے آئینہ کو غبار سے کدورت کی صورت ہے شاخ گل پر بجا ہے بلبل قمری کا بیٹھنا بار ہے سرو پر بلبل کا چہچہے کرنا ناگوار ہے القصہ صنوبر نے عالم مستی اور بیہوشی مین کچھ دست درازی کی اور شہزادہ سے کہا شعر کچھ مناسب نہین ہے کیا کہیے + جی مین جو کچھ کہ اپنے آتی ہے + اوسوقت آرام دل نے احوال اپنا صنوبر سے بالتفصیل بیان کیا اور کہا فرد گردش تقدیر و بخت نارسا لایا یہان + اے صنم اب یاد رکھو ہم کہان اور تم کہان + صنوبر جو اس حال سے باخبر ہوئی بادہ غفلت کا نشہ ہرن ہوا مضطر ہوئی گھبرا کر دلربا سے کہنے لگی کیون ہمنے جو پہلے کہا تھا وہی ہوا یا تمھارا کہنا صحیح ہوا پھر اک آہ سرد بصد حسرت و یاس سینہ سوزان سے کھینچ اور رو کر کہنے لگی درد سینہ و دل حسرتون سے چھا گیا + بس ہجوم یاس دم گھبرا گیا + اے شہزادہ افسوس تجھ سا شیرین لب شکر گفتار ہمسے ہمکنار نہو دل ہجوم غم و الم سے کیونکر بیقرار نہو اب آپ ادہر تشریف لیجائینگے لوگ ہمین اوس موذی کے پھندے مین پھنسائینگے ہم مرغ نو گرفتار کے مانند قفس تنہائی مین پھڑک پھڑک کر مر جائینگے خبر کنج خانہ ہے وہی پھر وہ اندھیری شب ہے + پھر وہی ہم وہی تنہائی وہی یارب ہے + دلربا نے کہا بیگم ایسا نہ گھبراؤ اتنا غم نہ کھاؤ دیکھون تو حضرت شہزادۂ عالم کیونکر جاتے ہین اور وہ سیاہ فام کیا رنگ لاتے ہین صنوبر نے کہا اے دلربا بقول جرأت نہ سامان انکے رہنے کا نہ کچھ امید طالع سے + دل بیتاب کو کس منہ سے کہیے تک تحمل کر + صنوبر کی آہ و زاری اور اوسکی بیکسی اور بیقراری سے آرام دل کا آرام دل گیا کمال صدمہ ہوا اپنا سا بیقرار پایا اپنے اوپر قیاس کیا بیچین ہو گیا آنکھون مین آنسو بھر لایا اور صنوبر سے فرمایا کہ مین تمھارا ہر طرح سے فرمانبردار ہون خوشی تمھاری مجھے بدل منظور ہے مگر کیا کرون اس دل سے لاچار ہون تم ہی ذرا خیال کرو المرء یقیس علی نفسہ اپنا سا دل اور کا بھی دل سمجھو تھوڑے دنون اپنی خدمت سے معاف کرو آئینہ خاطر مین کدورت نہ لاؤ میری طرف سے دل صاف کرو چند مدت اور غم کھاؤ مجھپر کرم کرو اگر میری قول کا اعتبار نہین ہے تو مجھسے حلف اوٹھواؤ جیسی چاہو قسم لو فرد میرے کہنے کا نہ باور ہو نوشتہ لے لو + ضامن انسان کی عوض چاہو فرشتہ لے لو + صنوبر نے رو کر کہا اے شہزادہ تجھ سے یہ امید نہ تھی کہ آتش محبت سینہ مین بھڑکا کر حرف مہجوری زبان پر لائیگا شعلہ رخسار دکھا کر آتش ہجران مین جلائیگا افسوس میر تقی مرحوم مہر کی تجھ سے توقع تھی ستمگر نکلا + موم سمجھی تھی تیرے دلکو سو پتھر نکلا + یہہ سب راز و نیاز سوز و گداز کی باتین ہو رہی تھین کہ مشاطہ صبح نے پیشانی عروس شب پر سہرۂ تار شعاعی باندھا اور نوشاہ ماہتاب نے مقنع حجاب کا رخ انور پر ڈالا دلربا نے کہا حضور دیکھیے سحر ہو گئی مگر آپ کو یون ہی روتے ہوئے بسر ہو گئی چلیے اسوقت یہان بیٹھنا مناسب نہین ہے محل مین آپ کی تلاش ہو گی یہہ سنکر

صنوبر آرام دل سے رخصت ہونی لگی اور کہنے لگی اے شہزادہ بہر خدا مجکو اپنے جی سے نہ بہولانا میری بیکسی پر نظر کرنا پہر آنا نہین تو یاد رہے کہ ہم اپنے جی سے گذر جائینگے آپ کو خبر ہوگی تو آپ ہی افسوس کرینگے پچہتائینگے ہاے ہمپر وہ مصیبت ہے کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے سنتے ہین کہ قیامت آئے گی مگر ہمارے واسطے آج ہی قیامت ہے حضرت نواب اسد اللہ خان غالب مدظلہ العالی آہ کو چاہیے ایک عمر اثر ہونے تک + کون جیتا ہے تیری زلف کی سر ہونے تک + عاشقی صبر طلب اور تمنا بیتاب + دل کا کیا رنگ کرون خون جگر ہونی تک + ہمنے مانا کہ تغافل نہ کروگے لیکن + خاک ہوجائینگے ہم تم کو خبر ہونے تک + کیا کہون پاس عزت اور والدین کی اطاعت ہے ورنہ تمہین اپنے پاس سے ایکدم جدا ہونے دیتی اگر تم نہین مانتے تو خود ہمراہ چلیتی مگر اپنے دل پر جدائی کے صدمے نہونی دیتی آرام دل نے صنوبر سے اپنے پہر آنے کا وعدہ کرکے عہد و پیمان کیا بہت سمجھایا قرآن درمیان کیا صنوبر نے کہا اچھا تمہارا خدا حافظ اور نگہبان علی کی حمایت نبی کی امان دل آپ کے حوالہ کیا اور آپ کو خدا کو سونپا یہہ ہماری یاد دلاتا رہیگا اپنا قصہ سناکر غم و الم خاطر مبارک سے بہلاتا رہیگا مگر میرے دل کی کچھ قدر کرتے رہنا تم + یہہ چلا ہی ناز پرور تھا + یہہ کہکر زار زار روتی ہوئی دلربا کے ساتھ چلی گئی اور موتی محل مین داخل ہوئی صنوبر کے جاتی ہی یاد دلدار نے شہزادی کو پہر پلنگ پر گرایا جسقدر ہنسے تھے اوس سے دوچند رلایا نسیم سحر جو چلی یہہ رات کا جاگا ہوا انگڑائیان لینے لگا فلک تفرقہ پرداز نے اپنا کام کیا یعنی آرام دل نے خیال جانان مین آرام کیا

لیجانا اون پریون کا آرام دل کو پہر اوسی بیابان مین اور روانہ ہونا اوس آرام دل و جان کا تلاش ملک جانان مین سیر باغ بہشت نژاد کے اور ملاقات ملکہ سمن پریزاد کی

ارے ساقی اوٹھ جلد بیدار ہو ذرا خواب غفلت سے ہوشیار ہو پہر ایک جام پی اور پلا دے مجھے بہار گلستان دکھا دے مجھے

شہسواران عرصۂ داستان و رہ نوردان کوچۂ بیان اشہب جہندۂ قلم کو میدان صفحۂ قرطاس مین یون جولان کرتے ہین کہ جب صبح قریب ہوئی صنوبر مضطر کو فرقت دلدار نصیب ہوئی لعل پری اور سبز پری کہ اوسوقت تک مصنوعی ملازم سرکار تھین محفل مین سرگرم کاروبار تھین آرام دل کو تلاش کرنے لگین رنگ محل مین جو آئین دیکھتی کیا ہین کہ شہزادہ ایک جواہر نگار پلنگڑی پر جوانی کی امنگ مین شبنم کا دوپٹہ تانے سو رہا ہے ناتوانی پانون دبا رہی ہے نسیم سحری کا پنکھا ہو رہا ہے پریون نے شہزادہ کو غافل پاکر اوسی تخت پر آہستہ سے لٹا یا جس کروٹ سوتا تھا اوسی کروٹ سولایا پہر آپ سوار ہوئین اور تخت کو لے اوڑین اثنا راہ مین دفعتاً آرام دل کی آنکھ کھلی پریون پر نظر پڑی سمجھا کہ یہہ سب انہین کی جعلسازی اور شعبدہ بازی ہے خوف سے پہر آنکھ بند کرلی پریان جہان سے آرام دل کو لائین تھین وہان جا پہونچین شہزادہ کو اوسی زین پوش پر لٹا کر آپ اور طرف روانہ ہوئین یہان شہزادہ نے آنکھ کھولی دیکھا کہ گھوڑے طیار کھڑے ہین اور محمود کسی کی جستجو مین زار زار روتے ہین جان سے بیزار کھڑے ہین آرام دل نے محمود کو پکارا وہ شہزادہ کو دیکھکر دیوانہ وار دوڑا آیا دیکھا کہ شہزادہ کے ہاتھ پانون مین مہندی لگی ہے

گلے مین پہولون کی چہڑی پڑی ہے پوشاک شاہانہ زیب بدن ہے ہاتھہ مین گلدستہ سا ہے عطر کی خوشبو سے جنگل غیرت گلشن ہے متحیر ہوکر پوچھنے لگا حضور خدا کے واسطے بتایئے کہ آپ کہان تشریف لیگئے تھے سب تجھے داغ مفارقت دے گئے تھے فرمایئے تو یہہ کہان فرش سے اوٹہائے گئے رات بھر مین ملکہ حسن افروز سے شادی کرآئے آرام دل نے تمام ماجرا ابتدا سے انتہا تک محمود سے بیان کیا صنوبر کی آہ وزاری اور بیقراری کے ذکر مین شکوہ ترجمان کیا محمود نے کہا حضور مبارک ہو شگون اچھا ہوا لیکن جب خداوند کریم آپ کے مطالب برلائے روز فراق گئے شب وصال کی سحر آئے اوسوقت اپنے عہد وپیمان کے مطابق کیجیے گا اوس سوختہ آتش فراق کو بہی دم نہ دیجیے گا آرام دل نے کہا اے محمود فرد میسر ہو وصال یار ہمکو + بھلا ایسی کہان تقدیر میری ہے + ہان اگر خدا مجھکو در دلدار تک پہونچا دیگا میرے جیکا مقصد برآئیگا تو انشاءاللہ تعالی ایفاے وعدہ کرونگا اپنے قول پر ثابت رہونگا یہہ کہکر گھوڑے پر سوار ہوا رہبر محمود وفادار ہوا ایک روز چلتے چلتے دوپہر کے وقت آرام دل شدت گرمی سے آب آب ہوگیا تمازت آفتاب کی تاب نہ لاسکا بیتاب ہوگیا اتفاقاً اوس بیابان مین ایک باغ کا دروازہ نظر آیا شہزادہ گھوڑے سے اوتر آیا اور محمود سے فرمایا کہ اسوقت گرمی کی بڑی شدت ہے مارے پیاس کے بری حالت ہے چلو اس باغ مین جی بہلائین تھوڑا پانی پیکر تشنگی بجھائین محمود نے کہا حضور اس رہگذر دشت پر خوف وخطر مین خدا جانے کسنے یہہ باغ بنوایا ہے کون اسکا مالک ہے کسنے اسے تعمیر کروایا ہے واللہ اعلم کسی دیو یا جن کا یہ مسکن ہے یا کچھہ طلسمی کارخانہ ہے جلد یہان سے گذر کرنا چاہیے آپکو ابہی مسافت بعید طے کرنی ہے ایسے ایسے مقامون سے حذر کرنا چاہیے سعدی در بیشہ گمان مبر کہ خالیست + شاید کہ پلنگ خفتہ باشد + اور جو تشنگی غالب ہے دل فردوس منزل پانی کا طالب ہے تو آگے آبادی کا نشان ہے بستی کا گمان ہے وہان چلکر مقام کیجیے گا کہانا کہائیگا پانی پیجیے گا غرض محمود نے ہرچند دم دیا سمجہایا مگر شہزادہ کے مطلق خیال مین نہ آیا بے تکلف باغ مین داخل ہوا محمود نے بہی ساتھہ چہوڑا قدم اندر رکھتے ہی دروازہ باغ کا بند ہوگیا محمود نے آرام دل کو جہک کر سلام کیا اور کہا کہ شہزادہ دیکھہ آگے سمجہا اب بہی پہر چل جو ہونا تہا سو ہوا حافظ شیرازی علیہ الرحمہ نصیحت گوش کن نادان کہ از جان دوست تر دارند + جوانان سعادتمند پند پیر دانا را + آرام دل نے کہا کہ محمود عیاذاً باللہ بڑھاپے مین تیری تو عقل ماری گئی ہے مجہے بہی کیا خفقان ہوا ہے جو تیرے کہنے سے ایسی سیر چہوڑون اس فضا کی جگہہ سے منہ موڑون محمود نے کہا حضور بہت خوب چلیے اور تماشے دیکھیے آرام دل آگے بڑھا دیکھا کہ باغ بہت عمدہ ہے ہر روش پر سبزہ نودمیدہ سے فرش زمردین بچھا ہوا ہے ہر جگہہ ہر درخت اپنے اپنے موقع سے لگا ہوا ہے ایک طرف تختہ یاسمن شاہدان سیمتن کی یاد دلاتا ہے مقابل اوسکے لالہ زار اپنے سینہ بے کینہ پر ہزارون داغ کہاتا ہے ایک طرف نرگس شہلا بلبلون سے آنکھین ملا رہی ہے ایک جانب سنبل زار اپنے بل مین آپ ہے پیچ وتاب کہا رہی ہے کہین نافرمان کی شوخی پر صبا نے مارے طمانچون کے منہ نیلا کر دیا ہے کسی جگہہ

نیرنگ ساز عشق سے نے گل اشرفی کا رنگ زرد کیا ہے **قطعہ** گلون پر اس روش سے ہے پیچ سنبل + کہ جیسے عارض محبوبان پہ کاکل + ہر اک سو جلوہ گر تھے سرو و شمشاد + کہ جیسے جمع ہون خوشرو پریزاد + تر و تازہ بنفشہ اور ریحان + برنگ خط مشکین عنبر افشان + برنگ چشم فتان چشم نرگس + بہ از چشم غزالان چشم نرگس + اور مرغان خوش الحان کی صدا بلبلون سے پیچھے جا بجا باغ کے چارون کونون پر چار برج ہمسر گردون ڈوار اونمین جھرنا جاری ساونون بھادون کی بہار وسط باغ مین ایک تالاب بیچ مین اوسکے برج عقیق یمنی کا صدہا لعل بے بہا اور ہزارہا دُر یکتا جڑا ہوا فرش اطلس و کمخواب سے مرتب سجا سجایا اسباب ضروریات سے مرتب یہہ کیفیت دیکھکر **آرام دل** نے کہا **مرزا بیدل** خوش است سیر ولیکن ز دل دماغ کجاست + دل از گلی کہ تسلی شود بہ باغ کجا پھر آگے بڑھا ایک بارہ دری سنگ مرمر کی نظر آئی زربفت کے پردے گنگا جمنی چلمنین سرخ اطلس کا سائبان کھچا ہوا نیچے اوسکے ایک تخت سنگ مرمر کا بہت عریض و طویل بچھا ہوا مگر فرش فروش کے تکلف سے مبرّا جون صفحۂ قرطاس معرّا **آرام دل** بارہ دری کے اندر گیا دیکھا کہ ہر ایک دالان رفیع الشان ہمہ آسمان انجم شیشہ آلات سے آراستہ یاقوت ہیرا نیلم پکھراج زمرد لعل بدخشان سے ہر در و دیوار پیراستہ ہے نقش و نگار مین ہر سنگ بحیرت نقش اثر رنگ گل اور بوٹہ کی صفائی پر عقل مانی و بہزاد دنگ گلدستہ ہاے گلاب طاقون پر قرینے سے دھرے ہوئے شیشہ ہاے شراب کشتیون مین مے انگور سے بھرے ہوئے مسند زرنگار گرد اوسکے سلک دُر شہوار صدر دالان مین بچھی ہوئی ایکطرف پلنگڑی مرصع پر شبنم کی چادر کھچی ہوئی عطردان خاص پان خاصدان طلائی کشتیون مین اپنے اپنے موقع سے رکھے ہوئے دواوین اور قصہ ہاے عجیب و یادگار زمان کتاب دانون مین چنے ہوئے یہہ سب سامان تھا مگر کسی انسان کا کہین نشان نہ تھا **آرام دل** بارہ دری کی تیاری دیکھکر ششدر رہا ایسے باغ دلکشا اور مکان اعلےٰ کو خالی دیکھکر متحیر ہوا پھر وہ سبزہ زار بغیر دلدار دل و جگر مین نشتر ہوا تھوڑی دیر ادھر اودھر کی سیر کر کے عازم سفر ہوا اور یہہ شعر پڑھا **رند** سیر کی خوب چنے پھول بہت شاد رہے + باغبان جاتے ہین گلشن ترا آباد رہے + پھر گھوڑے پر سوار ہو کر تا در باغ آیا دروازہ کو اوسیطرح بند پایا ہرچند زور لگایا مگر نہ کھلا جب تو بہت گھبرایا محمود سے فرمایا کہ دروازہ کھولنے کی جلد کوئی تدبیر کرو اب ذرا نہ تاخیر کرو محمود نے کہا حضور مین نے تو پہلے ہی عرض کیا تھا کہ آپ ایسی سیر پر لعنت ہزار بار پڑھیے اس باغ کے گل و بوٹہ کو بدتر از خار سمجھیے آگے نہ بڑھیے مگر آپ نے نہ مانا جو مین سمجھا تھا وہی سامنے آیا اب اسوقت مین کیا کرون کہان جاؤن کس سے التجا کرون مگر ہان کسیکو تلاش کرنا چاہیے یونہین بے آب و دانہ اور بے گور و کفن نہ مرنا چاہیے الغرض **آرام دل** اور محمود ہر چہار طرف سراسیمہ و حیران اوس باغ کے باغبان کی جستجو کرنے لگے راہ ظلمات مین خضر کی تلاش، چارسو کرنے لگے آخر اسی دوا دوش مین قریب وقت شام آیا مگر کہین انسان کا نشان بھی نہ پایا جب شہزادہ نے دیکھا کہ اب کہین گریز کی راہ نہین کیجیے تو کیا کیجیے کوئی مقام پناہ نہین سمجھا کہ پیمانۂ عمر شراب حیات سے معمور ہوا ہے مین تنگ زندگی تھی رنج و الم صدمۂ دوری کہ ہر وقت ہمدرد تھا شکر خدا کہ دسم در ہوا

بر افسوس کہ وصال یار کی دلمین حسرت ہے آئینۂ دل مین بھی کدورت ہے حضرت اوستاد غالب ظلہ العالی
حیران ہون دلکو روؤن کہ پیٹون جگر کو مین + مقدور ہو تو ساتھہ رکھون نوحہ گر کو مین + بیخودی مین بھول گیا راہ کوی یار
ہر ایک سے پوچھتا ہون کہ جاؤن کدھر کو مین + آخر لاچار وہ دلفگار اور محمود غمگسار ایک درخت کے نیچے مایوس غم و
الم سے مانوس ہو کر بیٹھے آرام دل جب بہت بیقرار ہوا تو یہہ فرمایا اور اشکبار ہوا مصنف فرقت مین یہان
لبون پہ مری جان زار ہے + آ اے اجل کہ تیرا فقط انتظار ہے + القصہ دونو اوسی درخت کے نیچے بیٹھے
رو رہے تھے رہائی کی فکر مین غلطان پیچان ہو رہے تھے کہ ایک طوفان عظیم نمودار ہوا سیاہ آندھی اوٹھی گردش
مین گردون دوار ہوا دفعتًا وہ باغ اور مکان ہلا اور ہوا کے زور مین سوے آسمان چلا یہہ سانحہ دیکھکر محمود گھبرایا
آرام دل نے آنکھین بند کر لین غشی کا عالم ہوا کلیجہ تھرا گیا تھوڑی دیر مین وہ باغ پھر روبزمین ہوا دامن کوہ
قاف مین جاگزین ہوا شہزادہ نے آنکھہ کھولی دیکھا وہی مکان اور باغ ہے مگر صدہا دیو اور پریزاد اپنے اپنے
کاروبار مین مصروف ہین کوئی روشنی کی تیاری کر رہا ہے جھاڑ فانوس مین لال سبز بتیان لگاتا ہے کوئی فرش
درست کرتا ہے کوئی دیوارگیرون پر کنول چڑھاتا ہے دیو غل مچاتے ہین کودتے اور اوچھلتے ہین اور میوے
کھاتے ہین آرام دل کو جو حواس آئے نظر بچا کر محمود کو تو روش سے ایک تختہ مین گرا دیا اور خود بچالا کی
ایک درخت پر چڑھ گیا دیکھا کہ پہلے چند پریزاد شیشہ ہاے گلاب لیکر آئے اور تخت سنگ مرمر جو بارہ دری کے
صحن مین بچھا ہوا تھا اوسپر وہ گلاب چھڑکا پھر فراشون نے آکر اوسپر فرش بچھایا جابجا پھولون کے ڈھیر
لگا دیے ایک سمت صدر مین مسند تکیہ لگایا خواصون نے کشتیان شراب ناب کی رکھین قریب اوسکے تابین
گزک اور کباب کی رکھین شاہدان دلنواز اور مطربان خوش آواز آنکر جمع ہوے اپنے اپنے ساز درست کرنے
لگے تمام دیو اور پریزاد اپنے اپنے موقع اور مراتب سے جابجا دست بستہ کھڑے ہوے منتظر آمد سواری
چھوٹے بڑے ہوے کہ دفعتًا ایک تخت روان ہمراہ اوسکے ہزارہا پریان آسمان پر سے صحن باغ مین
نازل ہوا اوترتے ہی سب پریون نے گھیر لیا چارو طرف سے صداے بسم اللہ بلند ہوئی طبع ہر ایک خورسند
ہوئی اوس تخت پر سے ایک پری نہایت کم سن ازسرتا پا جواہر مین جڑی بڑے ناز سے اوتری مثنوی
ناز و انداز تازہ کرتی ہوئی + چلی ہر گام گل کترتی ہوئی + جو نہین اوسنی اوٹھائی رخسے نقاب + کھل گیا قصر
حسن کا ایک باب + سکو دھوکا ہوا کہ چاند ہوا + چاند بھی دیکھہ اوسکو ماند ہوا + سرخ رخسار جب نظر آیا +
لالہ نے داغ رشک سے کھایا + القصہ اوس بلقیس ثانی نے تخت پر جلوس فرمایا بزم عشرت کو غیرت کاشانۂ
عروس فرمایا زمرۂ پری کا طایفہ کھڑا ہوا ناچ گانے کا سماں بندھا اوسوقت اوس شہنشاہ حسن و خوبی نے اپنے
خواصون سے ارشاد کیا کہ ہمارا مہمان کہان ہے جلد جاؤ اور ہاتھون ہاتھہ لاؤ دیکھو تو اس پرستان کا سلیمان
کہان بنا ہے یہہ سنتے ہی پریون کو اوس یوسف ثانی کی تلاش ہوئی ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے جہان خراش ہوئی آخر جہان
شہزادہ بیٹھا ہوا تھا اوس درخت کے نیچے پہونچین شہزادہ کو دیکھتے ہی بفراست دریافت کر گئین کہ بیشک

یہی شخص تمہاری شہزادی کا مہمان ہے ورنہ اور آدمزاد کا اس مقام مین گذر ہونا کیا مجال ہے کیا جان ہے یہہ سمجھکر
جلد تر آرام دل کو اوس درخت پر سے اوتارا زیر قدم آنکھون کا فرش بچھایا مثل گل بازی کی ہاتھون ہاتھہ
اوس گلبدن کو بتعظیم تمام انجمن مین لا بٹھایا **مثنوی** نظر آیا جب وہ مہ چاردہ + اوٹھی پیشوائی کو وہ رشک مہ +
کہا آؤ صاحب بس اب کیا ہے دیر + کرو اپنے دیدار سے مجھکو سیر + رہی آج تک مین بہت خستہ حال + پریشان
و حیران و سرگشتہ حال + مگر خوش ہوا اب دل بیقرار + کرون شکر احسان پروردگار + توقف اگر اور ہوتا کہین
تو مین آپ لاریب آتی وہین + یہہ کہا اور جلدی پکڑا اوسکا ہاتھہ + برابر بٹھایا اوسے اپنے ساتھہ + یہہ سنکے
آرام دل متعجب چارو طرف دیکھنے لگا اور دلمین کہنے لگا کہ یہہ تو عجب ماجرا ہے کچھہ سمجھہ مین نہین آتا کیا قدرت خدا
ہے کہ ابھی تو ایک بند سے رہائی ہوئی ہے پھر قید فرنگ کا سامنا ہے الہی کبھی مین اس قید سے رہائی
بھی پاؤنگا یا یون ہین پریشان و سرگردان ہوکر اسی کشمکش مین مر جاؤنگا پری نے شہزادہ کو حیران دیکھکر حال
استفسار کیا پریشانی کا سبب دریافت کرنے مین بہت اصرار کیا آرام دل نے کہا صاحب مجھکو سخت حیرت
ہے کہ آپکو یہ تو معلوم ہوا کہ ایک شخص اس باغ مین ہمارا مہمان ہے مگر یہہ نسمجھا کہ کس جگہہ کا رہنے والا ہے
کون ہے کیون خستہ جان ہے پری نے کہا کہ یہہ تو ہم جانتے ہین کہ آپ شہزادہ والاتبار ہین شاہ چین آپکے
والد بزرگوار ہین سرزمین چین آپکا مقام ہے شہزادہ آرام دل آپکا نام ہے مگر یہہ سمجھہ مین نہین آتا کہ آپکا حال
پریشان کیون ہے چہرہ گلبرگ سے عشق کے آثار نمایان ہین ہر دم چشم گریان کیون ہے بہر خدا اس ماجرا
حیرت افزا سے جلد خبردار کیجیے حال اپنا کچھہ اظہار کیجیے مین بھی تو سنون اگر کوئی مرض ہو تو اوسکی دوا کرون
آرام دل نے جواب دیا جرأت دل کی خبر نہ پوچھو کچھہ آج کل عزیزو + کیا جانے دل کہان ہے دو چار دن سے
اپنا + صاحب ماجراے دل قابل بیان نہین ہے **فقرہ** رہیم ہین عالم میرس + یہی ایک جملہ ہے زیادہ بیان
کی تاب و توان نہین ہے اور رونے کا حال کیا پوچھتے ہو **سودا** بہنا کچھہ اپنے چشم کا دستور ہو گیا + دی تھی
خدا نے آنکھہ سو ناسور ہو گیا + یہہ سب باغ و بہار اپنی آنکھون مین بدتر از خار نظر آتا ہے حال دل بیان کرنے مین
خون ہوکے منہ کو جگر آتا ہے **درد** گل و گلزار خوش نہین آتا + باغ بے یار خوش نہین آتا + اے جنون جیب
مین تیرے ہاتھون + ایک بھی تار خوش نہین آتا + یہہ کہکر خاموش ہو گیا یاد چشم میگون جانان مین جھوم کر مست
اور مدہوش ہو گیا پری نے شہزادہ کے نحواے کلام سے دریافت کیا کہ بیشک کسیکا عاشق زار ہے کسی کے
تیر نگاہ کا فگار ہے جی کو سنبھال کر کہنے لگی کہ اے شہزادہ مین پردۂ قاف کے بادشاہ کی بیٹی ہون ملکہ ستمین میرا
نام ہے حسن و خوبی مین لاثانی ہون راجہ اندر بھی تابع فرمان بلکہ ایک ادنے غلام ہے ایام طفولیت مین اپنی بڑی
بہن کے ہمراہ تخت طاؤس پر سوار ہوکر واسطے سیر ملک چین کے گئی تھی ایوان شاہی مین تجھہ گل اندام کو خاص محل
کے بام پر دیکھا کہ زمرد کے چھپر کھٹ پر عجب انداز سے خواب ناز مین پڑا سوتا ہے اب اوسوقت مین کیا کہون
جو اوسدم میرا حال ہوا عشق نے دلمین گھر کیا جی نڈھال ہوا بڑی بہن کے سبب سے کچھہ بس نچلا خاموش ہو رہی

مگر دل پر جو صدمہ زیادہ ہوا تو مین بیہوش ہو گئی مصنف مجھسے جو لوناہ مقابل ہوا + مثل کتان ٹکڑے میرا دل ہوا
سیر جو کی لالۂ رخسار کی + داغ جدائی مجھے حاصل ہوا + میری بہن مجھے بیہوش دیکھکر گھبرائی ڈری کہ شاید کسی نے جادو
کیا ہو اسلیے جلدی سے انگشتری سلیمانی میرے ہاتھ مین پہنائی جب مجھے گونہ افاقہ ہوا بخود دیکھا سبب پوچھنے لگی مین نے
بہانہ کرکے کہا کہ اسوقت ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی چل رہی ہے مجھے نیند آ گئی تھی مین سو گئی خیر اوسوقت کی بات تو رفت
گذشت ہو گئی جب مکان پر آئی دن بھر جی بیچین رہا طبیعت بہت گھبرائی وہان سے آکر باغ مین ٹہلنے لگی گل و گلزار
کی بہار سے کچھ طبیعت بہلنے لگی آخر خدا خدا کرکے شام ہوئی دعا میری قبول بدرگاہ ملک العلام ہوئی اوسوقت
مین تنہا بذات خاص صرف ہمراہ ایک خواص تخت پر سوار ہو کر پھر اوسیطرف روانہ ہوئی وہان پہونچکر اوسی محل کے
بام پر اوتری چارو طرف تیری تلاش کی کہین نہ پایا بہت جستجو کی لیکن تو نظر نہ آیا لاچار مایوس ہو کر بادل داغدار
یہہ شعر آستانہ مبارک پر قلم مژگان اور شنجرف لخت دل سے لکھکر روبسوے خانہ ہوئی مصحفی اگرت حبیب باشد
بدرت رسیدہ باشد + چو ترا ندیدہ باشد چہ قدر طپیدہ باشد + الغرض تجھکو ندیکھا تو دل کو صدمہ کمال ہوا باغ ارم
مین پہونچی پھر تو یہہ حال ہوا کہ ہر روز بیتابی دل ستانے لگی ہر ساعت موت اپنے مزے چکھانے لگی ایک روز
تنہائی مین بیٹھی رو رہی تھی تیرے فراق مین بیقرار ہو رہی تھی ایک خواص نے عرض کی کہ حضور کسی طرحکا رنج والم
نکرین مین نے گردش سبع سیارہ سے دریافت کیا ہے کہ جس شخص کے آپ عاشق زار ہین جسکے واسطے حضور
بیقرار ہین انشاءاللہ تعالی چار برس مین اوس سے اور آپ سے ملاقات ہو گی جس امر کی حضور کے دلمین تمنا ہے
وہ بات ہو گی لیکن حضور فلانے مقام پر ایک باغ اور مکان کی تعمیر کا حکم دین اور بعد تیاری کے اوسکو عجائبات
اور طلسمات سے مرتب کرین وہ شخص چار برس کے عرصہ مین سرگشتہ بادیہ غربت اور آوارہ صحرا سے کربت ہو کر
اوس باغ مین آئیگا خوب سیر کرکے جب ارادہ جانیکا کریگا ہرگز جانے نہ پائیگا غرض اسے شہزادہ یہہ کلام
جب سنا اوسوقت باغ اور مکان کی تعمیر کے لیے مین نے حکم دیا جب باغ اور مکان میرے حسب دلخواہ تیار ہوا
دل بیقرار کو کچھ قرار ہوا اوس روز سے مین نے تنہائی اختیار کی امید وصال مین ایک ایک دن گنتے لگی رات دن
صدمہ فراق سے جان کھویا کرتی اور عالم تنہائی مین یہہ اشعار پڑھ کر رویا کرتی نسیم لکھنوی عالم کا تیرے
جہان بیان ہے + بیتابی دل جہان جہان ہے + زنجیر جنون کڑی نہ پڑیو + دیوانے کا پانون درمیان ہے
ذرہ کا بھی چمکیگا ستارہ + قائم جو زمین و آسمان ہے + جو داغ کہ مہر ہے فلک پر + دلمین میرا ابتلک نہان ہے
اے شہزادہ آخر خداوند کریم نے تجھ بت بیوفا کی صورت دکھائی خدا خدا کرکے آج جی کی مراد پائی اب مین دیکھتی ہون
کہ تو بھی کسی گلبدن کا بلبل زار ہے معلوم ہوتا ہے کہ خدنگ عشق سے سینہ فگار ہے حضرت اوستاد غالب
ہوئی جنسے توقع خستگی کی داد پانیکی + وہ ہمسے بھی زیادہ کشتۂ تیغ ستم نکلے + اب بہر خدا چندرے یہان کرم فرمائیے
پرستان کی سیر کیجیے یہان کی چیزین کہائیے بالتفصیل حال بیان کیجیے اور جب تک ہم نہ کہین جب تک یہانسے
نہ جائیے پریون کے ساتھ مزے اوڑائیے وصل سے کامیاب ہونا تمناے جان جہان کا

اور رخصت طلب کرنا آرام دل عازم کوے جانان کا پلا ساقیا جام آتش لباس + کہ دلکو
ہے میرے ہوس بیقیاس + عروج طبیعت دکہاؤن تجھے + نیا ایک قصہ سناؤن تجھے +
محرران جادو نگار و راقمان فسونکار لوح قرطاس پر نقوش بیان داستان یون مرتسم فرماتے ہین کہ جب آرام دل
نے یہہ قصہ سنا نہایت حیران ہوا جی مین کہنے لگا یک نشد دو شد یہہ تو بلا کی طرح پیچھے پڑی اب مین کسطرح اسکے
دام سے رہائی پاؤنگا ملک فارس تک کیونکر جاؤنگا سوا اسکے یہہ پری مین انسان دیو اسکے تابع فرمان اب
سوا سچ بولنے کے چارہ نہین بے مرضی اسکے یہانسے رہائی غیر ممکن ہے کوئی سہارا نہین یہہ سمجھکر تمام و کمال احوال
ماضی و حال اپنا آرام دل نے اوس بدر کامل سے ظاہر کیا اوس سوختہ آتش محبت کو ملکہ حسن افروز کے
عشق سے ماہر کیا سیمتن پری جب سب حال سن چکی تو مخاطب ہوکر بولی کیون حضور ذرا انصاف کیجیے تقصیر میری
معاف کیجیے کہ ہم تو آپ پر اپنی جان فدا کرین اور آپ بے دیکھے اورکا دم بہرین صاحب ہمنے چار برس
کامل تمہارے فراق مین صدمے اوٹھائے رات دن دعائین مانگین اور تمہارا یہہ کلیجہ کہ ایسا کلمہ زبان پر لائے
ہوا افسوس اگر ہم جانتے کہ آپ ایسی بیوفائی کج ادائی کرینگے تو کیون آپ پر جان نثار کرتے دربدر خاک چہانتے پہرتے
جرات جستجو مین دلکے بہلانے کے جی کہونا پڑا + جو ہنسی کی بات تہی سو اوسکا اب رونا پڑا + سچ تو یہہ ہے
بے جگہہ ربط اندنون پیدا کیا + سوچ ہر دم ہے یہی ہمکو کہ ہمنے کیا کیا + آرام دل نے کہا صاحب کیا دشمنون پر
مصیبت پڑی ہے جو ٹہنڈی ٹہنڈی سانس بہرتی ہو ہر گہڑی نالے کرتی ہو سیمتن نے کہا لا ادری ہم
ترے واسطے مجنون بہی ہوئے + مورد گردش گردون بہی ہوئے + ظلم کے گرچہ سزاوار نہ تہے + پر ترے
عہد مین ہم یون بہی ہوئے + تو ملے غیر سے اور یہان میرے + مفت مین دیدہ و دل خون بہی ہوئے
اے شہزادہ تو جانتا ہے کہ مین اس پرستان کے بادشاہ کی دختر ہون مجھے سب طرحکی قدرت ہے اگر مین اپنی
سخن پروری کرون تو تجھے ہرگز نجانے دون لیکن کیا کرون کہ تو میرا محبوب ہے ہر ادا تیری میرے دلکو
مرغوب ہے اور دنیا مین سبہون نے اپنے معشوقون کی ناز برداری کی ہے دین و دنیا دونو سے گذر گئے
ہین ظلم سہتے سہتے مر گئے ہین اسلیے تیرا جور و ستم اپنے نزدیک کرم سمجھتی ہون تیری رضا اپنی جان شیرین پر مقدم
سمجھتی ہون بہر کیف آج کی شب یہین آرام کر میرے زخم دل کا مرہم وصال سے التیام کر صبح جو کہیگا تو بجا
لاؤن گی یا تجھکو وہان پہونچا دونگی یا حسن افروز کو جسکا تو دیوانہ ہے یہان لے آؤن گی اس گفتگو سے آرام دل
کے چہرہ کا رنگ اوڑ گیا خوف سے ڈرا اور سوچا کہ مبادا یہہ پری طیش مین آکر مجھے گرفتار بلا کرے ایسا نہو کہ
جادو کردے پہر یہہ خیال کیا کہ آخر یہہ بہی تو شہزادی ہے بہولی بہولی شکل وضع سادی سادی ہے علاوہ اسکے
تمپر مرتی ہے تمہارے اوپر اپنی جان فدا کرتی ہے آؤ آج یہین گذر کرو ہونی ہو سو ہو آجکی شب اسیجا سحر کرو
یہہ تصور کر سیمتن پری سے کہا کہ صاحب مین تمہارا تابعدار ہون جو ارشاد ہو بجا لاؤن مگر اتنا امیدوار ہون کہ صبح کو مجھے
نہ روکیے گا جاتے وقت نہ ٹوکیے گا یہہ کہا اور بقول حسن پکڑ ہاتہہ مسند پہ کہینچا اوسے + محبت کر رشتہ مین اینچا اوسے

ملکہ سمتین کہ پہلے ہی شہزادہ کے ہر ایک ادا پر فدا تہی اس بیباکی پر اور بہی مرگئی تمناے وصال اور بہی زیادہ ہوئی
چادر شرم و حیا سر سے اوتر گئی بست ہوکر بلائین لینے لگی سینہ بسینہ لب بلب ہو کے بیشمار بوسہ دینے لگی خواجہ
حیدر علی آتش مرحوم بے گنتی بوسہ لینگے رخ دلپسند کے + عاشق ترے پڑہے نہین علم حساب کو +
یہہ کیفیت دیکہکر سب پریان وہان سے ہٹ گئین کچہہ درختون مین جا کے چہپین کچہہ کمرہ کے دروازہ مین چہپ گئین
فقط ایک خواص باقی رہی جو اس حال سے خبردار تہی محرم اسرار تہی وہی ساقی رہی یہان تو یہہ صحبت تہی اور وہان
یہہ کیفیت تہی کہ جب سے محمود گرا تہا اوسے کچہہ خبر نہ تہی بیہوش پڑا تہا چند پریان جو اوسطرف جا نکلین دیکہتے
کیا ہین کہ ایک شخص اندہا نشہ اسی برس کا سن و سال سر اور ریش کے سفید بال سبز عمامہ سر پر عباے عنابی در بر
خضر صورت پیشانی پر نماز کا گٹا بظاہر مردہ کی شکل مگر اچہا ہٹا کٹا ایک درخت کے نیچے بیہوش پڑا ہے
پریان دیکہکر متعجب ہوین باہم کہنے لگین کہ دیکہو اس باغ مین سواے شہزادہ کے اور کون ایسا ہے جسکا یہان
گذر ہوا یہہ انسان بہی کیسا پیر نابالغ ہے کہ اسکو کچہہ اپنے جان کا نہ خطر ہوا آخر ایک جو اون سب مین کڑے دلکی
تہی آگے بڑہی اور محمود کا ہاتہہ پکڑ کر اوٹہانے لگی اوسکو جو ہوش آیا آپکو ملک الموت کے پنجہ مین پایا سمجہا کہ قضا
آن پہونچی شہزادہ کو خدا جانے کیا کیا اب ہماری بہی جان نہین بچتی یہہ سمجہکر عاجزی سے کہنے لگا کہ مین اوس شہزادہ
کا نوکر ہون جو اس باغ مین آیا ہے غرض سب پریان محمود کو بیچ مین گہیرے ہوئے جہان آرام دل اور ملکہ
سمتین بیٹہے ہوئے اختلاط کر رہے تہے لیکر آئین سمتین محمود کو دور سے دیکہتے ہی شہزادہ کے پیچہے چہپ گئی
اور پوچہنے لگی کہ یہہ کون ہے آرام دل نے کہا صاحب یہہ ہمارا یار غمخوار جان نثار ہے اس مصیبت مین اس نے
ساتہہ دیا ہے یار وفادار ہے یہہ کہہ رہا تہا کہ محمود آیا پہلے تو ملکہ سمتین کے حضور مین آداب بجا لایا پہر آرام دل
کو تسلیمات کر کے قدمبوس ہوا اور ایکطرف لب فرش مودب بیٹہہ گیا پر اونے حال محمود کی بیہوشی اور راز خود فراموشی
کا حضور مین ملکہ سمتین کے عرض کیا پری اوسکی باتون کو سنکر زیر لب مسکرائی اور دیر تک اوس سے ہنستی
رہی جب رات بہت گذری محفل راگ رنگ برخاست اور بزم عیش و نشاط آراستہ ہوئی ملکہ سمتین نے خواص کو اشارا
کیا کہ جلد جام و صراحی لا اسحر ساقی بزم کے دور یہہ موسم ہے غنیمت + پیری مین جوانی کے مزے یاد کرینگے +
بحجرد ایماے ملکہ اوس پری نے ایک جام بادہ گلفام سے لبریز کر کے شہزادہ کو دیا آرام دل نے وہ ساغر
سمتین کو پلایا اور دوسرا جام اوسکے ہاتہہ سے آپ پیا محمود تو ایک ہی پیالہ مین بیہوش ہوگیا پہر تو یہہ کیفیت ہوئی
کہ سمتین نشہ شراب سے بیخود ہوکر آرام دل کی گود مین گر پڑی شہزادہ نے جی مین کہا کہ واقعی یہہ پری تمہاری
عاشق ہے اور سچ تو یون ہے کہ صحبت کے بہی لایق ہے عالم شباب ہے اوٹہتی جوانی ہے چلو مزے
کرو یہی لطف زندگانی ہے الغرض آرام دل نے پری کو گود مین اوٹہا لیا اور بارہ دری کے اندر جا کر
چہپر کہٹ مین لٹا دیا جگانے کے لیے گدگدیان کین آوازین دین چٹکیان لین آخر جب خوب ملا دلا گدگدایا تو ذرا
ملکہ کو ہوش آیا آنکہہ جو کہولی وصال یار سے بغل گرم پائی یاوری بخت اور فرط محبت سے باغ باغ ہوگئی

پہولون نہ سمائی پہر ادہی حالت مستی و سرور مین آرام دل سے کہنے لگی کیون جی مین اگر صبح کو تمہین نہ جانے دون تو تم
کیا کرو ع ذرہ انکا مجہے جواب تو دو آرام دل نے کہا صاحب اگر یہی ارادہ ہے تو ہمین کیا چارہ ہے کسکا اجارہ ہے
ع ہرچہ آید بر سر فرزند آدم بگذرد + مین حاضر ہون پہر درویش بر جان درویش اور اسکا مین کیا جواب دون مگر اتنا سمجہ لو
کہ اگر عہد شکنی پر کمر باندہوگی تو مجہے زندہ نہ پاوگی باور ہے کہ بہت پچہتاوگی یہہ کہتے ہی خیال جانان مین آنکہون سے آنسو گر پڑے
ستمین پری نے بلائین لیکر کہا کہ مین تو ہنستی تہی تمہین محک امتحان پر کستی تہی کہ دیکہون تم کتنے ہو دل کے کرے ہو
یا بودے ہو شعر ذرا سی بات مین رنجیدہ ہوگئے صاحب + عبث ہے رونا اجی دیکہو وہ ہنسی آئی + یہہ کہکر
ہم آغوش ہوئی نشۂ شہوت سے بیہوش ہوئی مثنوی بدن یار سے بدن جو ملا + مستیون نے دکہایا اور مزا
+ گال رگڑے تو ہونٹ چوسے کبہی + لیے گردن کے خوب بوسے کبہی + مزا پایا جوبون جوانی کا + اور گیا رنگ
لن ترانی کا + آرام دل اگرچہ فراق محبوب وصال نامرغوب سے بیچین ہو رہا تہا مگر نہ رہ سکا اور مست بادۂ انبساط
ہوکر شراب وصل پینے اور پلا نے لگا مثنوی پہر تو دونون طرف کی لذت تہی + ایک امنگون پہ کیا طبیعت تہی +
کہل گئے دل جو رنگ وصل بندہا + دونو جانب سے خوب پیار ہوا + آخر ایسی گاو زوریان ہوئین کہ دونو تہک گئے
شربت وصل پیتے پیتے جہک گئی اس عرصہ مین سپیدۂ صبح نمودار ہوا ستمین پری کا جی بیقرار ہوا آرام دل حمام
مین گیا وہان سے آیا محمود کو جگایا محمود نے کہا کہ حضور اب آپکا تو پری سے وصال ہے ملک فارس جانا امر محال ہے
سبحان اللہ حضور بہی کیا چیز ہین یا تو باین شور اشوری یا باین بے نمکی خیر شکر خدا کہ اب آپ کی طبیعت کچہہ بہل گئی
ایک شغل پیدا ہوگیا ہے ذرا سنبہل گیے ہے آرام دل نے کہا محمود مصلحت وقت یہی تہی جو ہمنے کیا ہے
اے عزیز اوس نے رخصت کے لیے قسم سلیمان علیہ السلام کی کہائی ہے مجہے قول دیا ہے اگر ہم ایسا نکرتے
تو تم یہان قید مین جان سے گذر جاتے کبہی رہائی نہوتی تڑپ تڑپ کر مرجاتے یہہ کہکر شہزادہ ستمین کے پاس آیا
اور کہا کہ اب رخصت پری نے جواب دیا صاحب رخصت چہ معنی دارد تمنے سنا نہین نسیم لکہنوی آتا ہو
تو ہاتہہ سے نہ دیجے + میر اس مصرعہ پر عمل ہے تمہارے دماغ مین تو خلل ہے شہزادہ نے کہا نسیم لکہنوی
جاتا ہو تو اوسکا غم نکیجے + یہہ مصرعہ عمل کے لائق ہے اوس سے فائق ہے ستمین بولی کہ چہ خوش میرے
آپکے جو عہد و پیمان ہوا ہے اوسکو وفا کرتی ہون ایکدم توقف کرو ملکہ حسن افروز کو یہان لاکر تمہارا کلیجہ ٹہنڈا
کرتی ہون آرام دل نے کہا بس خدا کے واسطے آپ اتنی تکلیف نہ کیجیے مجہکو بہ یک بینی و دو گوش یہان سے
رہائی دیجے صاحب ذرا خیال کرو کہ مین نے جو اپنا گہر بار چہوڑ کر سلطنت کو خاک مین ملایا تو کیا اس واسطے
کہ آپ کے پاس بیٹہہ رہون اور مزے کرون جسکے واسطے سرگردان ہوا ایک عالم کی خاک چہانی خستہ و پریشان ہوا
اوسکو اس حکومت سے بلوالون یہہ تو عاشقی نہوئی رنڈی بازی ہوئی محبت نہوئی جعلسازی ہوئی ستمین نے کہا
صاحب اتنی مشقت اوٹہاتے ہو منزلون بیکار جاتے ہو اگر کہو تو ابہی یہین بیٹہے بیٹہے تمہارے معشوق کو
بلوالون آرام دل نے کہا ذرا اتنا تو سمجہو کیا ہم اتنے نہ تہے کہ شاہ فارس سے بذریعہ نامہ و پیام درخواست

اپنی شادی کے کرنے مگر اپنا جی ہے اسپر حکومت نہین چلتی یہ عاشقی ہے یہان کسے کے دل نہین لگتے اب مین تمہارے
روکے کب رکتا ہون ہزار کہو مین کب سنتا ہون مجھے اپنے معشوق کو یہان بلوانا منظور نہین معاف کیجے آپکو اسقدر تکلیف کرنا
کچھ ضرور نہین ہے سیمتن پری نے دیکھا کہ شہزادہ بگڑ بیٹھا اب کسی طرح نہ ملنے کا منع کرون گی تو خوب چھٹنے گی زیادہ کچھ بولون گی
تو دشمنون کے جان پہنچے گی مصنف مثنوی ہے زبس اسکو عشق کا آزار + شب فرقت نے کردیا ہے نزار + اب نہ کچھ تم
زبان سے کہنا + دکھ جو ہون ہجر کے وہ سب سہنا + عقل زائل ہے ہوگیا ہے خبط + آج کل ہے اسے جنون سے ربط +
جیب و دامن کہین نہ چاک کرے + نہ کہین آپکو ہلاک کرے + فدا تو ہو ہی رہے تھے عاشق تھے علاوہ اسکے اپنے قول کے
بھی صادق تھے کہنے لگے کہ اچھا ہم آپکو اس شرط سے جانے دیتے ہین ایک بات کی قسم کھاؤ تو یہان سے قدم اوٹھانے
دیتے ہین کہ جب آپ اپنے ملک کیطرف مع الخیر والعافیۃ مراجعت فرمائین تو ہم سے پھر اسی باغ مین ملاقات کرین اور ہمین بھی
اپنے سلک زوجیت مین لائین آرام دل نے کہا ہان یہ بات مجھے بدل وجان قبول ہے اس امر مین آپکا اتنا مبالغہ محض
فضول ہے مین قسم کھاتا ہون کہ جب میرا مقصد حاصل ہوگا تو انشاءاللہ تعالے تم بھی فائز المرام ہوگے اگر میرے جیکی
آرزو بر آوے گی تو خدا نے چاہا یہ بات بھی بخوبی انجام ہوگی سیمتن نے کہا کہ دیکھو تم قسم کھاتے ہو خدا کو شاہد درمیان لاتے ہو
ذرا اپنے قول پر ثابت قدم رہنا ورنہ وعدہ خلافی کی سزا خوب پاؤ گے میرے ہاتھ سے بچکر نجاؤ گے اچھا سید
محمد خان رند بس اب آپ تشریف لیجائیے + گذرتی ہے جو کچھ گذر جاے گی + طبیعت کو ہوگا قلق چندروز + ٹھہرتے
ٹھہرتے ٹھہر جاے گی + مگر محمود کو میرے پاس چھوڑ جائیے کہ یہی شخص ملکہ حسن افروز پر عاشق ہونے کا باعث ہے
اور اسوقت بھی آپکو ترغیب دیکر نے لے چلا ہے اسکی یہی سزا ہے کہ یہان باغ کے ایک گوشہ مین بٹھہارہا کرے اپنے جورو
کے فراق مین جلا کرے تا اسکو بھی معلوم ہو کہ فراق محبوب اسے کہتے ہین اور عاشق اپنے معشوقون کے اسطرح دکھ سہتے ہین
یون بیقرار رہتے ہین قطعہ معلوم تو ہو ہجر کے صدمون کی حقیقت + گذری ہی بہت عیش سے اب یاد کرین گے + تم جاؤ
بس اب ہمسے نہ اسمین کرو اصرار + چھوڑا اسے ہمین انکو نہ آزاد کرین گے + محمود یہ غضبناک گفتگو پری کی سنکر لرز گیا جی کڑا
کرکے کہنے لگا کہ حضور اگر فدوی کو پہلے سے آپکے تعشق کا حال اپنے شہزادہ کے ساتھ معلوم ہوتا تو اپنے آقا کو آپ ہی کی ملاقات
کی نہ ترغیب دیتا اس خدمت کے صلہ مین حضور سے خوب انعام لیتا مگر افسوس مین بڑا بدنصیب ہون کہ اس مضمون سے
نہ خبردار ہوا آج اپنے آقا کا ساتھ کرکے حضور کے نزدیک دشمن ٹھہرا تقدیر کا سزاوار ہوا سیمتن نے کہا کہ جو کچھ ہو سو ہو مگر
تجھے اب نجانے دون گی تو جتنا جی چاہے غل مچا لیکن مین ایک نہ سنون گی محمود نے کہا حضور زہے نصیب اور خوشا طالع
میرے کہ آپ مجکو اس التجا اور تمنا سے اپنے پاس رکھین اور زہے تقدیر میری کہ حضور مجھے اس باغ مین رہنے کی
اجازت دین اس محبت پر بھی اگر مین درخواست جانے کی کرون تو بڑا بدنصیب ہون گستاخی معاف بقول شخصے لا علم
جب کہ ہم تیرے آستان سے گئے + ہمنے جانا کہ دو جہان سے گئے + ملکہ سیمتن محمود کی ان حرکتون اور تمسخر کی
باتون سے دلمین مارے ہنسی کے لوٹی جاتی تھی مگر ہنسی کو ضبط کرکے کہنے لگی کہ لو صاحبو اور سنو چونچلے کی خوبی دیکھو ان
شیرین باتون سے کوچۂ عشق مین آپ کا بھی فرہاد نام ہوا منھ مین دانت نہ پیٹ مین آنت حضرت بھی ہماری محبت کا

دم بہرتے ہین **شوق** تا کہ مشہور ہون ہزارون مین + ہم بھی ہین پانچوین سوارون مین + ارے لوگو **ع** مینڈکی کو بھی لوزکام ہوا + ہان کوئی ہے کہ اس نامعقول کو اس سوء ادبی کی سزا دے یہ سنتے ہی وس ہیس دیو محمود کیطرف جہپٹے پری نے اشارہ سے منع کیا اور نظر کرم سے دیکہکر دفع کیا **آرام دل** نے کہا صاحب ہم سنا کرتے تہے کہ لیلی گُتا سے پیلے پیارا ہوتا ہے عاشق کو کوسی کے دیکہہ لینے کا سہارا ہوتا ہے مگر یہان تو ہم نئی رسم دیکہتے ہین کہ اس نوبت مین ایک ہمارا آدمی ہے اوسکے سب دشمن ہین یہان تک کہ جب آپکا اشارہ پاتے ہین تو دیو بہی لپک لپک کر آتے ہین سمین نے کہا صاحب بخدا یہ تمہاری خاطر ہے کہ مینے اسکو چہوڑ دیا ورنہ یہ اس بیحیائی اور گستاخی کا خوب مزا چکہتا پہر کبہی ایسا نہ بہکتا یہ کہکر انگشتری حضرت سلیمان علیہ السلام کی **آرام دل** کی انگلی مین پہنا دی اور کہنے لگی کہ اب تمپر کسی طرح کا جادو اثر نکریگا پہر سفید دیو کہ سردار سب دیو نکا زرد دست بستہ کہڑا تہا اوسکے سر مین سے پانچ چار بال توڑ کر شہزادے کو دئے اور کہا کہ جسوقت تمکو کوئی کار مشکل یا کوئی امر الیسا در پیش ہو کہ جسکے انجام کے لیے پس و پیش ہو اوسوقت تم ایک بال کو اس مین سے دونو سرے پکڑ کے کہینچنا یہ دیو تمہارے پاس حاضر ہوگا جو حکم دوگے بجا لائیگا اگر کچہ عذر کریگا تو خوب سزا پائے گا القصہ **آرام دل** کو یہ سب مراتب سمجہا کر پری نے دیو سے فرمایا کہ جہان سے اس باغ کو لایا ہے پہر وہان پہونچا دے اور یہ غزل پڑہی **مصنف** اے مرے دلربا خدا حافظ + چہوڑ کر مجکو جا خدا حافظ + تیرا ضامن ہے ضامن و ثامن + ساتہ مصطفی خدا حافظ + بیٹہہ جیسے کہاتا ہے مجکو + یونہین منہہ بہی دکہا خدا حافظ + مجکو بتا اب چہوڑ سے جاتا ہے + اے میرے مہ لقا خدا حافظ + تیری فرقت مین دیکہیئے کیا ہو + آسکے کیا بلا خدا حافظ + تو نے مجہسے تو بیوفائی کی + خیر اے بیوفا خدا حافظ + جس جگہہ جاے تو معین اللہ + گہر مین سر مین سدا خدا حافظ + اے **سخن** اب گلے لگا کے مجہے + تو بہی کہہ لے ذرا خدا حافظ + شہزادے نے بہی کہا خدا حافظ اور دیون نے آسمان کیطرف ہاتہ بلند کر کے ایک آواز دی کہ سارا مکان ہل گیا پہر وہی تاریکی اور طوفان ہوا کا زور شور وہی سب سامان نظر آیا مگر جہان پری اور **آرام دل** اور محمود تہے وہان یہ سب آثار نہ موجود تہے تہوڑی دیر مین وہ باغ اور مکان جہان پہلے نصب تہا قائم کیا گیا اور شور و غل موقوف ہوا سمین پری نے شہزادہ سے کہا کہ حضور اب بسم اللہ کیجے دیر لگانے جسطرف سے آپ آئے تہے وہی راہ موجود ہے پہر ملانے والا وہ معبود ہے **صغیر** جیسے جاتا ہے بتجہے یار خدا پہر لاتے + تجکو اللہ بت ماہ لقا پہر لائے + پہر پری نے شہزادہ کو گلے لگا کر رخصت کیا اور محمود سے کہا کہ اچہا بہائی تم بہی جاؤ مگر خبردار میرے شہزادہ کا ساتہ نچہوڑنا ورنہ خوب مزا چکہوگے ذرا اسکو خوب سمجہہ لینا محمود نے دونو ہاتہون سے سلام کر کے عرض کی کہ حضور کیا مقدور جو کبہی اپنے آقا سے جدا ہون اگر اسمین ذرا اختلاف ہو تو بیشک لائق سزا ہون یہ کہکر گہوڑے حاضر لایا **آرام دل** سوار ہوا ہمراہ وہی محمود وفادار ہوا سمین پری تا در باغ پہونچانے آئی جو نہین شہزادہ نے پیٹہہ موڑی پری آنکہون مین آنسو بہر لائی مگر کیا کرے مجبور تہی کہ خاطر محبوب ہر نوع منظور تہی غرض **آرام دل** پری سے رخصت ہو کر ملک فارس کو روانہ ہوا یہان محفل کا تمام برہم کارخانہ ہوا سمین اوسیوقت با چشم گریان و دل بریان تخت پر سوار ہو کر کوہ قاف مین داخل ہوئی شب و روز غم کہا کہا کے بسر کرنے لگی شہزادہ کے عشق مین مثل ہلال کاہیدہ وہ بدر کامل ہوئی تمام باغ سنسان ہوگیا مسکن زاغ و بوم وہ مکان ہوگیا بانو وصال طالب

و مطلوب سے ہر چند وانس بہولون نہین سماتا تھا نہال تھا پھر غور کرکے جو دیکھا تو گویا خواب تھا یا خیال تھا دنیا جاے دید ہے کبھی وصال یار کبھی فراق دلدار دونو توام ہین مگر شب وصال گویا عاشقون کو صبح عید ہے فراق کے نام سے صدمہ ہوتا ہے دلبر الم ہین ہجر یار اگرچہ نہایت جان گداز ہے مگر سچ پوچھیے تو کچھ اسمین مزا ہے لا اعلم جو مزا انتظار مین پایا + نہ کبھی وصل یار مین پایا + وزیر +

صد چاک ہو وہ دل کہ جو درد آشنا نہو ہوے وہ آنکھ جس سے کہ آنسو گرا نہو

داستان بیقراری صنوبر شہزادی اور اوس شاہد باطن کی ستمگاری پھر چند سوال صنوبر سوختہ جگر کے شہزادہ سیاہ فام سے اور لاجواب ہونا اوسکا اوس کلام سے اور آشکار ہونا حال آرام دل کا

اوٹھا ساقیا ساغر میکشان + کہ پھر چھیڑون گذری ہوئی داستان + پلادے پھر ایک ایک جام شراب + کہ بیخود ہون سب اور نہ دین کچھ جواب + وہ کیسی تھی شادی کہان کا وصال + نہ حاصل ہوا کچھ بجز انفعال + مصنف خاکسار او رخامہ جگر افگار حال صنوبر عاشق زار یون رقم کرتا ہے کہ جب صنوبر پری پیکر شہزادہ آرام دل سے رخصت ہوکر دایا کے ساتھ محل مین تشریف لائی وہ آنا کیا تھا گویا اوسکے سر بلا آئی آتے ہی منہہ لپیٹ کر چھپر کھٹ مین لیٹ رہی مگر چپکے چپکے روتی رہی آنسو سے منہہ دہوتی رہی دل ربا کہ محرم راز تھی خیر خواہ جان باز تھی چھپر کھٹ کے پردے گرا کے پاس بیٹھہ گئی اور پنکھا جہلنے لگی جو کوئی پوچھتی کہ دلہا دلہن کہان ہین تو اون سے کہتی کہ ارے چپ رہو بیگم صاحب تمام رات جاگی ہین جی اچھا نہین ہے رات بھر راحت نہین ملی ہے ابھی آنکھہ لگی ہے دو گھڑی سو رہنے دو آنکھہ لگنے کا نام جب صنوبر کے گوش زد ہوتا بے اختیار کلیجہ مین درد ہوتا اپنے حال کو خیال کرکے چیخین مار مار کے رونے کو جی چاہتا مگر کیا کرے افشائے راز کے سبب ضبط کرتی تھی جو زیادہ بیچین ہوتی تھی تو در پردہ آنسوون سے ربط کرتی تھی **فرد** جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہو + یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہو + یہان تو اوسکو اتنی ہی بات غنیمت تھی کہ سونے کا بہانہ تھا وہان لوگون کو ریت رسم کی پڑی تھی اور ہی کارخانہ تھا یعنے زنانی مجلس محلین آراستہ ہوتی تھین سمدہنیں آکر مجلس مین بیٹھین ڈومنیان گانے لگین اتنے مین غل ہوا کہ دولہا محل مین آتا ہے یہ سنکے جتنی چھپنے والیان تھین چارون طرف کوٹھون پر چڑہگین کچھ پردہ مین چھپ چھپ کے دیکھنے لگین جو ذرا بیچیاں تھین وہ وہین اڑگین دیکھتے کیا ہین کہ ایک لنگا حبشی کیصورت مہادیو کی مورت سر گنجا ہاتھہ ٹنڈا پانون سے لنگڑا سر مین بڑے بڑے گڑہے عمیق انسان تھا یا بچہ شیطان غرض نطفہ ناتحقیق **شعر** شتر لب غول منظر خوک دندان خرس پیشانی + تصدق میشود ہر دم براو غول بیابانی **نسیم لکھنوی** دانت اوسکے گورکن قضا کے + دو نتھنے رہ عدم کے ناکے + زنبور سیاہ خال اوسکی + برگد کی جٹائین بال اوسکے + دو چار خواصون کے بیچمین کہ خاص اوسے کیطرف کی تھین جریب کے سہارے سے زمین پر پانون سے اٹو کرتا ہوا اس لنگڑے پن پر لبنے لبنے قدم رکھتا ہوا آکر مسند پر اپنی مان کے پاس بیٹھہ گیا اس ماجراے حیرت افزا او رسانحہ ہوش ربا سے ساری محل مین ایک تہلکہ عظیم واقع ہوا کسی نے زانو پیٹ کر کہا کہ ہے ہے یہ لوگو یہی ہماری شہزادی کا دولہا ہے کوئی بولی نہین ری دیوانہ معلوم ہوتا ہے راستہ بہولا ہے کوئی رو کر کہنے لگی کہ ہاے یہی کمبخت ہماری بیگم کے

نصیب مین لکہا تہا کسی نے کہا اسمین کسکا اجارہ ہے اونکی تقدیر مین یونہین ہونا تہا ایک نے کہا ہمین ہم تو سنتے تہے کہ حضرت جہان پناہ بارات کے روز دولہا کے یہان تشریف لے گئے تہے اور دولہا کو اپنے آنکہہ سے دیکہکر بہت خوش ہوتے تہے مگر ماشاء اللہ وہ تو برعکس اوسکے ظہور مین آیا سب لوگون کو کیا خیال تہا اور کیا ہوگیا ادہر تو یہ غوغا تہا اور اودہر یہ سانحہ برپا تہا کہ بیگم صاحبہ نے جو داماد کی شکل دیکہی پہلے تو خوف سے ڈری پہر سمدہن سے پوچہنے لگی کہ کیون بی بی یہی آپ کے صاحبزادے ہین جنکے ساتہ میری لڑکی کے ساتہ شادی ہوئی ہے وہ یہی شہزادے ہین پہر کہا لوگو بتاؤ کہ میری بچی کہان ہے دلربا نے کہا حضور یہان چہپر کہٹ مین آرام کرتی ہین بادشاہ بیگم نے کہا مجہے ہرگز اعتبار نہین تم لڑکی کو کمرہ مین لے جاؤ اور دالان مین قفل لگاؤ دلربا شہزادی کو دوسرے کمرہ مین لے گئے دو چار خواصون کو حفاظت کے واسطے اپنے پاس رکہا اور مکان کو مقفل کردیا صنوبر جب تک باہر رہی جان دینے پر برابر مستعد رہی اپنے جیمین سمجہے ہوئے تہی کہ اگر ذرا بہی اوس مردود کیطرف سے کسی امر مین سبقت ہوئے تو فوراً آنکو ہلاک کرون گی اس بکہیڑے کو پاک کرون گی کہ نہ ہم ہون گے نہ فلک کے جور و ستم ہون گے مگر جب جاسے محفوظ مین آنکو دیکہا شکر خدا کیا اور کہا کہ دلربا دیکہئے کیا فتور برپا ہوتا ہے آماجان اون بدبختون سے اسقدر الجہی تو ہین لیکن خدا خیر کرے دیکہئے کیا ہوتا ہے اور ہماری آبرو کا تو خدا حافظ و نگہبان ہے کیون کہ ہم تو پہلے ہی اپنی جان اوس جان جہان پر تصدق کئے بیٹہی ہین مگر افسوس یہی ہے کہ جب تک یہ کمبخت دم ہے فراق محبوب وصال نامرغوب ہمارا ہمدم ہے **جراءت** خدا کیواسطے سینہ کو کوئی چاک کرو + کہ جان بلب ہین بہت دل کے اضطراب سے ہم + **ولہ** مرض عشق کو تہوڑا نہ سمجہنا اے دل + لیکدن کام کریگا یہی آزار تمام + یہ کہتے ہی سیل اشک آنکہون سے جاری ہوا پہر وہی رونا اور غشی کا عالم طاری ہوا دلربا نے ہرچند سمجہایا خاطر آشفتہ کو بہلایا کہ بیگم براے خدا تمہین اپنے اوسی محبوب کی قسم جسے چاہتی ہو ذرا اپنے دل کو ٹہراؤ اور کسی خیال مین بہلاؤ کسی اور شغل سے تسکین دو مگر بہلا اوسکی کون سنتا تہا **لاادری** جسپہ گذری ہو یہ وہی جانے + جو کہ بیدرد ہو وہ کیا جانے + عشق کا مزا عاشق ہی خوب جانتا ہے اس ستمگار کی تیغ جفا کے سامنے وہی سینہ سپر کرتا ہے کلیجہ تانتا ہے **خواجہ وزیر** دشمن بہی اپنے دوست سے یارب جدا نہو + ناآشنا کو بہی الم آشنا نہو + القصہ بادشاہ بیگم نے ایک خواجہ سرا کو حکم دیا کہ اس پلید کا ہاتہ پکڑکے کالا منہہ کر خواجہ سرا نے بموجب حکم دولہا کے قریب آکر دست بستہ عرض کی کہ خداوندہم حضور کے بندہ اور فرمان بردار ہین مگر کیا کرین حکم حاکم مرگ مفاجات اس سے لاچار ہین اب عرض یہ ہے کہ حضور یہانسے اوٹہین اور باہر تشریف لے چلین شہزادہ لنگ تو غصہ مین بہرا بیٹہا ہوا تہا یہ سب باتین سنکر اور بہی جل گیا السیاطیس مین آیا کہ جامہ سے باہر نکل گیا پہر وہی چہری جو چلنے کے وقت بارہتی پاے شکستہ کی مددگار تہی لو ٹہا کر خواجہ سرا کے سر مین اس زور سے ماری کہ سر دو ٹکڑے بلا فرق ہو گیا دریاے خون مین سر سے پانون تک غرق ہو گیا اس واردات سے محل مین ایک تہلکہ پڑگیا سارا کہیل بگڑگیا جہان پناہ کو خبر ہوئی وہ سنتے ہی گہبراے ہوئے محل مین تشریف لائے ساتہ وزیر اعظم بہی آتے بادشاہ نے محل مین جاکر دیکہا کہ لبنت خواجہ سرا خون مین ڈوبا ہوا ہے عجب حال ہے کہین دستار کہین جوتا کہین رومال ہے طرفین کی خواصین آپسمین فضیحتی کررہی ہین طعن و تشنیع کا بازار گرم ہے نفسانیت پر مرر ہی ہین

بیگم صاحبہ نے بادشاہ سے کہا کہ حضور ذرا اپنے داماد فرخندہ نہاد کو ملاحظہ کرین سے پہلے پہل دیکھا ہے کچہ اوسکے ہاتہ مین دین چوڑ
بادشاہ نے اوس زنگی شہزادہ کو دیکہا حیرت سے انگشت بدندان ہوا دیر تک اسیطرح عالم تحیر مین رہا مآل کار سوچکر نہایت تفکر
مین رہا آخر اوس بادشاہ کی جعلسازی پر ایسا غصہ آیا کہ اگر وہ اوسوقت وہان موجود ہوتا تو بیشک نیست نابود ہوتا مگر بادشاہ نے دفعتًا
بگاڑنا مناسب نجانا غصہ کو ضبط کر کے اپنی سمد ہی کو بلوایا وہ آیا دونون نے کرسیون پر جلوس فرمایا بادشاہ نے دولہا کے باپ سے
کہا کہ درمیان سلاطین عظام اور شاہان ذی الاحتشام کے ایسی دغابازیان اور افترا پردازیان ہمنے تو نہ کسی تواریخ مین دیکھین
اور نہ کبھی سنین بھلا یہ کیا حرکت تھی کہ آپنے اپنے لڑکے کو تو چھپا دیا اور ایک شخص غیر کو دولہا بناکر نکاح پڑہوا دیا پھر ارادہ ہے کہ
دولہن کو یہان سے زبردستی لیجائین گے حکومت کو کام فرمائین گے دولہا کے باپ نے جواب دیا کہ صاحب آپ کیا فرماتے ہین
یہ میرا وہی لڑکا ہے جسکو آپنے برات کے روز دیکھا ہے بادشاہ نے کہا سبحان اللہ شاید آپنے مجکو اندہا بنایا ہوا سمجھکر یہ فقرہ سنایا
یہ گفتگو دو بدو ہو رہی تھی کہ دلربا نے اپنے بادشاہ سے عرض کی خداوند چھوٹی بیگم صاحبہ فرماتی ہین کہ مین اپنا قصہ آپ
فیصل کرونگی آپ کسی طرحکا تردد نفرمائین مگر امیدوار ہون کہ آپ دونو صاحب معہ شہزادہ بلند اقبال ذرا پردہ کے قریب
تشریف لائین جو مین سوال کرون شہزادہ اوسکا جواب دین اور حضور غور فرمائین اگر فی الحقیقت یہ وہی شخص ہین جنکے
ساتہ میرا نکاح ہوا ہے تو پھر اسکا تردد کیا ہے جو تقدیر کا لکھا تہا سو ہوا ورنہ بصورت خلاف جیسا ہوگا سمجھا جائیگا یہ کلام
شہزادی کا دولہا کے باپ نے پسند فرمایا بیٹے کا ہاتہ پکڑ کے قریب دالان کے آیا شاہ عالم پناہ نے بھی بموجب درخواست
شہزادی وہین جلوس فرمایا دلربا نے صنوبر کیطرف سے اوس زنگی ملعون سے مخاطب ہو کر کہا کہ صاحب آپنے
بعد نکاح کل شب کو کہان آرام کیا تھا کس جگہہ سوئے تھے کس مکان مین مقام کیا تہا پہلے اس سوال کا جواب
دیجیے تو پھر آگے حوصلہ کیجیے شہزادہ پہلے تو سنکر خاموش رہا پھر اپنے باپ کے اصرار سے کہنے لگا کہ مین تو اپنے
خیمہ مین روز جہان سوتا تہا وہان سویا تہا یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ بس کیجیے اسی بات پر اختتام ہے زیادہ گفتگو طول
کلام ہے ہمکو خوب معلوم ہوا کہ آپ وہی شہزادے ہین زیادہ کہنے کے ناحق ارادے ہین پھر اوسکے باپ سے
مخاطب ہو کر فرمایا کہ بسم اللہ اب دیر نہ لگائیے بہت جلد یہان سے تشریف لیجائیے نہین تو خدا جانے کیا ہوجائیگا
یاد رکھیے کہ حشر برپا ہو جائیگا بادشاہ یہ سنکر بڑے غصہ مین اوٹھا اور بیٹے کو ہمراہ لے اپنے فرودگاہ مین آیا آتے ہی
فوج مین طبل جنگ بجوا دیا افسرون کو لڑائی کا حکم سنا دیا اور کہا کہ اگر زندہ ہون تو اس قلعہ کو توڑونگا اسنے مجھے ذلیل
کیا ہے مین بھی اسکی بیٹی لے ہی کے چھوڑونگا یہان وزیر باتدبیر نے اپنے بادشاہ کی تیور بدلی ہوئی دیکھکر فوج کو
آراستگی کا حکم دیا تہا برجون پر توپین چڑہا دی تہین تمام قلعہ کو آراستہ کیا تہا جب اوس بادشاہ کو مغلوب الغضب جاتے
دیکہا اپنے گمان کا شک جاتا رہا یقین ہوا پھر تو اوسنے شہر اور قلعہ کا قرار واقعی بندوبست کر لیا لاکھون من غلہ قلعہ مین
بھر لیا ہر چیز کا ہر جگہہ انبار تہا کسی چیز کی کمی نہ تھی فقط اسی بات کا انتظار تہا کہ پہلے اودہر سے سبقت ہو تو پھر ادہر سے
مار دہاڑ کی نوبت ہو یہان بادشاہ صنوبر کے پاس آیا اور بہت سا پیار کر کے پوچھنے لگا کہ بیٹیا بیان تو کر یہ کیا قصہ ہے
کیا واردات ہے عقل حیران ہے کہ تو اسقدر ملول کیون ہے یہ کیا بات ہے صنوبر اس کلام کو سنکر اسقدر روئی کہ ہچکی

بدہ گئی آخر ضعف سے غش آگیا بادشاہ کی گود مین گر پڑی **مثنوی مصنف** عشق کی ہے عجب فسون کاری +
ہے جہان سوز اسکی چینگاری + کہین طرہ ہے یہ حسینون کا + کہین غازہ ہے مہ جبینون کا + یہی کرتا ہے عاشقون کو تباہ +
الحذر الحذر معاذ اللہ + خوف آتا ہے نام سے اسکے + دل لرزتا ہے کام سے اسکے + یہی مجنون کا دستگیر ہوا + یہی فرہاد کا
مشیر ہوا + یہی وجہ فغان بلبل ہے + یہی پیوستہ رگ گل ہے + یہی سرو چمان گلشن ہے + یہی قمریکا طوق گردن ہے + یہی
عاشق کا دل جلاتا ہے + یہی سبزگیان دکہاتا ہے + یہی باغ جہانمین خار ہوا + گلرخون کے گلے کا ہار ہوا + الغرض رہتا ہے یہی
دلمین + یہی ہے سبکے آب و گل مین + بادشاہ نے صنوبر کو اوٹھا کر چھاتی سے لگایا اور بیقرار ہوکر رونے لگا دامن و آستین
بھگونے لگا دیر تک یہی حال رہا دیر صدمہ رہا ملال رہا آخر بادشاہ نے کہا کہ بٹیا بتا تو سہی کہ تیرے دلپر کیا گذر رہی ہے تو کیون
اسقدر بیتاب ہے اور رو رو کے اپنی جان ہلکان کر رہی ہے مین بھی تو سنون اگر کسینے کچھ کہا ہو اوسکی زبان نکلوا ڈالون جو کسینے
کچھ خدانخواستہ اور طرحکا صدمہ پہونچا ہو تو بیان کر کہ اوسکو سزا دون غرض بادشاہ نے ہرچند صنوبر سے پوچھا مگر وہان تو
خیال مین کوئی اور ہی پیارا تھا اظہار مطلب کا کب یارا تھا سکتہ کا عالم ہوگیا کچھ جواب ندیا جب تو بادشاہ اپنے دل مین سمجھا کہ
حضرت غالب بیخودی نے سبب نہین **غالب** + کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے + پھر دلربا سے فرمایا کہ
سچ بتا یہ کیا معاملہ ہے نہین تو ابھی زنانہ دربار مین جینوا دون گا نام و نشان تیرا حرف غلط کیطرح صفحۂ دنیا سے مٹا دونگا
دلربا اس گفتگو سے لرزان ہوئی ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی کہ حضور اس داستان کو ابتدا سے انتہا تک سنین اور بیگم کے صحت
کی کچھ تدبیر کرین کہ جب شادی کی دھوم ہوئی تھی تو ہماری بیگم کو یہ خبر اوڑتے اوڑتے معلوم ہوئی تھی کہ دولہا بہت
بدشکل ہے یہ سنکر بدرجۂ کمال الم ہوا محل شادی خانۂ ماتم نظر آنے لگا لوگون کی بیخبری پر بہت غصہ آیا دل ہی دل مین
پیچتاب کہایا شرم سے کچھ کہہ نہ سکین اندر ہی اندر گھٹنے لگین ہر روز چہرہ زرد ہونے لگا منہ پر ہوائیان اوڑنے لگین مینے
غمگین دیکھکر سبب رنجش کا پوچھا مجھسے حال دل ظاہر کیا راز نہفتہ سے اس کنیز کو ماہر کیا مینے دل بہلانیکی بہت تدبیر
کی مگر اونکا وہی حال اونہین سب باتون کیطرف خیال رہا میرے افہام و تفہیم نے کچھ نہ تاثیر کی آخر جب نکاح ہو چکا دولہا
رنگ محل مین گیا اوسوقت سبھون نے آکر دولہن کو گھیر لیا اور کہنا شروع کیا کہ حضور کسطرحکا تفکر اور تردد خاطر مبارک
مین نہ لائیے صورت غمگین بدل ڈالیے ہمنے آپکے دولہا کو دیکھا ہے ماشاء اللہ نہایت خوبصورت نوجوان ہین چشم بد دور بہت
حسین رشک خوبان جہان ہین **نظم** قمر اوسکے جبین سے داغ کہاتے + مہ نو پیش ابرو سر جھکاتے + حضور بخدا اسے
لاکہ درجہ زیادہ برگ گل سے اوسکے چہرہ پر صفائی ہے + مین اون ہاتھون کے صدقے جسنے وہ صورت بنائی ہے
جناب عالی جسقدر تعریف اور توصیف مین اوس شاہزادے کے وہ لوگ مبالغہ کرتے تہے اوسیقدر ہماری بیگم صاحبہ جھوٹ
جانتی تہین زار زار روتی تہین اور کسی کا کہنا نہین مانتی نہین آخر جب لوگون نے دیکھا کہ انکا شک کسی طرح رفع نہین
ہوتا ناچار کہا کہ اچھا اگر ہمارا کہنا آپکے نزدیک راست نہین ہے تو آپ چلکر اپنی آنکھہ سے دیکھہ لین اسمین کچھ مضائقہ کی
بات نہین ہے یہ سنکر ہماری بیگم سبکے کہنے سننے سے کئی خواصون کے ہمراہ بحفاظت تمام رنگ محل مین گئین او
دیکھتے ہی بیک نگاہ اوس حور شمائل غارت گر کشور دل کو دل دے بیٹھین سودائے عشق مول لے بیٹھین اور بیچین ہوکر قصد

اوسکے پاس جانیکا کیا اس ارادہ سے ہم سب نے اونکو بہت سا منع کیا مگر اونہون نے کسی کی نہ سنی اور بےخوف وخطر شوق ملاقات مین اوسکے پاس جا بیٹھین جسنے منع کیا اوسکو دو چار سخت سست سنا بیٹھین اور جاکر پہلے اوسکا نام ملک کا پتا اور احوال دریافت کیا بعد الاستفسار معلوم ہوا کہ یہ شاہ چین کا فرزند ارجمند ہے ملکہ حسن افروز شہزادے ملک فارس کے عشق مین دردمند ہے اوسیکی تلاش مین مسافرانہ چلا جاتا تھا اثنائے راہ سے کوئی اوس گم کردہ کاروان صبر وقرار اور روئے نادیدہ یار کو یہان لے آیا اور جبراً قہراً دولہا بناکے ہماری بیگم کے ساتھ نکاح پڑہوا دیا جنابعالی جب یہ حقیقت ہماری بیگم کو معلوم ہوئی تو گویا ع سمند شوق پہ ایک اور تازیانہ ہوا + دشمنون کی اور بری حالت ہوگئی ایک تو اپنی خوبی قسمت کا غم دوسرے عشق کا ظلم وستم تیسرے معشوق کو اپنی طرف التفات کم اوسپر مفارقت محبوب کا الم طرہ یہ کہ وہ بھی عشق کے ہاتھون مبتلائے اندوہ وغم یہ سب خیالات او توہمات جو آکر تو ام ہوئی دم بخود ہونین غشی کی نوبت ہوگئی یہ حال دیکھکر اوس بت بیوفا کے دلپر فوراً عشق کا اثر ہوا یعنے اوسنے ہماری بیگم سے وعدہ کیا کہ انشاء اللہ تعالے مین عنقریب فارس سے فائز المرام ہوکر آتا ہون اور تمکو اپنی سلک زوجیت مین لاکر اپنے ملک کو لے جاتا ہون ازبسکہ عشق ہماری بیگم صاحبہ کا صادق اور وعدہ بھی اوس غیرت ماہ کا واثق معلوم ہوتا ہے توکیا عجب کہ عنقریب ہماری صاحبزادی کی تمناے دلی برآئے شب فراق کٹے روز وصال کی سحر آئی لا اوری یارب اندر دل آن خسرو شیرین انداز + کہ برحمت گذری بر سر فرہاد کند + بادشاہ اس حال کو سنکر آب دیدہ ہوگیا اور صنوبر غمدیدہ ومضطر کو کہ اوسوقت تک دسکی چشم نرگس سے قطرات اشک شبنم آسا ٹپک رہے تھے گلے لگایا اور بہت تسکین دیکر فرمایا کہ بی بی اپنے دلکو غمگین نکرو مین تمہارے دولہا کو جسطرح سے ممکن ہوگا تلاش کرکے بلواونگا اور اوس موذی بذدات ابلیس صفات کو خوب ٹھیک بناؤنگا یہ کہکر محل سے برآمد ہوا وزیر اعظم کہ دست لبستہ حاضر تھا تسلیم بجالایا اور ہاتھ جوڑکر یہ کلمہ زبان پر لایا کہ خداوند اوس بادشاہ روسیاہ نے زیر دیوار شہر پناہ بہت سامان لڑائی کا کیا ہے اور اپنی فوج کو آجکی رات ہمارے شہر مین شبخون مارنے کا حکم دیا ہے لیکن خاکسار نے سب سامان جنگ وجدال واسطے سزادہی اوس بدخصال کے تیار کررکہا ہے تمام فوج کو آمادہ جنگ وپیکار کررکہا ہے اب اس بارگاہ سے جیسا حکم نفاذ پاوے ویسا عمل مین آوے بادشاہ وزیر باتدبیر کی دانش اور ہوشیاری پر بہت مسرور ہوا اور اوسیدم تخت پر جلوس فرمایا پھر اوسے وزیر کو خلعت فاخرہ اور جواہرات بیش بہا سے سرفراز فرماکے ساری فوج کا سپہ سالار کیا اور حکم دیا کہ ابھی جا اور اوس روسیاہ کو گرفتار کرکے میرے پاس لا وزیر اعظم بمجرد حکم آداب بجالایا اور تلوار کمر سے لگا بعزم خون ریزی روانہ ہوا اب آیندہ بیان کیا جاے گا جو وہان کارخانہ ہوا + +

پہونچنا آرام دل کا ملک تبریز مین اور مبتلا ہونا جادوگرن فتنہ انگیز مین پھر آوارہ ہونا محمود وفادار کا اور سراغ نپانا آرام دل شیفتہ ودلفگار کا +

لا ساقی وہ شراب کہ جسمین ہون مستیان + پیکر جسے مین توڑون سبو اور کلابیان + فرقت مین اوسکے ابتو میری حالت سقیم ہے + جورون سے اس فلک کے عذاب الیم ہے + ایسا ہوا ہون زار کہ حالت نہین بحال + حالت تو کیا کہ پہلی وہ صورت نہین رہی + محرران سحر کار بدد خامہ ہائے جادو نگار حال آرام دل

عاشق زار بیقرار کو باچشم اشکبار رشتہ تحریر مین یون منسلک کرتے ہین کہ وہ بادیہ پیماے مرد حال جانثاری اور راہ صدق و
جان گدازی ہمراہ محمود وفادار کے اوسی سمند باد رفتار پر سوار ہر روز منازلہ نیا پانی کہاتا پیتا چلا جاتا تہا فراق یار اور شوق دل سے
ہر دم زار زار روتا تہا محمود تسکین دیتا تو کہتا جراءت عزیزو کیا کہون رونا مین اپنی چشم گریان + بہین کتنی
گر نچوڑون پاٹ دلمان کا + جنون سے دکھیو رتبہ میرے حال پریشان کا + قدمبوسی کو آیا چاک تا دامن گریبان کا +
بہ تنگ آ رہے ہین ہم وحشی کہان دل کہول کر روتین + کہ وحشت پر ہمارے تنگ ہے عرصہ بیابان کا + غرض ہر وقت
لب پر آہ کلیجہ مین درد تہا دنیا کو خاک جانتا تہا سب طرف سے دل سرد تہا ایک روز اسی طرح رفتہ رفتہ بعد خرابی بسیار
ایک شہر قطعہ دار اور خوشگوار مین اوسکا گذار ہوا افلاک کجرفتار اور زمانہ ناہنجار کے خلش سے طرفہ ماجرا روبکار ہوا آرام
دل شہر کے اندر گیا اور سراے مین اوترا لوگون سے پوچہا کہ اس شہر کا کیا نام اور حاکم اس ملک کا کون ذی حشم
ہے اونہون نے جواب دیا کہ اس شہر کو تبریز کہتے ہین حاکم یہان کا سلیمان شکوہ قندز نام ہے اور آپ کس ملک
مین رہتے ہین محمود نے کہا بہائی مسافر ہین پریشان خاطر ہین آرام دل نے محمود سے کہا کہ تقدیر یہان تک تو لائی
ہے بعد مدت شہر کیصورت نظر آئی ہے چلو ذرا سیر کرلین دل بہلاین غرض گہوڑے سراے مین چہوڑ چاندنی چوک کیطرف
روانہ ہوے اثناے راہ مین ایک عورت ضعیفہ سے ملاقات ہوئی اوسنے پہلے تو جہک کر سلام کیا اور پہر یون کلام
کیا کہ حضور مجکو آپ مسافر معلوم ہوتے ہین اور ایسا خیال مین آتا ہے کہ شاید آپ کوئی دور دراز کا سفر کیے چلے آتے ہین
محمود نے جواب دیا کہ ہان نیکبخت بیشک مسافر ہین اور تو سچ کہتی ہے ہم ابہی چلے آتے ہین پہر اوس ضعیفہ نے کہا
صاحب حکم ہمارے سردار کا یہ ہے کہ جو کوئی مسافر اس شہر مین آئے وہ پہلے ہمارا مہمان ہو جاتے اب مین امیدوار ہون
کہ آپ دونون صاحب ہمارے آقا کے مکان پر چلین محمود نے کہا واہ جان نہ پہچان بڑی خالا سلام صاحب ہم تمہارے
آقا کو کیا جانین وہ کون ہین ہم اپنا ہرج کرین جو تمہارا کہنا مانین عورت نے کہا حضور خفا نہون شہر مین اگر رہیگا
تو رات بہر آرام فرماےگا صبح کو جہان جاتے ہین وہان چلے جائیگا پہر اس سے بہتر کیا ہے رات بہر سرا مین نہ رہیے ہمارے
ہی مکان پر چلکر استراحت فرمائیے اس شہر کے ایک رئیس اعظم سے ملاقات کیجئے اونکے خلق و مروت اور باتون سے
لطف اوٹہائیے مینے جو آپکو باخلاق پایا تو یہ کلمہ میری زبان پر آیا فرد کہ رہا ہے تو مارا کرد گستاخ + وگرنہ این قدر طاقت
کجا بود + اب احوال اوس سردار و شہزادہ کے لیجانے مین اسقدر اصرار کا باعث سنیے کہ شاہ قندز کی ایک بیٹی تہی بہت
خوبصورت نازنین مہ جبین ایام طفولیت مین دو دا اوسکے اوسی علم سحر پڑہایا کرتے تہے اور جادو کا فن سکہایا کرتے تہے تہوڑے دن
عرصہ مین وہ شہزادی اوس علم مین طاق اور اس فن مین شہرہ آفاق ہوئی جب سن شعور پایا تو تماشبینی کا شوق ہوا لڑکون
کی ہمنشینی کا ذوق ہوا اکثر چہپ چہپ کے لوگون کے گہر جایا کرتی اور کبہی جو موقع پاتی تو اپنے معشوقون کو پوشیدہ
محل مین بلوایا کرتی شدہ شدہ اس بیحیائی اور سلطنت کی رسوائی کی خبر بادشاہ تک پہونچی بادشاہ نے اپنی لڑکی سے
استفسار کیا اوسنے کچہ جواب نہ دیا اور خاموشی کو اختیار کیا بادشاہ اس بیباکی سے نہایت غصہ مین آیا اوسکے چپ
رہنے سے جن جن باتون پر گمان تہا صاف یقین لایا سحر کے خوف سے کچہ کہہ نسکا مگر ہاتہ پکڑ کے اسنے محل سے نکال دیا

بعض شہزادی عجب شہر مین ایک سمت بہت بڑا احاطہ گہرواکر اوسمین مکانات اور باغات طلسمات کے تعمیر کروائے
جسے آمد عاے دل خاطر حصول ہوا پہر تو یہ معمول ہوا کہ سرشام اوس وائی کو کہ صبح پیری سے اوسپر بالا پڑا تہا جستجو مین
کسی مسافر گم کردہ راہ کے بہیجا کرتی اور جب کوئی دام مین آجاتا تو اوس سے رات بہر عیش کیا کرتی القصہ باز آمدم بر سر
مطلب کہ اوس بڑہیا قہر کی پڑیا نے ایسی چکنی چپڑی باتین کین اور دام مکر پہیلا کر وہ کہاتین کین کہ آرام دل نے اوس
سے انکار کرنا بعید از اخلاق جانا اور ردہ عوت نامناسب سمجہکر اوس عورت کے ساتہ ہولیا وہ والا شیطان کی خالہ
آرام دل اور محمود کو ایک مکان مین لے گئی صدر دالان مین مسند پر بٹہایا اور پہر آکر باہر کے دروازون مین قفل
دے گئی نسیم لکھنوی صیاد نی لاتی بہانس کر صید + کرسی پہ بٹہاتے نقش امید + پہر دوسرے مکان مین گئی آرام
دل اوس مکان کی عمارت جواہرات اور سنگ مرمر کی لطافت دیکہہ رہا تہا مقابل اوس مکان کے ایک باغ
تہا نہایت خوش قطع ہر چار طرف سے مربع اگر وصف باغ مین خامہ داستان سرا سے شمہ بیان اوسکا اپنی زبان پر لائے
تو نخل مراد بارور نہو قصہ یونہین ناتمام رہجائے قطع نظر اوس بہار کی عجائبات طلسمات ایسے عجائب اور غرائب تہے
کہ دیکہنے والون کے ہوش باختہ حواس غائب تہے اندر بارہ دری مین جہان آرام دل اور محمود بیٹہے تہے
یہ کیفیت تہی کہ کبہی تو سارا مکان معہ فرش فروش اور سب سامان سرخ کبہی گلابی ہوجاتا کبہی زرد کبہی سبز کبہی آبی
ہوجاتا کبہی تمام روشنی ایکبارگل ہوجاتی کبہی اوس سے دوچند روشنی پہر اوسی طرح بالکل ہوجاتی کبہی یہ معلوم ہوتا تہا
کہ درخت مثل آدمیون کے چلتے ہین کبہی یہ نظر آتا تہا کہ شعلہ ہاے آتش بار ہر درخت کے برگ و بار سے نکلتے
ہین غرض وہ شہزادی دوسرے مکان مین بیٹہی ہوئی یہ سب کمال دیکہا رہی تہی ان حرکتون سے اون دونون کو
ڈرا رہی تہی تہوڑی دیر کے بعد وہ شہزادی اوسی پیرزن کے ہمراہ ناز وانداز سے آکر آرام دل کے برابر مسند
پر بیٹہہ گئی انگشتری سلیمانی پر جو نظر پڑی پہلے خوف سے ڈری پہر جی مین کہنے لگی کہ کسطرح اس انگوٹہی کو لے
لیجیے پہر گفتگو کیجیے یہ سمجہکر اوس پری پیکر نے آرام دل سے کہا لااعلم آہ مشتاق تیرے مفت موتے جاتے ہین + اک نظر
بہولے سے بہی ہو تو جیے جاتے ہین + بہلا وصال جسمانی نہین تو ذرا مصافحہ تو ہو یہ کہکر ہاتہ آگے بڑہایا آرام دل
نے بہی جلدی سے ہاتہ ملایا عورت نے ہاتہ پکڑتے ہی پہونچا پکڑ لیا اپنے اونگلی اس خوبصورتی کے ساتہ انگوٹہی اوتار لی
کہ شہزادہ کو مطلق خبر نہ ہوئی جب انگوٹہی کیطرف سے جمعیت خاطر ہوئی تو آرام دل سے کہنے لگی کہ صاحب جو
کوئی اس شہر مین مسافرانہ وارد ہوتا ہے وہ پہلے ایک شب ہمارے پاس سوتا ہے بس آج تم آئے ہو ہمارے
پاس رہو آرام دل نے کہا صاحب رہنا کس جانور کا نام ہے ہم نہ سمجہے یہ کیسا کلام ہے عورت مکار فتنہ روزگار
نے کہا ذرا توقف کرو رہنے کے معنی بتادون گی ذرا دم لو مین خود رہ کے دکہا دون گی محمود اوسکے نخرے
پر جل گیا ناک بہون چڑہا کے شہزادہ سے کہنے لگا حضور یہ عورت مکار ساحرہ معلوم اور ایسی کچہ خوبصورت
بہی نہین ہے اگر غربت مین ایسی ہی آپکو رنڈی بازی سوجہی ہے تو اور کسی خوبصورت بااخلاق عورت عاشق
مزاج معشوق وضع کے پاس چلئے مصنف حسن یوسف بجہان لب بسیار است + ہر نظارہ زلیخا باید +

اور یہان توجب تک جیتے رہئےگا یونہین افسردہ خاطر رہئےگا عورت سنتے ہی غضب مین آئی غصہ سے کف منہہ مین بھر لائی اور نگاہ
گرم سے محمود کیطرف دیکھکر زمین پر ایک ٹھوکر ماری کہ زمین شق ہوگیی یہ حال دیکھکر آرام دل اور محمود کی رنگت فق ہوگیی زمین
پھٹتے ہی ایک حبشی سیاہ مست شمشیر بدست نکل آیا ساحرہ نے آرام دل کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ پہلے اس شخص کے
پانون مین زنجیر ڈال پھر اوس موذی بدذات کو جلد ہمارے سامنے سے لیجاکر قتل کر بموجب حکم شہزادی کے اوس حبشی نے ایک
زنجیر طلائی شہزادے کے پانون مین ڈالدی اور محمود کا ہاتہ پکڑکے وہان سے لے گیا ایک ٹیلے پر کھڑا کرکے چاہا کہ ایک ہی
وار مین اوس غریب کا کام تمام کرے محمود نے روکر کہا کہ اے شخص مجہ بیگناہ نحیف بوڑھے ضعیف کو مار کر کیا تیرے ہاتہ
آئیگا جگہ نیکی کی دنیا سے کیا یہی خون ناحق کا الزام مواخذہ تیرے ساتہ جائیگا **مصنف** چھوڑ گر بندۂ خدا دیگا + اجر
اسکا تجھے خدا دیگا + حبشی کو اوسکی ضعیفی اور بیکسی پر رحم آیا قتل ناحق سے سر دست ہاتہ اوٹھایا اور کہنے لگا کہ خبردار پھر کبھی
اسطرف رخ نکیجیو جا مینے تجھے چھوڑ دیا مگر پھر شہزادی کے پاس جا کے میرے اوپر آفت لا کے ایسا غضب نکیجو لا اوری
بھاگتا ہے تو بھاگ یہان سے دور + دیکھہ پائے نکوئی جل ہو دور + محمود نے سلام کرکے کہا لا اعلم اگر بر رویدازتن صد
زبانم + ادائے شکر کردن کے توانم + **مصنف** خدا انکو دلشاد رکھے مدام + کیا تو نے احسان مجہ پر سلام + یہ
کہکے وہان سے ایسا بھاگا کہ پھر پیچھے پھر کے ندیکھا سراے مین آکر دم لیا شاہزادہ کی بیکسی اور گرفتاری پر رو رو کے تر
دامن و آستین کرنے لگا اپنی بیوقوفی اور یاوہ گوئی پر ہزارون لعنت اور نفرین کرنے لگا یہان حبشی نے آکر اوس
شہزادی سے عرض کی کہ خانہ زاد اوس بدنہاد کو مار کر ایک کوتین مین ڈال آیا ہے ساحرہ نے کہا جا بس یہی کام تہا حبشی تسلیم
کرکے غائب ہوگیا آرام دل نے جو احوال پر اختلال محمود کے مارے جانے کا سنا ہجوم غم سے کلیجہ پھٹنے لگا
اوسکی رفاقت اور جان بازی پر بہت افسوس کیا وصال یار سے بالکل مایوس ہوا اس اوستادی پر دور سے پیر فلک کا
قدمبوس ہوا اور کہا **مصحفی** اسے فلک اگو اتنا جو پھرایا تو نے + کوئی معشوق بھی عاشق سے ملایا تو نے + شہزادیکو
جب تک محمود وفادار کی معیت رہی دلکو ہر طرح تقویت رہی ابتو ساحرہ کے دام تزویر مین پابزنجیر ہوا پاے گریز یکسر شکستہ
ہوگیا صورت تصویر ہوا اپنی خوبی قسمت اور گردش فلک پر پہلے تو بہت ہنسا پھر اپنی بیکسی اور بے لبسی پہ بے اختیار رویا
ساحرہ کے خوف سے آنسو باہر نہ آنے دیتے جیسے ہی چپکے گھونٹ گھونٹ کر لیتے اور فرمایا **صفیر بلگرامی** ہجر دلدار مین
گرآتے امنڈ کر آنسو + راز دار ایسے ہین ہم پی گئے اکثر آنسو + بدمزاجی سے مین اوسکے نہین روسکتا ہون + اور رکہتے
ہین یہان جوش سمندر آنسو + چشم گرم اوسنے دکہاتے جو میرے رونے پر + + رہ گئے دامن مژگان سے لپٹکر آنسو
ہوگیا خشک لہو ہاے میرے جسم کا سب + خون دل آتا ہے اب آنکھون سے بنکر آنسو + اسے **صفیر** اوسکے نہ آگے کبھی
رونا ہرگز + پی لو آئے بھی اگر آنکھون کے اندر آنسو + رقت کو جو ضبط کیا دل پر بڑا صدمہ پہونچا ضبط ہوا او بکائی کے ساتہ
منہہ سے خون ڈالا دلجز اسکے ربط ہوا سوزش غم نے دلکو پانی پانی کر ڈالا خوب دلکا بخار نکالا آرام دل کے
چہرہ کا رنگ زرد ہوگیا غش پر غش آنے لگے تمام بدن دفعتاً سرد ہوگیا عورت اس حادثہ سے سخت حیران ہوئی
شب وصال مین یار کا یہ حال دیکھکر نہایت پریشان ہوئی جلد جلد گلاب کیوڑہ بید مشک چھڑک کر ہوش مین لائی اور

کہنے لگی کیون جی یہ ہمسے دغابازی کرتے ہو اپنا یہ حال بنا کر ہمین ڈراتے ہو ہم نہین ڈرتے ہو بس خیر اسی مین ہے
کہ رونے دہونے کو موقوف کرو اور ساغر تمنا مجھ سے صاحب جمال کا شراب وصال سے بہر و یہ سنکے آرام دل کے
تن بدن مین آگ لگ گئی ایک تو پہلے ہی بیٹھا سوخت ہو رہا تہا رو رو کے اپنی جان کہو رہا تہا دوسرے اور بھی آتش
غضب سینہ مین بہڑک گئی اپنی جان سے تو بیزار تہا سوچا بہت کرے گی مار ڈالے گی بہت خوب ہوگا میرا بکہیڑا چکیگا
وہ بھی اپنے جی کی حسرت مٹالے گی یہ سمجھکر اور یا علی کہکر زنجیر مین اس زور سے جھٹکا مارا کہ ہر بند اوسکا مثل موے
آتش دیدہ علحدہ علحدہ ہوگیا اور زنجیر کو پہینک یہ کہتا ہوا چلا کہ دیکہین بہلا اب تو ہمین کس طرح روکتی ہے منہہ تو دیکہین
کس منہہ سے ٹوکتی ہے آتش ع مردود ہے کہ جو ہمکو سر میدان روکے + عورت یہ کیفیت دیکہکر غصہ سے لال ہوگئی تمام
جسم مین لرزہ آگیا جان وبال ہوگئی اور تو کچھ نہ بن آئی تہوڑی خاک زمین سے اوٹھا کر اوسپر کچھ پڑہتی ہوئی شہزادہ کے پیچھے دوڑ
اور دروازہ کے قریب جا کر آرام دل کے اوپر وہ خاک ڈالدی خاک پڑنا تہا کہ آرام دل جامہ انسانی چہوڑ بشکل مور
بن گیا ساحرہ نے جھٹ پٹ اوس مور کو پکڑ لیا اور دالان مین لا کر چہوڑ دیا پہر کہنے لگی کیون چلے نہ گئے مصنف ع اب تو
مرجاؤ گے دن رات پڑے یان رو کے + پہر ایک زنجیر پاؤن مین ڈالدی اور آپ آسائش تمام پلنگ پر جا لیٹ رہی
شہزادہ نے اپنے دلمین کہا کہ ابکی بطور پہنسے ہو اوس سے دوچند روؤ گے جتنا تمام رہنسے ہو پہر صبر شکر چہاتی پر غم کا
پتہر رکھکر ایک طرف کونے مین ہو بیٹھا اور بصد حسرت و یاس یہ شعر پڑہکر ساحرہ کی جان کو رو بیٹھا درد روندے سے ہے
نقش پا کی طرح خلق یہان مجھے + اے عمر رفتہ چہوڑ گئی تو کہان مجھے + مجھے جب نصف شب اسنے رنج و تعب
مین کٹ گئی فراق یار مین ساحرہ کی نیند اوچٹ گئی بیتاب ہوکر پلنگ سے اوٹھی اور کچھ پڑہ کے شہزادہ پر دم کرنے
لگی دم کرتے ہی آرام دل صورت حیوانی سے ہیئت انسانی مین آیا اور اپنے تئین جمیع الوجوہ صحیح و سالم پا کر شکر
خدائے بے نیاز کا بجا لایا ساحرہ نے کہا کہ تو نے معلوم کیا کہ مینے پہر تجھے انسان کیون بنادیا آرام دل نے کچھ
جواب نہ دیا اور تیوری چڑہا کے سر نیچے کر لیا عورت نے جلدی سے ہاتہ پکڑ کے پلنگ پر کہینچا اور کہا صفیر کہتے
ہین دیکہو تو ہماری پلنگ پر + ہم لوٹتے ہین رو دو نکی ماری پلنگ پر + رات آئی اتنی اور نہ ہوئی یہان بغل ہی گرم + تڑپے پہر ایک ایک سارا پلنگ پر + آرام دل ذہی طوعاً کرہاً
ہاتہ پاؤن ڈہیلے کر دئے جو وہ کہتی تہی یہ کرتا تہا وہ ساحرہ امید وصال مین پیش کرتی تھی یہ شیشۂ آتشین سے سفید دوآتشہ
بہرتا تہا غرض اوس شہزادی نے آرام دل سے بخوبی کام دل حاصل کیا جب کامیاب ہوئی تو لطف زندگی پایا
جان و دل شہزادہ پر نثار کیا عاشق ہوگئی جہین اور ہی مزا سمایا مسکرا کر کہنے لگی کیون جانی اب بھی سمجھے رہنا اسے
کہتے ہین اور عاشقون کے پاس معشوق اسی طرح رہتے ہین آرام دل نے کہا اچہا اب ہمنے تمہارا کہنا کیا تمہارے
سبب سے کتنا بڑا صدمہ اپنی جان پر لیا اب تم بھی اپنا وعدہ وفا کرو کہ صبح کو ہمین رخصت برضا کرو شہزادی یہ سنکر بہت
ہنسی اور کہنے لگی واہ واہ کیا خوب ارے دیوانہ جب تک مین تیرے وصال سے محروم تہی جب تک تو صرف ایک
پاس بجز تہا کچھ حقیقت نہ معلوم تہی اب وصل سے مینے اپنے جی کی مراد پائی ہے طبیعت کو اور ہی لذت ہاتہ آئی ہے مین ہرگز
بجانے دون گی اور جو زیادہ گفتگو کرے گا تو تیرے ہی سر کی قسم تجکو بھی مار ڈالون گی اور آپکو بھی ہلاک کرون گی یہ سنکے

آرام دل غریق بحر تفکر ہوا اور دل مین کہنے لگا ع اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی + ہاے مین اوس ساعت کو نہین مرا جب مین اوس ٹربیا کر ساتہ یہان آیا تہا افسوس وہ وقت ہاتہ نہین آتا جسدم میر النصیب مجھے یہان لایا تھا مثنوی عشق کیا کیا نہ جی جلا ئیگا + خاک کیا کیا نہ یہ اوڑا ئیگا + جان پر ابتو آبنی افسوس + کیون رے دل تجہہ کیا بنی افسوس + چاک دامن ہے اور سینہ ہے شق + رنگ چہرہ کا ہوگیا ہے فق + جان لبون پر ہے بیقراری ہے + دم ہے جب تک یہ آہ و زاری ہے + نزع مین ہون اب آمیرے پیارے + صورت اپنی دکہا میرے پیارے + دل سراپردہ محبت نست دیدہ آئینہ دار طلعت نست + آخر اسی خرابی اور پریشانی مین ساری رات کٹ گئی حال زار اوس بیقرار ستم رسیدہ روزگار کا دیکہکر صبح کی بھی چہاتی پہٹ گئی اوس عورت ساحرہ نے پہر شہزادہ کو اوسیطرح مور بنا دیا اور پانون مین پہر زنجیر طلائی ڈال کر باغ مین چہوڑ دیا غرض اوس شہزادی نے مدام یہی دستور کیا معشوق صاحب جمال پاکر وصال سے دل سحر کیا شب کو آرام دل کو صورت اصلی مین لاکر مزے کرتی اور دن کو مور بنا کر پہر وہی زنجیر پاون مین پہرتی یہان محمود جب سے سرا مین آیا تہا ڈرتا ڈرتا کبھی کبھی اوس کوچہ مین جاتا باہر سے شہزادے کا سراغ لگاتا جب کچہ پتا نپاتا لاچار پہر کر چلا آتا آخر اسی گردش اور دوا دوش مین چند مہینے کا عرصہ گذرا جب محمود لاچار ہوگیا اور کوئی تدبیر آرام دل تک پہونچنے کی بن نہ آئی تو یہ دلمین ٹہرائی کہ اب اُس ہمارے اوج حسن وخوبی کی خبر اوس شہنشاہ کشور رعنائی پروردہ ناز و نعم مدہوش شراب زیبائی کو پہونچانی چاہئیے یہ سمجھکر باخاطر فگار و سینۂ داغدار ملک فارس کیطرف روانہ ہوا تیر بیداد فلک ستم ایجاد کا ہدف ہوا نشانہ ہوا

پہونچنا محمود کا اپنے ملک مین اور باریاب ہونا دربار ملکہ حسن افروز مین نذر دینا تصویر شہزادہ آرام دل کا اور عاشق ہونا اوس ماہ کامل کا اور جلنا شعلہ رخسار کے سوز مین

میرا جی تو لبس سیر ہے ساقیا + کسی اور کو اب تو ساغر پلا + کہ جسطرح مین ایک پیالہ نوش + اوسی طرح سبکو ہو جوش وخروش + میکشان خانہ خمار بادہ نوشان انجمن دلدار شراب داستان کو شیشۂ بیان مین یون بہرتے ہین کہ محمود دو مہینے کے بعد ہزارون صدمے اور مصیبتین اوٹہا کر باچشم پرآب و جگر کباب خستہ وخراب ہوتا ہوا اپنے ملک مین پہونچا شب بہر اپنے گہر رہکر صبحدم بادشاہ کے دربار مین حاضر ہوا دیر تک حاضر دربار رہا مگر ملکہ حسن افروز کے ملاقات کے لیے از حد بیقرار رہا جب دربار برخاست ہوا محمود نے ایک خواجہ سرا سے کہا کہ حضور مین ملکہ آفاق چہوٹی بیگم صاحبہ کے جاکر عرض کر کہ خانہ زاد قدیم مورد عنایات عمیم یعنی محمود تاجر بعد مدت دراز کے سفر دور و دراز سے آیا ہے اور تمنا ملازمت اور قدمبوسی کی از بس رکہتا ہے ملکہ حسن افروز اوسدم اپنے مصاحبون اور سہیلیون کے ساتہ کہیل مین مشغول تھی نہ کچہ فکر تھی نہ کسی طرح طبع نازک ملول تھی خواجہ سرا نے آکر بعد شکر وسپاس محمود کی عرضداشت کو بعنوان شایستہ کہا ملکہ حسن افروز نے فرمایا محمود میرے واسطے آپکے اچہی اچہی چیزین لایا ہوگا ہان جلد حاضر ہو خواجہ سرا باہر آیا اور محمود کو بلایا ملکہ حسن افروز دالان مین مسند زرین پر جا بیٹھی اور

محمود کے واسطے ایک پلنگڑی جواہرنگار بچھوادی اوسپر سفید اطلس کی چادر کھچوادی محمود نے آکر پہلے آداب دربار شاہانہ ادا کیا پھر بموجب حکم شہزادی کے تسلیم کرکے بیٹھہ گیا شہزادی نے فرمایا محمود کہو کہان کہان کی سیر کی اتنے دن کہان رہے کب آئے کس کس ملک مین پہری ہمارے واسطے کیا کیا سوغات لائے محمود نے کہا حضور کیا عرض کرون میرا قصہ بہت دراز اور ماجراے جانگداز ہے خلاصہ یہ ہے کہ غلام ایکی مرتبہ ایک چیز خاص حضور کے واسطے لایا ہے شہزادی نے کہا محمود بہلا دیکہین وہ کیا چیز ہے جو تجکو ایسی عزیز ہے محمود نے کہا وہ چیز ایسی نہین ہے جو سب کے سامنے دکہاؤن اگر حضور سبکو ہٹا دین اور تخلیہ کرین تو البتہ سامنے لاؤن دکہاؤن شہزادی کو اوسکے دیکہنے کا کمال شوق ہوا عشق فتنہ انگیز کو دل لگی کا ذوق ہوا **مثنوی** عشق ہے قہر عشق ہے بیداد + عشق ہے ظلم عشق ہے جلاد + جہان دیکہو اسی کا چرچا ہے + جہان سنئے اسی کا غوغا ہے + ایک اندہیر ہے زمانے مین + دخل اسکا ہے ہر گہرانے مین + الغرض کچہ عجیب حالت ہے + اسکا ہر فعل جاے حیرت ہے + ملکہ نے حکم دیا کہ سب لوگ یہان سے چلے جائین اور جبتک حکم نہ پائین نہ آئین جب تنہائی ہوئی محمود نے موقع پاکر تصویر **آرام دل** کی کہ اپنے ہاتہ سے کہینچی تہی ملکہ **حسن افروز** کے حضور مین حضرت عشق کے ہاتہ بہجوادی اور یون عرض کی کہ خداوند نعمت خاکسار نے بڑی جان لڑائی ہی جب یہ تصویر بے نظیر ایک بدر منیر کے ہاتہ آئی ہے شہزادی نے تصویر جو ہاتہ مین لی تصویر لیتے ہی تمام بدن مین رعشہ پڑ گیا دل دہڑکنے لگا ہر ہر عضو وجد مین آکر پہڑکنے لگا سچ ہے **نظامی** دل رابدل رہیست درین گنبد سپہر + از سوے کینہ کینہ و از سوے مہر مہر + تصویر کہول کر جو ملاحظہ کی ہوش وحواس جاتی رہی طاقت سلب ہوگئی بدن سنسنا گیا سکتا ہوگیا ابر غم مزرعۂ دل پر چہا گیا **سودا** حیران نہو کیون دیکہہ اوسے چاہنے والا + تصویر ہی وہ سلمہ اللہ تعالے + دل نے بے اختیار چاہا کہ اس تصویر کو کلیجہ مین دہر لیجے آنکہون نے اشارہ کیا کہ اسکو ہماری پتلی بناؤ یہان جگہ دیجیے زبان نے زبان درازی کی کہ پہلے دعائین تو دیجیے غرض سبکا کہنا کیا پہلے تو چہاتی سے لگایا دو ایک بوسہ لیکر آنکہون سے ملا پہر بلائین لیکر جان ودل اوسپر سے قربان کیا دل نیاز منزل مین حضرت عشق کا گہر ہوا آگے عیش آباد تہا اب غم نگر ہوا دریاے محبت جوش مین آیا شہزادی کے جذبۂ دل نے خوب اثر دکہایا **شعر** خون رگ مجنون سے ٹپکا فصد لیلی نے جو لی + عشق مین تاثیر ہے پر جذب کامل چاہیے + خیال مژگان یار کا دل مین نشتر جو چبہا آنکہون سے خون کی ندی بہنے لگی بیتابی دل کو بہت ضبط کیا مگر نہ رہ سکی رو کر کہنے لگی **مصنف** دل کسی شوخ پہ آیا ہے خدا خیر کرے + بے جگہ اسنے پہنسایا ہے خدا خیر کرے + خواب مین جسکا نہ آیا کبہی مجکو خیال + وہ ان آنکہون نے دکہایا ہے خدا خیر کرے + دیکہہ تصویر تری اے مہ اوج اقبال + اور عالم نظر آیا ہے خدا خیر کرے + ابتو یہ حال ہے کیا ہوگا آگے آگے + دل مین یہ خوف سمایا ہے خدا خیر کرے + بیٹہے بٹہلائے سخن عشق قیامت زا نے + ایک اندہیر مچایا ہے خدا خیر کرے + آخر محمود سے کہنے لگی کہ براے خدا سچ بتا یہ کسکی تصویر ہے تجہے میرے سر کی قسم جلد کہہ یہ کون شہنشاہ حسن اور سپہر خوبی کا ماہ منیر ہے نہین تو دل سوز عشق سے موم کے مانند پگہل جائیگا یاد رکہنا کہ ابہی دم نکل جائیگا محمود نے اپنے جی مین کہا کہ نشانہ تو کارگر ہوا شہزادہ کے عشق کا اسکے دلپر اثر ہوا مگر ایسا نہو یہہ راز افشا ہوجاے جلد اسکو تسکین دو

مبادا کوئی فتنہ برپا ہو جاے شعر عشق اور مشک چھپانے سے نہین چھپتے ہین + بر سر راہ ہی پٹتا ہے ڈھنڈھورا انکا +
یہ سمجھکر کہنے لگا حضور یہ کیا غضب کرتی ہین کہ رنج والم نے سبب کرتی ہین رونے دھونے کو موقوف کیجے اور ذرا دو
باتین میری سن لیجے شہزادی نے کہا اے محمود ع عشق مین اپنی جان کھوئینگے ہم + ابھی کیا روئے اور روئینگے
ہم + یہان تو چشمہ چشم سے ایک دریا بہتا ہے تجھے اس سے کیا مطلب تو اپنی کہہ کیا کہتا ہے محمود نے کہا حضور یہ تصویر
شہزادہ آرام دل خلف شاہ چین کی ہے جسکے دیکھنے سے ماہ چہاردہم اپنی پیشانی پر داغ ندامت اوٹھاتا ہے یہ
شبیہ اوس نازنین زہرہ جبین کی ہے فرد تو بلقیس سے گر سلیمان ہے وہ + تو زہرہ ہے گر ماہ تابان ہے وہ + یہ سنکے
زیادہ تر بیتاب ہو گئی بقول شخصے ع گفتگوے یار بھی دیدار سے کچھ کم نہین + آرزوے وصل وصل یار سے کچھ کم نہین +
اور کہنے لگی کہ محمود تجھسے کس بات کا پردہ ہے واسطے خداے لایزال کے یہان چلا آ اوسکے حال سے مجھے اچھی
طرح آگاہ کر اور سرگذشت اپنی کہہ سنا محمود اندر گیا ملکہ نے محمود کی صورت دیکھتے ہی ایک آہ سینہ سوزان سے بھری
اور رومال سے آنسو پونچھکر کہنے لگی کہ محمود بہر خدا جلد بتا کہ وہ شہزادہ کہان ہے جسکی یہ تصویر ہے دل آقابو مین نہین
ہر دم اندوہ کثیر ہے مصنف خدا کیواسطے اوسکا پتا بتا قاصد + کہان ہے وہ مہ تابان پتا بتا قاصد + محمود نے کہا حضور اس
آہ وزاری اور بیقراری سے تو کام نہ نکلیگا اگر کوئی دیکھہ لیگا میرے واسطے ضرر ہے جان کا خطر ہے اس سے
یہی بات بہتر ہے کہ ذرا آپ دم لیجے مبادا کہین دشمنون کو صدمہ پہونچے ایسا نہ ستم کیجے جو مین عرض کرون پہلے اوسے
سنیے صبر لیجے بیخودی مین تنکے نہ چنیے غرض محمود نے سب حال اپنا ملک چین مین جانا آرام دل سے ملاقات
کرکے تصویر ملکہ دکھانا پھر شہزادہ کا عاشق ہوکر دیوانہ وار طلب وصال مین آوارہ ہونا سب عیان کیا مگر صنوبر شہزادی
اور سہاتین پری کے حال کو مصلحتاً نہ بیان کیا اور کہا کہ شہزادہ ایک ساحرہ کے پیچ مین آگیا ہے دیکھئے خدا کب اوس مکار
عورت قحبۂ روزگار سے اوسکو نجات دیتا ہے بطور حکایہ کہا گیا ہے ملکہ حسن افروز شراب محبت سے
ایک تو سرشار ہو رہی تھی اس حال کو سنکر اور بھی مدہوش ہو گئی ہاتہ پانون ٹھنڈے ہو گئے یہ اشعار پڑھتے پڑھتے
بیہوش ہو گئی حضرت اسد اللہ خان غالب دل میرا سوز نہان سے بے محابا جل گیا + آتش خاموش
کیے مانند گویا جل گیا + دل مین ذوق وصل یاد یار تک باقی نہین + آگ اس گھر مین لگی ایسی کہ جو تھا جل گیا + محمود نے
جلدی سے گلاب کیوڑہ چھڑکا ہوش مین لایا ملکہ حسن افروز نے آنکھہ کھولی اور فرمایا جرأت حال یہ کچھ تو
ہے اب دل کی توانائی کا + کہ یہ طاقت نہین لون نام شکیبائی کا + محمود ہاتہ جوڑ کر قدمون پر گر پڑا + اور بولا کہ حضو
واسطے خدا کے ایسا رنج وغم نہ کہاتے یہ کیا غضب ہے اسطرح صدمے نہ اوٹھاتیے دیکھیے پہلے بھی کہہ چکا ہون
اور اب بھی کہتا ہون کہ ایسا نہو کہین رفتہ رفتہ شاہ کو خبر پہونچی دوست دشمن ہر جگہ ہین دیوار ہم گوش دارد میری
جان مفت جاے آپکا کیا نقصان ہو بیٹھے بٹھاے مجھہ پر آفت آئی اب توقف کیجے دل کو تسکین دیجیے دیکھیے
تو مین کیا کرتا ہون اور کیا تماشا دکھاتا ہون پھر وادی تلاش مین قدم دھرتا ہون بحول اللہ المستعان تھوڑے عرصہ
مین محبوب کو پہلو مین لا بٹھاتا ہون یہ سب باتین عشق آمیز اور فتنہ انگیز ہو رہی تھین کہ ملکہ کی ماما جسنے اوسے

دوہ بلا یا تھا دالان مین آئی اوسکو دیکھتے ہی محمود کی روح بدن مین تھرائی ہوش جاسنے رہے سکتہ کا عالم ہوا ملکہ
حسن افروز کو بھی اپنی رسوائی کا غم ہوا مانے نے شہزادی سے کہا بیگم یہ کیا حال ہے اسطرح چہار سنہہ بھارکیون
بیٹھی ہو جی تو بحال ہے ملکہ سنے آنکھین نیچی کرلین اور کچھ جواب ندیا ع منتہ نہ کچھ کہا مگر آنسو نکل پڑے + مانی پہلے ہی
سب حال پردہ کی اہین کھڑے کرد یکھہ سن چکی تھی مسکرا کر کہنے لگی کہ بیگم مین سب حال سن چکی ہون مجھسے راز دل چھپا
کچھ بات کرو یونہین ناحق گھٹ گھٹ کے اپنا دل نکڑا و مجھے تمہارے سر کی قسم مین کسی سے نکہون گی تم مجھسے اسنے
دل کی بات تو کہو حتی الوسع کوشش مین رہون گی آخر جب بہت تنگ کیا تو ملکہ حسن افروز نے کہا جیا جرات
پوچھو نہ کچھ سبب حال تباہ کا + الفت کا یہ ثمر ہے نتیجہ ہے چاہ کا + کچھ دل ہی جانتا ہے مزا دل کی چاہ کا + اے مانی
مین کیا حال بیان کرون + اور تمھین اس بات کا کیا جواب دون ع دل من داند و من دانم و داند دل من + یہ کہتے
ہی بیخود ہو گئی دل بھر آیا زخم جگر او بھر آیا مانی کے گلے لگ کر خوب روئی ایسی روئی پھر غش آگیا دَدَا نے جھنجلا کر کہا کہ
لڑکی نہ کچھ کہتی ہے نہ سنتی ہے زار زار روتی ہے ناحق رو رو کے آپکو ہلاک کرتی ہے جان کھوتی ہے غرض بہزار دشواری
پھر ہوش آیا پھر مانی نے پوچھا پھر یہی فرمایا ع دل من داند و من دانم و دا ند دل من + محمود نے دیکھا کہ دَدَا خیر خواہ
معلوم ہوتی ہے اور حال بھی سن چکی ہے کہنے لگا صاحب مین بڑی دیر سے بک رہا ہون سمجھاتے سمجھاتے
تھک گیا ہون کہ حضور واسطے خدا کے چندے صبر کیجیے مین ابھی پھر جاتا ہون اور جسطرح ہو سکتا ہے شہزاد کو
لاتا ہون مگر میری بات مطلق نہین مانتی ہین وعدہ کرتا ہون مگر جھوٹ جانتی ہین مانی نے کہا ع ای باد صبا این ہمہ آوردہ
تست + اے محمود تو نے بڑا غضب کیا کہ شہزادی کو گرفتار رنج و تعب کیا اب دیکھیے وہ شہزادہ کس گھڑی
یہان آتا ہے اور میری لڑکی کے دل سے یہ غم والم کب جاتا ہے محمود نے کہا جیا تم کیا کہتی ہو بیگم صاحب کچھ انہی
زبان سے کہین اور مجھے رخصت کرین دیکھو تو مین ابھی جاتا ہون یا نہین اور چھہ مہینے کے عرصہ مین شہزادہ کو یہان
لاتا ہون یا نہین یہ سنکر ملکہ حسن افروز نے آنکھہ کھولی اور نہایت ضعف اور ناتوانی سے مانی کیطرف دیکھکر بولی
کہ دیکھو مانی محمود کیا کہتا ہے تم بھی ذرا اس بات کی شاہد رہنا یہ مجھے زبان دیتا ہے ہ گر اسمین ذرا خلاف ہوگا
سن لینا کہ مطلع صاف ہوگا پھر مہر اسنے نام کی کہ لعل بدخشان پر کندہ تھی اونگلی مین سے نکال کر محمود کے ہاتہ مین
دی اور آہ سرد دل پر درد سے کھینچ کر کہنے لگی کہ محمود اوس جان جہان آرام دل عاشقان کو مجہ گم نام کیطرف سے یہ نشانی دینا
اور میری طرف سے دست بستہ عرض کرنا مصنف خون دل یہان شراب ہے تجہ بن + دل بریان کباب
ہے تجہ بن + تیری فرقت مین زندگی ہے عذاب + اور مرنا ثواب ہے تجہ بن + کوئی مونس نہ کوئی ہے غمخوار
میری مٹی خراب ہے تجہ بن + ق ابر غم خوب گھر کے آیا ہے + چشم ہر دم پر آب ہے تجہ بن + برق رخشان یہ خندہ
زن ہے اب + دلکو وہ اضطراب ہے تجہ بن + نالون نے رعد کو کیا ہے خجل + شور و غل بیحساب ہے تجہ بن +
اب فنا ہون گے ہم کوئی دم مین + جان شکل حباب ہے تجہ بن + اے شہ حسن التفات ادہر + کشور دل خراب ہے
تجہ بن + آتشین رخ دکھا سخن محکو + دل میرا آب آب ہے تجہ بن + دل مین مطلق تاب و توان نہین حال دل کہنا

جہان نہ بیجان
دیدہ گوئیندہ

لہون قابو مین اپنی زبان نہین ہر وقت جان دینے پر مستعد ہوتی ہون بیقراری سے زار زار روتی ہون جب یہ خیال آتا ہے کہ سنا ہے تیرے ملاقات کے مرجانا داغ حسرت اپنے وصال کا تیرے دلبر دہر جانا دل قبول نکرے گا الزام اسکا مجہپر دہریگا ٹہر جاتی ہون دل کا پاس کرجاتی ہون اور سچ تو یہ ہے کہ **سید محمد خان رند** فرقت مین تیرے جان تلف کی نہین جاتی + اوجان جہان جان تو یون دی نہین جاتی + اب اگر تم ہمارے شیدا اور معشوق باوفا ہو تو بہر خدا ایک نظر مجہ خستہ جان مہجور خاطر پریشان کو جمال جہان آرا اپنا دکہا جاؤ اور ایک مرتبہ مجہ بیمار اجل گرفتہ دل صد آزار کو شربت دیدار پلا جاؤ **رند** دست قدرت پہ جان ودل صدقے + تیری صورت پہ جان ودل صدقے + آجاؤ بس اب راہ نہ اے یار دکہاؤ + مشتاق ہون مشتاق ہون دیدار دکہاؤ + یہ کہکر کچہ جی مین جو آگیا لیٹے لیٹے قلم اوٹہایا باچشم اشکبار یہ چند اشعار نامہ کے لکہے اور محمود کے حوالے کیے **نامہ ملکہ حسن افروز از مصنف گل** گلعذار حسن ورعنائی + بلبل شاخسار زیبائی + شہسوار سمند ناز وادا + نونہال حدیقۂ زیبا + میرے دلدار میرے عاشق زار + میرے غمخوار میرے جان نثار + بعد صد شوق وصل جسمانی + بعد صد ذوق وصل روحانی + تیری تصویر جب سے آئی نظر + محو حیرت ہون اے میرے دلبر + اللہ اللہ تیرا یہ حسن وجمال + چشم بد ورر دور شب مہ وسال + رخ پر نور مہر عالمتاب + رنگ رخسار سرخ جوش شباب + نہین سے زلف کی جفا کی پناہ یہ وہ کافر کہ بس خدا کی پناہ + چشم بیمار نے کیا بیمار + نگہ مست نے کیا سرشار + دلکو باندہا کمند گیسو نے + ذبح کرڈالا تیغ ابرو نے + دہن تنگ نے کیا دل تنگ + رنگ چہرہ کا دیکہہ اوڑ گیا رنگ + سینہ نے وصل کا کیا طالب + ہو میسر گمان ہے غالب + ہاتہون نے خوب ہاتہا پائی کی + شکر ہوش کی صفائی کی + جب دیکہی تیرے کمر کی لچک + بیکلی سے ہے مجہے صنم اب تک + قد قیامت بلا ہے آفت ہے + جیتون مین عجب شرارت ہے + ہو غرض سر سے پانون تک آفت + زید اللہ حسن ورنگ درخت + اب سنا دین تمہین ہم اوسکا نام + جسکو عشاق نے کیا ہے سلام + کون وہ عشق خانمان برباد + ظالم وقاتل وستم ایجاد + عشق کو کہیے مجمع الآفات + عشق موذی بلا ہے اور بدذات + عشق ظلم وستم ہے آفت ہے + عشق بیمہر و بیمروت ہے + عشق رہتا ہے دل مین ہو کر داغ + اس غم آباد کا یہی ہے چراغ + تلخ کامی اسی مین حاصل ہے + ذائقہ اسکا ستم قاتل ہے + رشتۂ عمر کو زبانہ ہے + توسن جان کو تازیانہ ہے + دل ہی سب کا خون کرتا ہے + یہی پیدا جنون کرتا ہے + میرے دل مین بہی گہر کیا اسنے + آخر اپنا اثر کیا اسنے + تب فرقت سے جسم جلتا ہے + دم سینے دہوان نکلتا ہے + خون دل چشم تر سے جاری ہے + زخم دلبر ہمارے کاری ہے + سخت بیچین ہون خدا کی قسم + تیرے ہی چشم سرمہ سا کی قسم + ہجر مین تیرے اب تو مرتے ہین + کوئی دن زندگی کے بہرتے ہین + ناتوانی سے اب یہ حالت ہے + بات کرنا بہی اک قیامت ہے + کبہی ہوتے ہین جان سے بیزار + کبہی روتے ہین آہ زار ونزار + کبہی بلبل کیطرح نالان ہین + کبہی سنبل صفت پریشان ہین + کبہی جوش جنون وحشت سے + کبہی کچہ آپ ہی آپ رقت سے + آنکھین شبنم کیطرح گریان ہین + کبہی نرگس کیطرح حیران ہین +

کبھی دریا دکھایا آنکھون نے + کبھی سر تک ڈوبایا آنکھون نے + کبھی دل آبلہ سا پکتا ہے + کبھی آنکھون سے خون ٹپکتا ہے + ایسے جینے سے کاش مرجاتین + جان سے اپنی ہم گذر جائین + مگر ہم کیا کرین کہ ہین مجبور + ہے زمین سخت آسمان ہے دور + اب جدائی بہت ستاتی ہے + آ میری جان کہ جان جاتی ہے + ختم کردیگا اب بیان سخن + بڑی آفت ہے یہ زبان سخن اور نامہ کو لفافہ کرکے یہ شعر شیخ محمد ابراہیم ذوق کا بصد ذوق و شوق لکھا اور محمود کے حوالے کیا ذوق مرحوم یہ چاہتا ہے شوق کہ قاصد بجائے مہر + آنکھ اپنی ہو لفافہ خط پر لگی ہوئی + محمود نامہ لیکر ملکہ سے رخصت ہوا وقت رخصت شہزادی نے کئی کشتیان زر و جواہر سے معمور محمود کو عنایت کین اور خلعت سے سرفراز کیا محمود آداب بجالایا نصر من اللہ و فتح قریب کہکر رخصت ہوا اور صبحدم ملک تبریز کی طرف روانہ ہوا

داستان بیقرار ہونا ملکہ حسن افروز کا فراق دلدار مین اور آگاہ ہونا شاہ فارس کا شہزادی کی بیقراری سے اور حال دریافت کے لیئے آنا اوسی حالت اضطرار مین +

خوب ساقی نے دی شراب سخن + بھر گئی عشق سے کتاب سخن + کہین عاشق تڑپ سکتے ہین + کہین معشوق بھی پھڑک سکتے ہین + اب ذرا اور بھی دے اک اک جام + کہ یہ محفل بخیر ہو انجام + شہسواران عرصۂ عشقبازی و فارسان مضمار جان گدازی مسافران بار ناکامی بردوش باختہ ہوش از خود فراموش لکھتے ہین کہ جب محمود ملکہ حسن افروز راہ گداز و ہمہ تن سوز سے رخصت ہوکر شہزادہ آرام دل کی تلاش مین نکلا یہان طپش دل فردوس منزل مین زیادہ ہوئی بسمل کیطرح تڑپنے لگی جان دینے پر آمادہ ہوئی جب وحشت خاطر زیادہ پائی عقیلہ تو تھی اپنے دلکو سمجھاتی رند ای دل نہ تڑپ اتنا گیا ہے میرا قاصد + آج آئی خبر یار کی یا کل خبر آئی + رند دل بیتاب شتاب آتے گا قاصد نہ تڑپ + راہ مین دیر لگی فقط آتے جاتے + سمجھاتے سمجھاتے جب خیال یار یورش کرتا انسوکل آتے پھر وہی نقشے ہو جاتے بیتابی زور کرتی بیقراری دل مین شور کرتی مانی نے کہا بیگم خدا کے لیے ایسی بیقرار نہو آہ و زاری کو موقوف کرو ڈرتی ہون کہ اس حال سے کوئی خبردار نہو ملکہ نے کہا اے جیا چہ امکان شعلہ و برق و شرر بھی ہمنے دیکھے پر کوئی + + بیقراری مین نہ پایا اس دل بیتاب سا + دل ہے کافر یا خدا جانے کہ کیا آفت ہے یہ + تلملاتا ہے پڑا پہلو مین اک سیماب سا + جیا مین کیا کرون دلکو کیونکر سمجھاؤن جو شے اپنے قابو مین نہو تو پھر اوس پر کسیکا بس نہین چلتا ہے + درد دل دے دیا ہے اک بت کافر کے ہاتھ مین + اب حق مین دیکھیے میرے اللہ کیا کرے + مانی نے کہا بی بی یہ خبط ہے ذرا سنبھلو یہ مقام ضبط ہے خدا کی عنایت سے ناامید نہو اوسی کو یاد کرو مژدہ لاتقنطوا من رحمۃ اللہ سے جی شاد کرو اب اٹھو ہاتھ منہ دہو ڈالو دلکو سنبہالو دیکھو خاصہ کا وقت آیا ہے لوگ اس حال مین دیکھینگے تو کیا کہین گے یہ کیا بیہودہ پن جی مین سمایا ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا بس ہر دم رونا ہے بی بی اللہ حافظ و نگہبان ہے جو ایسا رونا دہونا ہے خیر وہ بھی اک بات تھی ہوگئی اب دیکھو محمود گیا ہے کیا جواب لیکر آتا ہے ملکہ نے کہا مانی للہ تم اس مقدمہ مین دخل ندو مجھے نہ ستاؤ تم نہین جانتی ہو مین جس حال مین ہون مجھے اوسی حال مین رہنے دو میرا غم نکھاؤ میری

اندازہ وہی سمجھے سر سے دلکی چاہ کا + زخمی جو کوئی ہوے کسی کی نگاہ کا + یہ کہکر اوٹھی اور چھپر کہٹ مین جا لیٹ
رہی تصویر کو چہاتی سے لگا کر ایک شور مچایا اور بصد حسرت و یاس رو کر فرمایا **نسیم دہلوی** نہ تم بر مین نہ دل پہلو
مین رو ئین آہ کس کس کو + مقام شکر ہے دیکھین فلک کیا کیا دکھاتا ہے + اس عرصہ مین قمر النساء وزیر زادی جو شہزادی
کے ہمسن تھی ملکہ شہزادی سے بھی کمسن تھی شیش محل مین آئی ملکہ کو جو نہ دیکھا بہت گھبرائی مانی سے کہنے لگی کیون مانی
بیگم صاحب کیا ابھی تک سوتی ہین کیا سبب ہے جو بیدار نہین ہوتی ہین مانی کہ انجام کار کے فکر مین غوطے کہا رہی تھی
دل سے سو سو تدبیرین بنا رہی تھی کچہ نہ بولی قمر النساء چھپر کہٹ کے پاس آکر پردہ اوٹھا کر دیکھتی کیا ہے کہ شہزادی کی
آنکھین نرگس وار کسی کے انتظار مین وا ہین مگر آنکھون سے دو دریا روان ہین گویا گنگا جمنا ہین رنگ چہرہ کا زعفرانی
ہے لب خشک ہین دل مین سوز نہانی ہے گرمی عشق سے پیشانی عرق آلودہ ہے کسی کے تصور مین سکتہ
کا عالم ہے چین دل کا مفقود ہے جب بیتابی دل زیادہ ہوتی ہے یہ غزل پڑہتی ہی اور روتی ہے **مصنف**
حال دل زار ہے کیا ہوتا ہے + سخت بیمار ہے کیا ہوتا ہے + دل مرا رسم وفا کیا جانے + تو گرفتار ہے کیا ہوتا ہے +
رات دن دیدہ دیدار طلب + میرا بیدار ہے کیا ہوتا ہے + جان زار اس مرے دل کے ہاتہون + سخت لاچار گیا ہو
ہے + لشکر رنج الم سے مجھکو + روز پیکار ہے کیا ہوتا ہے + دل میرا پی کے شراب الفت + مست و سرشار ہے
کیا ہوتا ہے + بدن آغاز محبت مین **سخن** + صورت خار ہے کیا ہوتا ہے + قمر النساء یہ حال دیکھکر متحیر ہوئی چھکے چھوٹ
گئے رشتہ استقلال ٹوٹ گئے حیرت سی صورت دیوار ششدر رہ گئی گھبرا کر کہنے لگی بیگم مزاج کیسا ہے خدا کے
لیے فرمائے تو یہ کیا ہے ملکہ **حسن افروز** نے منہ پھیر کر جواب دیا کہ ہان بہن اچھی ہین قمر النساء فرط محبت سے
بیقرار ہو کر مانی سے کہنے لگی کہ مانی دیکہو تو تمہاری بیگم کے دشمنون کا کیا حال ہے تمہین کچہ خبر بھی ہے کیا سمجھ پر پتھر
پڑ گئے عقل پر زوال ہے مانی گھبرا کر کہنے لگی کیون بی بی خیر تو ہے قمر النساء نے کہا بہی واللہ تمنے بھی کمال کیا کہ ہر دم
پاس رہتی ہو اور پھر خیر تو ہے کس مزے سے کہتی ہو یہ کہکر گھبرائی ہوئی بیگم صاحبہ کے پاس گئی جا کر سب حال بیان
کیا رو رو کے تر دامان کیا بیگم صاحبہ اور سب خواصین سراسیمہ و پریشان افتان و خیزان شہزادی کے پاس آئین
بیگم صاحبہ بلائین لیکر ملکہ سے کہنے لگین کہ میری جان کہو تو جی کیسا ہے مین تیری واری کیون تیرا حال ایسا ہے ملکہ نے
کہا اماں جان کیا کہون دل مین درد ہے تمام بدن مین اعضا شکنی ہے دیکھیے چہرہ زرد ہے کلیجہ منہ کی راہ نکلا آتا ہے
کچہ ایسا درد اوٹھتا ہے کہ جی بیٹھا جاتا ہے رونے کو بے اختیار دل چاہتا ہے مگر ابتک تو ضبط کیے ہون آگے دیکھیے خدا
کیا دکھاتا ہے **حضرت غالب** پھر کچہ اک دل کو بیقراری ہے + سینہ جویاے زخم کاری ہے + یہ سرگذشت سنکر
بیگم صاحبہ کے ہاتہ پانون پہول گئے اور تو کچہ بن نہ آیا گھبرا کر فرمایا کہ ارے کوئی حضور کو خبر کرو یہ سنتے ہی ایک خواجہ سرا
نے جا کر بادشاہ کے حضور مین سب حال گذارش کیا بادشاہ کہ اوسوقت تسبیح خانہ مین مشغول یاد الٰہی تھی شہزادی
کی علالت کی خبر سنکر محل مین تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ بیٹیا کہو کیا سبب ہے جو تمکو اسقدر رنج و تعب ہے ملکہ نے
کہا جناب عالی مین بھی حیران ہون کہ اس بیخودی کا باعث کیا ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل خود بخود نکلا آتا ہے تمام بدن

سنسناتا ہے لوگون کی کثرت اور آمد ورفت سے دم رکتا ہے تن بدن مین آگ لگ رہی ہے تمام جسم پھنکتا ہے خدا جانے کیا آفت آسمانی از ہر کبخت پر نازل ہوئی ہے کہ اسقدر روئی ہون مگر ابھی تک تسکین نہین حاصل ہوئی بادشاہ خاطر پریشیان ہوتے ہوئے باہر تشریف لاتے اور مسیح الزمان حکیم احسن اللہ خان کو علاج کے واسطے بھیجا جب حکیم صاحب آئے مانی نے ملکہ کو ہوشیار کیا حکیم کے آنے سے خبردار کیا لیکن ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا مگر ایک آہ سینہ سوزان سے بھری یہ کہا اور پھر آنکھ بند کرلی لا اعلم نبض نہ دیکھ اے طبیب ہاتھ لگا اور مُوا + میری تو یہ شکل ہے ہائے چھوا اور مُوا + حکیم صاحب نے کہا حضور یہ کیا فرماتی ہین ناحق رو رو کے اپنے مرض کو بڑہاتی ہین ذرا نبض دکھائے پھر تابعدار جو دوائین دے اوسے نوش فرمائے دیکھیے تو کیا جلد آرام ہوتا ہے اور یہ کمترین کیسی ملذذ دوائین دیگا یہ مرض کھوتا ہے ملکہ نے خفا ہوکر جواب دیا کہ حکیم صاحب بھلا آپنے ہمارا مرض کیا تشخیص کیا جو آپ دوا بھی اپنے ساتھ لیتے آئے ہین چاہیے ہمین مطلق صحت نہو گی آپ ناحق دوا دینے آئے ہین خسرو از سر بالین من برخیز اے نادان طبیب + دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست + قمر النسا کہ نہایت زیرک اور دانا تھی شہزادی کی فحوائے کلام سے فوراً دریافت کر گئی کہ ہو نہ ہو یہ مادہ سوداے عشق کا رجوع ہے آفتاب محبت کا مشرق سینہ سے طلوع ہے مگر ابھی شروع ہے بقول شخصے کہ عشق و مشک را نتوان نہفتن + دل مین تو سمجھ گئی مگر اوسوقت کچھ نبولی بیگم صاحبہ بھی اس کلام سے ہوشیار ہوئین مانی کو الگ لیجاکر کہنے لگین کہ مانی تمکو تو معلوم ہو گا کہو تو یہ ماجرا کیا ہے وہ کیا چیز ہے جو اندر ہی اندر اسکے دل کو ستاتی ہے مانی ہو نہو مجھے تو لڑکی کے کلام سے عشق کی بو آتی ہے جب مانی نے دیکھا کہ راز آشکار ہوا بجز راستی اب چارہ نہین حال ظاہر سارا ہوا بیگم صاحبہ کا ہاتھ پکڑ کے شہزادی کے قریب لائی اور تصویر کہ ملکہ کے سینہ سے لگی ہوئی تھی آہستہ سے اوٹھا کر دکھائی بادشاہ بیگم تصویر دیکھتے ہی ہزار جان سے اوس جان جہان پر نثار ہوگئین صورت دیکھتے ہی بیقرار ہوگئین مسکرا کر فرمانے لگین کہ مانی یہ کس یوسف ثانی کی تصویر ہے اور یہ کون شہنشاہ والاجاہ صاحب عز و توقیر ہے مانی نے از ابتدا تا انتہا حقیقت حال پر اختلال محمود کا آنا اور تصویر دکھانا شہزادی کا عاشق ہونا اور بتلاش شہزادہ پھر محمود کا جانا سب بیان کیا بیگم صاحبہ نے جب حال شہزادی کے تعشق کا سنا آل کار سوچکر غمگین ہوئی مگر اور امراض کیطرف سے رفع شک ہوا دلکو ذرا تسکین ہوئی مانی کو الگ لیجاکر سمجھایا کہ تم جہان دیدہ ہو ذرا لڑکی کی دلداری کرتی رہنا عشق کمبخت نے اسکے دل مین گھر کیا ہے تم مدام غمخواری کرتی رہنا اور کہنا کہ بی بی گھبراؤ نہین خاطر جمع رکھو جسکی تمنے تصویر دیکھی ہے تمہاری اماجان اوسی شہزادے کے ساتھ تمہاری شادی کریگی ذرا اپنے دلکو تسکین دو صبر سے بیٹھی رہو انشاء اللہ تعالے بہت جلد گلہاے مقصود سے تمہاری گود بھر دینگے یہ کہکر بیگم صاحبہ ملکہ حسن افروز کے پاس آئین اسطرح کی گفتگو تو زبان پہ نہ لائین مگر آغوش مین لیکر پیار کیا پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا مریجان تمہین اللہ کی امان ہم سے کچھ بات تو کرو بیگم یہ بڑی بات ہے دیکھو ہر دم ٹھنڈی ٹھنڈی سانس نہ بھرو ملکہ نے کہا امان جان شعر آپکی باتون سے یہ اور بھی دل دکھتا ہے + جانے پھر خدا یہان سے کہ دم رکتا ہے + ہم کیا بات کرین آپ بزرگ ہین آپکو اس بات کا کیا جواب دین درد کسی سے کیا بیان کیجے اس اپنے حال ابتر کو

دل اوسکے ہاتہ سے بیٹہی جسے جانا نہ پہچانا + آخر جب بیگم صاحب سے نے دیکہا کہ بات کرنے سے طبیعت پر جوش آتا
ہے آدمی کیصورت سے نفرت ہے کلام سے دم گہبراتا ہے لاچار خاص محل مین تشریف لائین ہمراہ اپنے وہ تصویر
بھی لیتی آئین بادشاہ جو محل مین آئے بیگم صاحبہ نے تخلیہ کیا اور شاہ سے طلب مشورہ کیا جب حضور آکر بیٹہے بیگم صاحبہ
نے وہ تصویر بادشاہ کو دکہائی شاہ والاجاہ بیک نگاہ حیران انگشت بدندان دست قدرت کے قربان ہوکر رہ گیے اور
فرمانے لگے بیگم یہ کون خجستہ نہاد ہے آدم زاد تو نہین معلوم ہوتا شاید پریزاد ہے بیگم نے کہا حضور مین پہلے آپسے یہ پوچہتی
ہون کہ اگر یہ شخص آپکی صاحبزادی کے ساتہ شادی کی درخواست کرے تو آپکو منظور ہے بادشاہ نے کہا صاحب
اگر یہ کوئی شہزادہ عالی خاندان والا دودمان ہے تو خیر کیا مضائقہ منظور ہے ورنہ ابھی ان باتون کا کیا مذکور ہے بیگم صاحبہ
نے کہا سنئے یہ تصویر شہزادی آرام دل پسر شاہ چین کی ہے جو آپکی ملکہ کا حسن وجمال سنکر عاشق ہوا ہے یہ
تصویر اوس نازنین مہ جبین کی ہے محمود سوداگر متاع خوبی سمجہکر لایا تہا اور آپکے صاحبزادی کے حضور مین گذرانا
تہا پس دیکہنا کیا تہا گویا قیامت کا آنا تہا جب سے یہ تصویر دیکہی ہے لڑکی اوسکی عاشق زار ہے فرط محبت سے
بیقرار ہے نہ تو دشمن بیمار ہین نہ خدانخواستہ کچہ آسیب ہے مگر حضرت عشق پڑے ہے جن سوار ہین یہ سب اونہین کا
فریب ہے اور فی الحقیقت صورت اچہی جہان کو پسند ہے معشوق باوفا کہان ملتا ہے اسی سبب سے دل عاشق
دردمند ہے خوش نصیبون کو ایسے بھی ملجاتے ہین کہ جذبۂ محبت سے بیچین ہوکر آپ ہی دوڑے چلے آتے ہین
اب آپکو اختیار ہے چاہیے اپنے فرزند کی خوشی کیجیے یا نہ کیجیے بندی دست بردار ہے اور جو آپ سچ پوچہتے ہین تو یہ بات
ہماری یاد رکہیے کہ اگر چراغ عقل کا ہاتہ مین لیکر ڈہونڈہیے گا تو قیامت تک ایسا شہزادہ خوبصورت تمکین والا خاندان
باعز وتمکین اندہیرے گہر کا اوجالا نملیگا اور بالفرض اگر ہزار خرابی کوئی مل بھی گیا تو یاد رہے کہ آپکی صاحبزادی کا چاہنے
والا نملیگا مصنف دنیا مین اگر ڈہونڈہیے تو کیا نہین ملتا + پر چاہنے والا نہین ملتا نہین ملتا + بادشاہ اس حال
کو سنکر دیر تک بحر تفکر مین غوطہ زن رہا پہر بہت سوچ کر کہا کہ اچہا مین اسکا جواب پہر دونگا تم لڑکی کو سمجہاؤ خاطر شگفتہ
بہلاؤ بیگم صاحبہ نے کہا بہلا جس لشر پر عشق کا سایہ ہوتا ہے اور جسکو وصال یار کی دہن ہوتی ہے وہ کسی کی سنتا
ہے بقول ناسخ ہر گہڑی کہتے ہو صاحب صبر کر + بندہ عاشق ہے دیا ایوب ہے + ایسے شخص کو کچہ کہنا
یا سمجہانا فقط ستانا اور ناحق جی جلانا ہے بادشاہ خاموش اوٹہے اور تصویر ہاتہ مین لیے باہر تشریف لائے وہان
ملکہ حسن افروز نے جو فرصت پائی معشوق کی یاد آئی غشی سے کچہ افاقہ ہوا تہا آنکہہ کہولی چشم نیم باز سے فلک
کو دیکہکر کف افسوس ملے اور دہنی طرف سے بائین طرف کروٹ لیکر پہر وہی شعر زبان پر لائی نسیم دہلوی
نہ تم بر مین نہ دل پہلو مین روئین آہ کس کس کو + مقام شکر ہے دیکہین فلک کیا کیا دکہاتا ہے + دل امڈا آتا ہے
از خود گلے مل مل کے رونے کو + کمر بستہ سفر خستہ مقرر کوئی آتا ہے + گذرتی ہین بڑی تکلیف سے راتین جدائی کی
+ ملین پہر تمسے ہم اب دیکہیے وہ دن کب آتا ہے + مین صدقے اے اجل آجا شب فرقت مین جلدی سے +
ہماری جان جاتی ہے تیرا کیا اسمین جاتا ہے + نسیم دہلوی اب ناتوانی سے یہ عالم ہے + کوئی ہمکو اوٹہاتا ہے کوئی ہمکو بٹہاتا ہے

یہ پڑھکر خوب روئی جب رونے سے بھی عاجز آئی تو یہ مثلث کا بند لب پر لائی **مومن خان مرحوم** منظور ہے کچھ اور کہ
اشک آنکھہ سے چلے + من کیستم کہ گریہ بجا الم کند دلے + مزید بدت بہ نرگس شہلا گریستن + ہین خون فشانیان عبث
اے چشم اشکبار + گر کام دل ز گریہ میسر شود نزیار + صد سال میتوان بہ تمنا گریستن + کبھی جو دل گھبراتا تو یہ شعر لب پر آتا +
امانت لب جان بخش کی الفت مین لب پر جان آئی ہے + مریض عشق مرتا ہے مسیحا کی دہائی ہے + اس بیقراری
اور آہ زاری مین تصویر کا جو خیال آیا جا بجا ڈہونڈہا اور نہ پایا تو بے اختیار ہو گئی آپ مین نہ رہی مانی کے گریبان مین ہاتہ ڈال کر
کہنے لگی کہ دیکھو مانی مین تمہارا گریبان چاک کرون گی میری تصویر میرے حوالے کرو نہین تو ابہی اپنی تئین ہلاک کرونگی مانی
نے کہا بیگم خیر ہے دشمنون کو کیا ہو گیا خدا سے ڈرو ہیلنے تو آج تک ایسی باتین نہ کبہی دیکھین نہ سنین ماشاء اللہ چشم بد دور
ابہی تو تصویر ہی دیکھی ہے جب صورت دیکھو گی تو زمین پر پانون نہ رکھو گی ملکہ نے کہا ہان بجا کہتی ہو تمنے ابہی دنیا
مین کیا دیکھا ہے تم تو ابہی پیر نابالغ ہو بال دہوپ مین سفید ہو گیے ہین اچہا تم ہی اپنی کہہ لو کیا کہتی ہو مانی نے کہا
لڑکی بیگم صاحبہ نے بہی وہ تصویر دیکھی اور مجہسے حال دریافت کر کے بہت خوش ہوئین بلکہ فرماتی تہین کہ انشاء اللہ تعالی
مین اپنی لڑکی کی شادی اسی شہزادے کے ساتہ کرون گی اب وہ تصویر حضور کے دکہانے کو لیگئین ہین ملکہ یہ گفتگو
سنکر مارے خوشی کے پہولے نہ سمائی رنگ زعفرانی گلابی ہو گیا باغ باغ ہو کر اور مسکرا کر یہ شعر زبان پر لائی **مرزا رفیع**
سودا ہجر اور وصل سے کچھ کام نہین ہے مجکو + بات وہ کہیے کہ اک دلکو ہو تسکین جسمین + مانی مجہے اس سے کیا
مطلب کہ امان جان کیا کہتی تہین اور باوا جان کیا کہتے تہے تم میری تصویر دینے والی کون تہین خدا کی قسم مانی خیر
اسی مین ہے کہ میری تصویر مجہے منگا دو مانی نے قمر النسا سے کہا کہ بی بی کچہ سمجہ مین نہین آتا خدا جانے اوس بالشت
بہر کاغذ مین کیا رکہا ہے ذرا تم جاؤ اور بیگم صاحبہ سے وہ مانگ لاؤ وہ گئی اور بیگم صاحبہ سے سب حقیقت کہی اونہون
نے اوسیوقت تصویر منگوائی اور قمر النسا کے ہاتہ شہزادی کے پاس بہجوائی جب تصویر آئی دل نے ذرا توانائی
پائی رات دن لوسی کا شغل ہر دم اشعار برجستہ اور غزلین برمحل **میر حسن** غزل یا رباعی و یا کوئی فرد + اسی ڈہب
کی پڑہنا کہ جسمین ہو درد + کبہی وصال یار کیطرف سے یاس ہجوم غم سے رنگ فق چہرہ اوداس کبہی جو درد دل سوا
ہوا تو بیچتاب کہا کرباتین طرف ہاتہ سے دبایا دیر تک خاموش رہی صدمے سے بیہوش رہی جب آنکہ کہولی دلکو ڈہونڈہا
پر جانہ پایا نالون کو ضبط کیا اور فرمایا **حضرت غالب** کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنج فغان کیون ہو + نہو جب
دل ہی سینہ مین تو پہر منہ مین زبان کیون ہو + کیا غمخوار نے رسوا لگے آگ اس محبت کو نلا دے تاب جو غم کی وہ میرا
راز دان کیون ہو + وفا کیسی کہان کا عشق جب سر پہوڑنا ٹہرا + تو پہر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستان کیون
ہو + یہ کہہ سکتے ہو ہم دلمین نہین ہین پر یہ بتلاؤ + کہ جب دل مین تمہین تم ہو تو آنکہون سے نہان کیون ہو + غرض
ہر دم سوز عشق سے آہ و زاری تہی التہاب قلب سے بیقراری تہی کسی عنوان دلکو قرار نہ تہا سب نصیحت کرنیوالے
تہے مگر کوئی غمخوار نہ تہا +

ربائی اوس گرفتار دام محبت کی عورت بد ذات کے جال سے پہر ملکہ فارس کی

روانہ ہونا اوس بادیہ پیماے عرصہ الفت کا محمود سے ملنا اور آگاہ ہونا ملکہ حسن افروز کے حال سے

ہان پلاوے ساقیا اک اور جام + مستیون کا اب دکھا عالم تمام + دے لبالب بادۂ گلفام تو + دیکھہ اس آغاز کا انجام تو + طلسم کشایان جادۂ سخن وعزلت نشینان گوشۂ رنج ومحن عقدہاے حال گرفتاران کو ناخن تدبیر سے یون کھولتے ہین کہ ایک شب وہی عورت ساحرہ حسب معمول **آرام دل** کے پاس بیٹھی اختلاط کی باتین کر رہی تھی اثناے گفتگو مین شہزادہ کی نظر اوس مہر پر پڑی جو وہ ساحرہ اپنے ہاتہ مین پہنے ہوتے تھی دیکھتے ہی سیمین پر کے باتونکا خیال آیا جیمین سے کہنے لگا خیر سمجھون گا پہر آنکھہ بچا کر اوسکے ایک بال اون بالون مین سے جو بازو پر بندھے ہوئے تھے نکال کر دونو طرف سے پکڑ کے کھینچا کچہ دیر نہ گذری ہوگی کہ سفید دیو ہزارون دیو ہمراہ لیے ہوتے **آرام دل** کے حضور مین حاضر ہوا آداب وتسلیمات بجالایا او شہزادہ کو اس حال مین دیکھکر سخت متحیر ہوا گھبرایا ساحرہ دیوون کی شکل دیکھتے ہی بسرعت تمام حجرہ مین گیی اور غضبناک ہوکر ایک ٹھوکر زمین پر ماری زمین شق ہوگئی صدہا حبشی شمشیر برہنہ ہاتھون مین لیے غل مچاتے باہر نکلے دار وگیر ہنگامہ ہوا سب درہم برہم وہ کارخانہ ہوا دونو طرف سے تلوارین چلنے لگین زمین سے خون کی ندیان اوبلنے لگین **آرام دل** نے سفید دیو سے کہا کہ کھڑا کیا دیکھتا ہے جا اور میری انگشتری اوس قحبہ سے چہین لا سفید دیو انگشتری کا نام سنتے ہی زرد ہوگیا خوف سے ہراسان ہوا بید کیطرح لرزان ہوا جیمین کہنے لگا بڑا غضب ہوا کہ انگشتری سلیمانی اوسکے ہاتہ آئی اب مین شہزادے کی رہائی کی کیا تدبیر کرون سوچتے سوچتے ایک کشتی نظر آئی کہ زمین وآسمان کے بیچمین گردش مین ہے یہ دیکھتے ہی اوسکی طرف لپکا اور ایک ہی حملہ مین اوسکو اپنے قبضہ مین کر زمین پر لایا اوس کشتی مین ایک پنجرہ اور اوس پنجرہ مین ایک مینا بند تھی دیو اوس مینا کو نکال کر **آرام دل** کے پاس لایا اور کہا کہ حضور اس مینا کے جسم مین اس ساحرہ کی روح ہے آپ اسے خوب تکلیف دے کر مار ڈالیے دل کا حوصلہ نکالیے پہلے اسکا ایک بازو توڑیے پہر دوسرا پھر ایک ٹانگ پھر دوسری ٹانگ پھر خوب زور سے اسکی گردن مروڑیے غرض جیتا نچھوڑیے **آرام دل** مینا کو ہاتہ مین لیکر چاہتا تھا کہ پہلے بازو توڑے کہ ساحرہ نے غل مچایا کہ او شہزادہ دیکھہ کیا ستم کرتا ہے میرے احسان بھول گیا او محسن کش تو میرے غضب سے نہین ڈرتا ہے مصنف ابھی تجکو مزا چکھا دونگی + خاک ہوجائیگا جلا دونگی + سفید دیو نے جواب دیا کہ او بدبخت ننگ خاندان شہنشاہ قاف جو تم سب کا پیر ومرشد اور اوستاد ہے تو نہین جانتی کہ یہ شہزادہ اوسکا داماد ہے بس خیر اسی مین ہے کہ وہ انگشتری لا ورنہ اپنی جان سے ہاتہ اوٹھا ساحرہ نے کہا اچھا تو قسم کہا کہ انگشتری لیکے مینا کو چھوڑ دونگا دیو نے کہا مجھے خاک پاے سلیمان کی قسم اگر تو انگشتری دے گی تو مین بھی تیری مینا چھوڑوا دونگا ورنہ پہر وہی قسم کہاتا ہون کہ مینا کو مار ڈالونگا اور اس شہر کو بیخ وبنیاد سے کہود کر ہوا پر اوڑوا دونگا ساحرہ نے جب دیکھا کہ سواے صلح کے اب کوئی چارہ نہین لاچار وہ انگشتری سفید دیو کی طرف پہینکی دیو نے جلدی سے شہزادہ کی اونگلی مین پہنا کر

یون عرض کی کہ خداوندا اب اس مینا کو چھوڑ دیجیے اور مع الخیر یہان سے تشریف لے چلیے آرام دل نے مینا کو چھوڑ
دیا اور دروازہ کے باہر آکر شکر خدائے کریم بجا لایا پھر دیو کو رخصت کر کے کمر ہمت چست باندہی ملک جانان کی راہ
لی اور یہ فرمایا **ذوق** رخصت اے زندان جنون زنجیر در کھڑکاتے ہے + مژدہ خار دشت پھر تلوا میرا کھجلاتے ہے
+ مے عشق سے سرشار تھا جھومتا تھا خار بیابان ہر ہر گام پر قدم چومتا تھا جب کوئی کانٹا آبلہ پا مین چبھہ جاتا تو ہنسکر
فرماتا **خواجہ حیدر علی آتش** آبلہ پانون کے کیا تو نے ہمارے توڑے + خار صحرائے جنون عرش کے تارے
توڑے + دہوپ کی حدت تپ فرقت کی شدت اسنے حال زار پر رقت صدمہ دوری سے مرنے کی نوبت
اضمحلال مین جو مہر آرام جان کا خیال آتا تو جنون اور زیادہ ہوتا یہ کہتا اور روتا **حضرت غالب** دیوانگی سے دوش پر
زنار بھی نہین + یعنے ہماری جیب مین اک تار بھی نہین + شوریدگی کے ہاتھ سے ہے سر وبال دوش + صحرا مین
اے خدا کوئی دیوار بھی نہین + ملنا اگر ترا نہین آسان تو سہل ہے + دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہین + بے
عشق عمر کٹ نہین سکتی ہے اور یہان + طاقت بقدر لذت آزار بھی نہین + دل مین ہے یار کے صف مژگان سے
روکشی + حالانکہ طاقت خلش خار بھی نہین + اسیطرح ہزارون آفتین آدمیتین جھیلتا ہوا جان پر کھیلتا ہوا
چلا جاتا تہا فلک کے جور وستم سے جب گھبراتا تھا تو یہ اشعار زبان پر لاتا تہا **شیخ محمد ابراہیم ذوق**
رکھہ تکدر بس اب اے چرخ نہ اتنا ہمکو + ہمنے جانا کہ کیا خاک سے پیدا ہمکو + اور ہمدرد کہان ہو نہو اے حضرت
دل + درد اب تمکو ہمارا ہو تمہارا ہمکو + ہر قدم پانون پہ سر رکھتے ہین خار سر دشت + اے جنون تو نے ہی
کانٹون مین گھسیٹا ہمکو + دل مین تہے قطرہ خون چند سو مانند حباب + نہ رہی وہ بھی جب الفت نے نچوڑا ہمکو +
ہم تبرک ہین بس اب کر ملے زیارت مجنون + سر پہ پھرتا ہے لیے آبلہ پا ہمکو + ایک دن چلتے چلتے راہ کی
ماندگی سے عاجز آیا تاب وطاقت نے جواب دیا بہت گھبرایا ایک درخت سایہ دار نظر آیا شہزادہ نے افتان خیزان
بہر کیف اسنے تئین وہان تک پہونچایا بیتاب تو ہو ہی رہا تہا آتے ہی یہ شعر پڑہا اور لب چشمہ گر پڑا **جرات** نزع مین
بھی تری صورت کو نہ دیکھا افسوس + مرتے مرتے بھی نہ ارمان نظر کا نکلا + محمود کہ انکی تلاش مین دیوانہ وار
دو منزلہ سہ منزلہ کرتا ملک تبریز کیطرف چلا جاتا تہا حسن اتفاق سے اوس روز اوس صحرائے پر قضا مین اوسکا
بھی گذر ہوا ملکہ **حسن افروز** کے جذب دل کا اثر ہوا محمود نے دور سے دیکھا کہ ایک شخص جور فلک
ستم پیشہ سے پایمال سرگردان پریشان خراب حال کسی کے فراق مین حالت تباہ کوئی سنگ نہ ساتہ مگر
بیکسی ہمراہ ٹھنڈی چھاون مین پڑا سوتا ہے اوسکی بیکسی پر ہر برگ درخت کف افسوس مل مل روتا ہے قریب
جو آیا شہزادہ **آرام دل** کو پایا مارے خوشی کے جامہ سے باہر نکل گیا قریب تہا کہ شادی مرگ ہو جائے مگر شہزادہ
آرام دل پروردہ ناز و نعم کی مصیبت اور بیکسی کا خیال کر کے غمگین ہوا اور سنبہل گیا پھر جلدی سے
پانی کا چھینٹا دے کر ہوش مین لایا شہزادہ نے محمود کو جو اپنے بالین پر بیٹھے دیکھا سمجھا کہ شاید مین خواب دیکھتا ہون
محمود کے گلے لگ کر خوب رویا اور کہا کہ اے محمود جسدن سے تو مر گیا ہے مجھے زندہ درگور کر گیا محمود نے کہا

جناب عالی مین زندہ ہون اور ویسا ہی بندہ ہون آپ مجھے مردہ بناتے ہین عالم خواب نہین یہ بیداری ہے یہ کیا کلمۂ زبان
مبارک سے فرماتے ہین **آرام دل** یہ سنتے ہی گہبرا کر اوٹھہ بیٹھا اور ہاے محمود کہکر لپٹ گیا دیر تک روتا رہا اشکون سے
منہ دہوتا رہا آخر محمود نے کہا حضور بہر خدا آپ چپ رہئے میری سنیئے اور اپنی کہئیے **آرام دل** نے کہا **تسکین** جسکا رفیق
جس سے جدا ہوگیا ہو یار + وہ اپنی بیکسی پہ نہ روئے تو کیا کرے + محمود نے کہا خدا حضور کو تاقیامت سلامت
رکہے یہ بجا ہے مگر خدا کے فضل سے خاکسار ابتو زندہ ملا پہر اب کس بات کا گلا شہزادے نے فرمایا اے محمود **حضرت
غالب** رہا اگر کوئی تاقیامت سلامت + پہر اک روز مرنا ہے حضرت سلامت + جگر کو میرے عشق خونابہ مشرب
لکہے ہے خداوند نعمت سلامت + غرض **آرام دل** نے محمود سے اپنا حال پر رنج و ملال بیان کیا پھر محمود نے
اپنا قصہ پر غصہ عیان کیا اور کہا کہ جسکے واسطے آپ ایسے بیقرار ہین جس بیوفا کے آپ عاشق زار ہین **شوق**
جسکا رہ رہ کے دہیان آتا ہے + جیسے دم دشمنون کا جاتا ہے + کہاتے ہین نہ پیتے ہین نہ سوتے ہین + واسطے
جسکے روز روتے ہین + اوسے حضور کے احوال سے آگاہ کیا اوسنے تو سنکے کچہ التفات نکیا اور اپنے ادنے
غلامون کے برابر بہی نہ سمجہا **آرام دل** یہ سنکر خاموش رہا پہر کچہ سوچکر کہنے لگا **جرات** اس دل سے جو
ملا نہ دل اوس رشک ماہ کا + ہے یہ قصور اپنے ہی بخت سیاہ کا + یہ کہتے ہی آنسو نکل پڑے رونے لگا رشتۂ
تصور یار مین گوہر اشک پرونے لگا محمود نے کہا حضور سمجہنا تو درکنار آپ کی شان مین بڑی بڑی گستاخیان
کین ہین بلکہ مجہے چند سطرین بہی لکہکر دین ہین اور کہا ہے کہ جہان کہین اوس اجل گرفتہ کو پاؤ تو یہ پرچہ دکہانا یہ کہکر
نامہ شہزادے کے ہاتہ مین دیا **آرام دل** نے کہا ع ہرچہ از دوست میرسد نیکوست پہر پوچہا یہ خود اوس
کافر ادا نے لکہا ہے یا دوسرے سے لکہوایا ہے محمود نے کہا حضور اپنے ہاتہ سے تحریر فرمایا ہے دیکہیے
تو کیسا کیسا رنگ دکہایا ہے **آرام دل** نے کہا خیر جو کچہ ہو سو ہو **شفق** اسکو بہی ہم ہزار سمجہتے ہین مغتنم
آتے ہین اوسکے خط جو شکایت بہرے ہوئے + اور اے محمود **لا ادری** ہاتہ کا اوسکے خط دکہا لایا تیرے
قاصد مین ہاتہ کے صدقے + یہ کہکر نامہ لیا پہلے سات بار تصدق ہوا پہر بوسہ لیکر بصد ذوق و شوق کہولا **نسیم**
گو سرمہ خموشی نے کہلایا + تحریر کو آنکہون سے لگایا + قاصد سے کلام لطف بولا + خط صورت چشم شوق کہولا
وہ نامہ کہ عنبرین رقم تہا + قسمت کا نوشتہ یک قلم تہا + تحریر تہی سرگذشت ساری + کچہ یاس ہے کچہ امیدواری + نامۂ شوقیہ
دیکہتے ہی ایسا ہنسا کہ رونا آگیا اتنی خوشی ہوئی کہ پیرہن مین نہ سمایا لفظ لفظ پڑہ کے اوسکی ہواے شوق مین اپنے
ورق دل کو برباد کیا آنکہون سے خون رو رو کے اوسکے حرف حرف پر صاد کیا اس چہیڑ چہاڑ مین زخم دل پہر
ہرا ہوا شراب محبت دوآتشہ ہوئی نشہ اور دوبالا ہوا پہلے ایک ہی جان سے چاہتا تہا اب ہزار جان سے پیار کرنے
لگا جان و دل دو تو نثار کرنے لگا الفت مین وہ مزا پایا کہ یہ شعر زبان پر برجستہ آیا **صفیر** عشق کے فعل مین وہ ہمنے
مزا پایا ہے + دل تو کیا جان بہی کرتا ہون فدائے الفت + خنجر عشق زخم دلبر کاری لگا زخم دامن دار ہوگیا مرغ
بسمل کیطرح بیقرار ہوگیا **فیض** نمک چہڑکا گیا اچہا ہوا **فیض** دہان زخم اب تک نے مزا تہا + پہر تو محمود نے سب

حقیقت ملکہ کی بیقراری اور پریشانی اپنی دوا دوش اور سرگردانی مو بمو بیان کی اور وہ مُہر ملکہ کی نشانی دی اور کہا کہ آج حضور
اسی جا بسر کرین انشاء اللہ تعالےٰ کل صبح کو پہر عزم سفر کرین آرام دل کو ہرچند سیماب وار قرار نہ تہا مگر اپنی ہمدمِ دیرینہ کے
کئی مرتبہ دہوکا کہا چکا تہا بڑی کد و کاوش سے کہا چکا تہا محمود کے کہنے کو عمل مین لایا اور اوس شب وہین لب بستر لگا یا شب کو یاد دلدار ستانے
لگی چاندنی رات رلانے لگی بیقراری جو سوا ہوئی تو اس شعر سے زبان آشنا ہوئی صفیہ بلگرامی شب فرقت مین مینا
مجہپہ سے ہے شبنم پڑتی + روتے ہین حال دل زار پہ تارے دریا +

ملک فارس مین پہونچنا آرام دل کا اور باغ حیات بخش مین جانا ملکہ حسن افروز خوش شمائل کا

پہول سے لبریز بہر کر ساقیا + بادۂ گلرنگ کا ساغر پلا + دیکھہ پہر باغ معانی کی بہار + عاشق و معشوق مین بوس و کنار + زبان را قمان کیفیت گلزار اور خامہ منشیان جادو نگار سے زمین قرطاس پر یون پہول جہڑتے ہین کہ جب زاہد شب زندہ دار ماہتاب تسبیح کہکشان ہاتہ مین لیکر حجرہ مغرب مین در آیا اور نگار آتشین رخ مہر آفتاب نے پردۂ مشرق سے چہرۂ انور دکہایا شہزادے نے کمر ہمت چست باندہے اور محمود کے ہمراہ چل نکلا ہر روز منزلین طے کرتا بلبل وار آواز گل گلستان رعنائی کا دم بہرتا چلا جاتا تہا بارے چندروز مین ملک فارس مین داخل ہوا تمناے خاطر بر آئی مقصد دل حاصل ہوا آرام دل نے پوچہا یہ کون سے ہے محمود نے کہا ملک دلارام ہے شہزادہ نے فرمایا مصنف بخت اسعد کو تجہ دلدار مین لایا مجہے + بعد مدت یہان تلک گردون نے پہونچایا مجہے + اور کہا اے محمود للہ اب دیر نہ لگا جلد اوس آرام جان سے ملا محمود نے عرض کی کہ حضور اسقدر جلدی نفرماتے ذرا دم لیجیے ٹہر جائیے پہر محمود شہزادے کو اپنے مکان مین لیگیا سامان ضیافت کیا اور بہت سی قدر و منزلت کر کے مدارات مین مصروف ہوا اب یہان سے کچہ حال ملکہ جگر افگار کا گوش کیجیے اور سب فراموش کیجیے کہ ایک روز ملکہ حسن افروز کو فراق دلدار مین غفلت جو آگئی عالم خواب مین دیکہا کہ آرام دل تنہا دشت خوفناک مین ایک درخت کے نیچے پڑا زار زار رو رہا ہے یہ کہتا ہے اور درد دل سے بیقرار ہو رہا ہے جرات نزع مین ہیچ صورت کو نہ دیکہا افسوس + مرتے مرتے بہی نہ ارمان نظر کا نکلا + یہ خواب پریشان اور احوال بیتابی جانان دیکہکر یکایک چونک پڑی گہبرا کر اوٹہہ بیٹہی دیر تک زاویہ نشین رنج و محن رہی بحر تفکر مین غوطہ زن رہی پہر بیقرار ہو کر اور رو کر مانی سے کہنے لگی کہ مانی وہ رشک مسیحا کب آتے گا ہم تمام ہو جائین گے جب آتے گا ع پس ازان کہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد + وہ بولی بی بی صبر کرو چندے اور دل پر جبر کرو ع صبر تلخست ولیکن بر شیرین دارد + ملکہ نے کہا یہان تو ہر دم نفس و اپسین سے ہے ہاے افسوس تسلی خاطر کی کوئی صورت نہین ہے حضرت غالب کوئی امید بر نہین آتی + کوئی صورت نظر نہین آتی + آگے آتی تہی حال دل پہ ہنسی + اب کسی بات پر نہین آتی + مرتے ہین آرزو مین مرنے کی + موت آتی ہے پر نہین آتی + غرض مدام اوس ناکام کو آہ و نالہ سے کام تہا سوائے مانی اور قمر النساء کے کسی سے گفتگو تہی نہ کلام تہا نظیر اکبر آبادی کوئی کچہ پوچہے تو منہ دیکہہ سکے

چپ رہ جانا + نہ تکلم نہ اشارت نہ حکایت نہ سخن ہے اوسدن قریب شام قمر النسا نے آکر کہا کہ بیگم سوتی ہو یا حسب معمول بیدار ہو ملکہ نے کہا جرأت خیال خواب کہان سوز غم سے جلتے ہین + تمام رات پڑے کروٹین بدلتے ہین + قمر النسا نے کہا حضور خدا آپکا غم والم دور کرے خاطر اندوہ ماثر مسرور کرے آج مین باغ حیات بخش مین گئی تھی سبحان اللہ عجیب تیاری ہی ہر روش پر گلگشت باد بہاری سے حضور بھی آج اوس باغ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے رشک گلستان ارم فرماتے گل و بوٹہ کی سیر دو گہری جی بہلاتے ملکہ نے فرمایا مجھے معاف کرو یہین پڑا رہنے دو رند تکلیف سیر باغ مند و دل گرفتہ ہون + طبع شگفتہ چاہیئے گلزار کے لیے + قمر النسا نے کہا حضور خدا کے واسطے چلئے اگر آپکا دل نہین چاہتا تو میرے ہی خاطر کیجئے ملکہ حسن افروز کہ قمر النسا کو دل سے پیار کرتی تھی اوسکے خاطر سے اوٹھی اور عجب ناز و انداز سے قمر النسا کے کاندہے پر ہاتہ رکھکر حیات بخش کی سیر کیواسطے چلی دو چار قدم گئی ہو گی کہ اتنے ہی حرکت سے رگ رگ سنسنا گئی ضعف کے سبب سر سے پاؤن تک پسینے مین نہا گئی یہ حال جو دیکھا ہنسکر فرمایا میر کی ہی ضعف سے ہے تو حضرت دل + ہو گی آخر بس ایک آہ مین تم + غرض وہ باغ متصل خاص محل تھا وہان تک جانا بہت سہل تھا بہزار خرابی و دشواری باغ مین داخل ہوئی قمر النسا کو مسرت حاصل ہوئی لاعلم صحن گلشن مین جب خرام کیا + سرو آزاد کو غلام کیا + ملکہ نے باغ حیات بخش کی طیاری دیکھی فراق یار مین روح تن سے جدا ہونے لگی گل و بلبل کے وصل سے مہاجرت دلدار مین شبنم وار زار زار رونے لگی سرو دلجو کو دیکھا قد جانان کی یاد مین بار غم سے پشت دوتا ہو گئی سنبل زار کو پریشان دیکھکر یاد کاکل یار جان کو بلا ہو گئی نظارۂ نرگس شہلا سے چشم جانان کے تصور مین آنکھون مین آنسو بھر لائی سمن سیمین بدن کو دیکھا اپنے سیمتن کے جسم کی صفائی یاد آئی لالہ کی دید سے ولولۂ عشق اور بڑہا داغ جنون چمکا ایک آہ سینۂ سوزان سے بھری اور یہ مطلع پڑہا سودا اسے لالہ کو فلک نے دیے تھکو چار داغ + سینہ مرا ہے اوہ کہ اک دل ہزار داغ + قدم اوٹھاتی تھی زمین پاؤن پکڑتی تہی سنبل زار کی شوخی پر زلف پریشان ہوتی تہی بگڑتے تھے سوسن صدزبان کی غمازی اور بدزبانی سے کچھ زبان پر نہ لا سکتی تہی صورت تصویر ہر روش ایک ایک کا منہ تکتی تہی تاک انگور کو دیکھتے ہی یاد چشم میگون جانان مین آنکھین چڑہ گئین نشۂ عیش ہرن ہوا جی ہوتا تھا ہوا سخن ہوا القصہ اسی حال سے خواصون اور سہیلیون کے بیچمین ہر سو وحشیون کیطرح نظر کرتی ٹھنڈی ٹھنڈی سانس بھرتی تخت الماس پر جو برلب نہر موتی محل کے سامنے بچھا ہوا تھا شامیانہ سرخ اطلس کا اوسپر کھچا ہوا تھا آکر جلوہ فرمایا سامنے مینا بازار نظر آیا کہ نہر کے کنارے صدہا عورتین دکانین صرافی سے اور بزازی اور جواہر اور میوہ فروشی کی آراستہ کیے ہین سودی والیان زر و جواہر اور پوشاک پر تکلف سے اپنے جسم کو پیراستہ کیے ہین جواہر فروش پر عجب جوبن ہے کہ کان جواہر سراپا بدن ہے بال بال مین موتی پروئے ہین قدرت کی کہی ہین سلک مروارید مین چشم و گوش اسنے کہ دیدہ ہین نہ شنیدہ ہین رنگ رخسار لعل بدخشان ہے لب یاقوت ہین ہاتہ شاخ مرجان ہے حلقہ کف دست لبان الماس صاف اور خوشنما ہے مینا سے حنا کی ڈاک سا اور ہی لطف پیدا ہے کلائی صاف ہیرے کی پٹری ہے چہرہ انور مین کندن کی دمک ہے مسی مالیدہ لب تبسم ہین زمرد کے بندے انیتون مین پڑے ہین آئینہ رخسار مین سبزی کی ڈہک ہے

حقۂ لعل رعناے پستان ہین یا شمشاد قد ہین دو انار صفہان ہین دکہلا رکہی عاشقون کی دلآویز ہے ناف شکم گرداب بلا ہے بکہر
بحر حسن ہین موج خیز ہے سونے کا پلنگ بچہا ہوا ہے مسند تکیہ گاؤ جواہرات بیش بہا جنکی تلاش مین جوئندہ کا دل بہا بہا پہرتا
ہے کشتیون مین سجے ہوئے بیٹہی ہین خریدارون کو دیتی ہین جنکی کیا ہین گویا دل عاشقون کا مول لیتی ہین **بزاز پیشہ والیان**
بعد تکلف فرش اطلس پر انواع الانواع طرحکی تہان جامدانی کامدانی حریر و کتان لیے ہوئے اپنا بناؤ کیے ہوئے بیٹہی ہین
اونکا دیدار گویا نین سکہہ ہے انکہین سکہہ پاتی ہین راکہین ہاتہ آتی ہین کہین رفل کہین ڈوریا کہین تنکب ہے آون پہول
سے رخسارون پر بلبل چشم حیران سب بے تافتہ حواس باختہ ہے دل مومن پریشان ہے تیر مژگان جگر کے پار ہونے کو
لیس ہین چہرہ پر بکہرے ہوئے گیسو ہین تیغ ابرو نگاہ جادو قتل عشاق کے سب سامان درلیس ہین آنکہین ایسی کہ جنکے
تصور مین کمخواب آسنے ہمہ تن زیب کیے بیٹہی ہین جسم کی صفائی پر نظر کف افسوس ملل رہجاسے دست رنگین اطلس رخ
کا ایک نمونہ ہے بازار حسن کا ہر گہڑی حسن دونا ہے **میوہ فروش** اور مالنین وضیع و شریف اشیاے لطیف
لطیف دوکان لطافت مین سجائے بیٹہی ہین خریداری کا بازار گرم ہے کشمش کے خریدارون کی کثرت سے کشمکش ہے
چلغوزون کا انبار کیے بیٹہی ہین حسن مین لاثانی ہین خریدار پروانی ہین رنگ رخ گویا انار کے دانے ہین ایسی میز
بولتی ہین کہ سنے میون کی کشتیان انکی خوب آتی ہین زلفین خریدارون کے دلون کی دام ہین آنکہین شہلا سیاہ
دوبادام ہین نہال قد مین رخسار گلزار حسن سے دو سیب ہین دور کنندہ آسیب ہین جنکی خواہش ہین دل نا شکیب ہیںو بہ
کیا ہین ملذذ سیب ذقن ہے مسی کے اودا ہٹ سے جامن شرمندہ ہے مولسری دہن ہے پستان سخت ولایتی
انار ہین یا پیوندی آم کے درخت مین خام دو کیریان ہین یا دو نگترے مزدار ہین ناف چرخ شکم پر قطب تارا ہے
خریدار بہت ہین کیا کرے کہ نخل خرما مین اک ہی چہوارا ہے انگور کی قطبیان سامنے رکہی ہین ہر ایک ناز و ادا مین کیا
ہے اسکیلے دو کیلے کو بہا بنتی ہین مدام کیلے کی تاک سے وہ نہر کیا تہی گویا تختہ بلور تہے بلکہ سراسر نور سے اندر سے
باہر تک بالکل فرش سنگ مرمر کا سبزہ کی نہر یا اور گل بوٹہ کی ساخت سے رشک گلزار جہان جابجا نیلم بکہرا ہے عقیق
یمنی جڑا ہوا پانی اوسمین ایسا رواں جسطرح تختہ بلور پر فرش آب رواں اوسمین نقش کترا ہوا تمام جسطرح آب رواں پر کام
کا کام پانی اوسکا آبداری مین گوہر خوش آب بلکہ گوہر بہا سے آب خوشبوؤن مین بہ از گلاب اوسمین مچہلیان سرخ زرد نایاب
جنکے دیکہنے سے مرغ دل بیخ آہ پر کباب جانور آبی ہر ایک لاجواب کہین بط کہین مرغابی کہین سرخاب مثل پستان دوشیزہ
ہر ایک حباب غیرت ہر لعبت خوبان جہان اوسکی امواج کا پیچ و تاب شہزادے کی آمد آمد کی خبر سنکر مالنون نے دستہ دستہ
گلدستہ لاکر لب نہر دو طرف چمن دیئے داروغۂ باغ نے صدہا خوان میوجات بطور ڈالی کی لگا کر اور انواع طرحکے گلدستے
گل زعفران اور کیتکی اور مدن بان سے بنا کر ملکہ **حسن افروز** کے نذر کیے اور مرغان خوش الحان شاما و ہریل دیا لال بلبل
ہزار داستان طوطی شیرین مقال کہ مہندی کے برجون پر بند تہے کہولے اونکی نوا سنجی اور خوش بیانی نے ہر ایک کو بیچین
کردیا اسپینے بوسلے کوے اوڑ کر سرو پر جا بیٹہا کسی نے شمشاد کو گلے لگایا کوئی زعفران کے تختہ مین جا کر ہنسی سے لوٹنے
پہرنے لگا کسی کا دل خوف باغبان اور بیم صیاد سے دہڑکنے لگا کوئی نہر کے کنارے بال و پر کہول کر نہانے لگا کوئی

مچھلی کے صید کو نہر مین غوطہ لگانے لگا بلبل نے عجب عجب حرکتین کین کہ پہلے چند صدائین دین پہر ہاے گل کہکر شاخ
گل پر جا بیٹہا گلچین کو دیکہکر خار کہا بیٹہا آہ و فغان کرنے لگا اوسی کا دم بہرنے لگا کبہی باواز بلند یہ مطلع پڑہا **شیخ ناسخ** بلبل
ہون بوستان جناب امیر کا + روح القدس ہے نام مرے ہمصفیر کا + کبہی بادل دردمند یہ مطلع رند پڑہا **رند** منقار سے
ہزار مشقت سے پر کہلے + یارب یہ خیر مرے صیاد پر کہلے + کبہی غنچہ کے تصدق ہونا اور مست ہوکر زمین پر گر پڑتا
کبہی پہر اوڑکر اودہر جاتا نسیم کے جہونکمون سے بار جو نہ پاتا تو صبا سے پر کہول کر دو دو چونچین لڑتا کبہی قابو پاکر گل کا بوسہ لیتا
خوش ہوکر دم بہرتا اور پکار پکار کے یہ دعائین دیتا **مصنف** بہر گیا ہے گل امید سے دامن اپنا + باغبان تجکو مبارک رہے
گلشن اپنا + ملکہ حسن **افروز** یہ کیفیت ملاحظہ کر رہی تہی مگر کیا مقدور کہ چہرہ پر ذرا بشاشت کا نام ہوا ور دل سے دور
رنج و آلام ہو وہی ہر دم اشک جاری اور بیخودی کا عالم طاری کبہی کچہ چین آیا تو اوسی بلبل سے مخاطب ہوکر فرمایا **رند**
اے عندلیب ملکے کرین آہ و زاریان + تو ہاے گل پکار مین چلاون ہاے دل + ورنہ کچہ اسکی بہی پروا نہین لب سخن
سے مطلق آشنا نہین

داستان دعوت وصال طالب و مطلوب آرام دل کا موتی محل مین جانا اور ملاقات ملکہ خوش صفات پری لقا یعنی ملکہ حسن افروز حور شمائل سے لطف اوٹھانا

لا بہر کے ساقیا کوئی پیالہ شراب کا + روز وصال مین نہین موقع حجاب کا + مین بادہ خوار تشنہ ہون ساقی تنزا
دے + زاہد تو ہے پلا کہ عمل ہے ثواب کا + مضمون وصل اسمین رقم ہے تو چاہیے + چسپان ہوا ب ہر اک
ورق اس کتاب کا + محرران داستان مرغوب و راقمان حال وصال طالب و مطلوب کیفیت قران السعدین یون
لکہتے ہین کہ جب آفتاب سوختۂ آتش ہاجگر کباب غمکدہ مغرب مین گیا اور ماہتاب اپنی محبوبہ مشتری کو لیکر حجرۂ مشرق سے
برآمد ہوا ملکہ حسن **افروز** وہان سے اوٹہہ کر بادل داغدار زار زار روتی ہوئی موتی محل مین تشریف لائی اور آتے
ہی غش آگیا چہپر کہٹ مین گر پڑی قمر النسا اور خواصون نے جلد جلد گلاب کیوڑہ چہڑک کر اوٹہایا جب کچہ ہوش
آیا تو فرمایا **مصنف** عاشق کا دل نزار ستانا نہین اچہا + اسے ہمنفسو تجکو جگانا نہین اچہا + قمر النسا نے عرض کی
حضور گلزار کی بہار اور روشنی کی کیفیت تو اب دیکہنے کے قابل ہے آپ ذرا دل کو سنبہالیے اس رنج و الم
سے کیا حاصل ہے غرض قمر النسا نے شہزادی کا ہاتہ پکڑ کے اوٹہایا اور برآمدے مین کرسی جواہر نگار پر لا بٹہایا موتی محل
عجب تکلف کا مکان رفیع الشان تہا کہ اوسمین بجاے سنگ لعل بدخشان یاقوت کی اینٹین لکڑی کی جگہ شاخ مرجان بجاے
آہن سیم اوس پر طلائی ملمع تہا سارا مکان مرصع تہا جا بجا خوشہاے دُردانہ لٹکتے تہے استر کاری زمین مین اوسی کے
چوئے کی تہی ذرکیتا سفال کے بدلے ٹہوکرین کہایا کرتے تہے اسیواسطے موتی محل نام تہا واقعی اسم بامسمے تہا شام
ہوتے ہی روشنی کا ٹہاٹ ہوا دشمنون کا دل اوچاٹ ہوا ادہر ماہ تابان فلک پر نمایان ہوا ادہر لب نہر اور ہر
روش پر کہ لالٹینین قد آدم دو دو اور چار چار قدم پر نصب تہین روشن ہوئین ہر درخت فضا ان روشنی سے سرو چراغان

ہوا ہر شجر بلکہ تمام باغ چراغ کی روشنی سے کرہ نور ہوگیا شہزادہ کا جمال جہان آرا ایک عالم کو تجلی طور ہوگیا روشنی کی کیفیت دیکھکر غنچہ و گل فرط انبساط سے پھول گئے مرغان آبی تڑپ کر باہر نکل آئے پرند جانور درختون پر بسیرا لینا بھول گئے قمر النسا نے محل مین سامان جشن کیا فراشون نے سقفی اور فرشی جھاڑون مین شمعہاے کافوری کو روشن کیا نگینے سے شیشہ آلات سے تمام انجمن کو غیرت گلشن کیا تمام جھاڑ کنول جھانے ہانڈیون مردنگون مین خدا جھوٹھ نہ بولائے تو پانچ لاکہ شمعین روشن ہوئین قد آدم آئینون تختہ لالہ زار ہوا مرغ نگاہ اوس محفل مین آکر پرواز بھولا اہل حرفہ سب کام چھوڑکر اوسی طرف دیکھنے لگے شہر والون کو دھوکا ہوا کہ موتی محل مین آگ لگی تماشائی متحیر ہوئے باشندگان دہلی کو پھول والون کی سیر یاد آئی خوشی سے پھول گئے اہل لکھنوا ایسے محو ہوئے کہ حسین آباد کی روشنی بھول گئے اوس روشنی کے آگے چاند ماند ہوا کہ چمک دمک کی سب حقیقت گرد ہوگئی گرمی شعلہ کے حضور چاندنی پر اوس پڑی اوس پر چاندنی سرد ہوگئی پروانون کے باہر ہی باہر پر جلے شمع تک نہ رسائی ہوئی سمندر گھبرا کر نہر مین ڈوب گیا کیا قدرت کبریائی ہوئی اس عرصہ مین کسی نے خبر دی کہ محمود حاضر ہے یہ سنتے ہی ملکہ **حسن افروز** کا فرط سرور سے کلیجا پھٹنے لگا گھبراہٹ سے دم اوٹنے لگا قمر النسا سے فرمایا بیساختہ زبان پر آیا کہ ارے خدا کے لیے لوگون نے غل کیون مچایا ہے میرا مغز کھایا ہے خیر تم اس شر کو یہان سے رفع کرو مجھے خفقان ہوتا ہے لہذا ان سب کو یہان سے دفع کرو قمر النسا بس کہ ذی شعور تھی کنواری تھی مگر بہت دور تھی ایماے ملکہ سمجھ گئی خواصون کو نکال دیا ہر ایک کو ہر بہانہ سے ٹال دیا جیسا اور قمر النسا اور فقط ایک خواص ملکہ کے پاس رہی اوسنے بھی ملکہ بیحواس رہی آتش عشق سینہ مین بھڑک رہی تھی عندلیب روح قفس تن مین پھڑک رہی تھی زار زار آنکھون سے آنسو جاری تھے سکتہ کا عالم تھا ہجوم اندوہ والم سے ساکت دم تھا کبھی امید وصال تھی کبھی یاس چہرہ اوداس طبیعت پرملال حال پریشان تھا اور جوش جنون مین یہ شعر ورد زبان تھا **حضرت غالب مدظلہ العالی**

کہتے تو ہو تم سب کہ بت غالیہ مو آئے + یکمرتبہ گھبرا کے کہو کوئی کہ وو آئے +

پہلے تو بہت ضبط کیا مگر نہ سنبھلی غش آگیا بیٹھے بیٹھے گر پڑی بدن سنسنا گیا اس عرصہ مین **آرام دل** محل مین تشریف لایا قمر النسا نے صورت دیکھتے ہی درود پڑھا صل علی زبان پر آیا **آرام دل** اپنے آرام دل کا یہ حال دیکھکر ہزار جان سے نثار ہوا فرط محبت سے بیقرار ہوا اور دوڑ کر ملکہ کے قدمون پر گر پڑا تلوون سے آنکھین ملنے لگا روتے روتے ہچکی بندھ گئی دم سانس نکلنے لگا سبحان اللہ کیا محل اور کیا وقت ہے گل و بلبل کا وصال ہے نرگس چشم عاشق زار پاے نازک دلدار سے پامال ہے مگر عاشق کی جان کو یہی سخت عذاب ہے کہ نہ ہجر مین چین نہ وصل مین آرام آغاز کا تو یہ انجام ہوا اب دیکھیے کیا ہو غرض عاشق کی مٹی خراب ہے سر معشوق پاے عاشق پر دیکھا عشق نے ترک ادب سمجھا شہزادے کے دلمین چٹکی لی چونکا یا ملکہ **حسن افروز** کو ہوش آیا سر جو اوٹھایا سر دلدار اپنے پانون پر پایا آہستہ سے بلائین لے لین اور اوٹھ کر مسند پر ہو بیٹھی از سر نو دل و جگر سے تائید ہوئی بیٹھی **شعر**

عشق نے جادو کیا بیتاب و مفتون ہو گئے + پہلے لیلی تھی اب اوس مجنون پہ مجنون ہو گئے

قمر النسا نے **آرام دل** کو لخلخہ سنگہایا بارے ہوش مین آیا اوٹہ بیٹہا مگر اوس گل گلستان رعنائی غنچہ سربستہ بوستان زیبائی کو دیکہکر مثل تصویر بیحس وحرکت ہو گیا شمیم زلف معنبر سے مست ہوا چشم میگون کی دید سے سرشار ہوا خمار بادۂ جنون کا اوتار ہوا **مصنف** زہر چڑہا صید بلا ہو گیا ✢ دیکہتے ہی دیکہتے کیا ہو گیا ✢ ملکہ **حسن افروز** نے کہا کیون صاحب آپ کون تہے جو بے آئے مکان مین بے اجازت تشریف لاتے ہمکو آپ نے کیا سمجہا جو بے تکلف سے چلے آئے **آرام دل** نے کہا کہ پہر پہچان کس دل سے کہتی ہو کس سے کہتی ہو کیا اپنے آرام دل سے کہتی ہوا اتنا کہکر ضبط نکر سکا پہر قدم پر گر پڑا ملکہ **حسن افروز** بہی بیخود ہو گیی ہم آغوش ہو کر رونے لگی پیرہن یار آنسو سے بہگونے لگی ایسی روئی کہ ناتوانی سے غش آگیا **مصنف** واہ رے عشق خوب کام کیا ✢ دو ہی باتون مین بس تمام کیا ✢ قمر النسا حال زار دونو عاشق بیقرار کا دیکہکر بیتاب ہو گیی دل بہر آیا زار زار رونے لگی دونو عاشقان صادق کی گرد پہر کے نثار ہونے لگی دیر تک یہی حالت طاری رہی سب کو بیقراری رہی آخر قمر النسا نے اپنی آنکہون سے آنسو پونچہکر دو ان شیفتہ جگر عاشقان سوختہ جگر پر گلاب چہڑکا کیوڑے کا چہینٹا دیا اوسکی زلف کی بو اوسے سنگہائی اوسکی کا کُل اوسکے رخ پر گرائی دونون نے لخلخون کا کام کیا آرام دل کو ہوش آیا یہ شعر زبان پر لایا لا اعلم فرد للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست ✢ آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید ✢ ملکہ حسن افروز نے بہی آنکہہ کہولی اور بیقرار ہو کر بولی **شعر** نہ ستاؤ مجہے دل کہول کے رو لینے دو ✢ ہے مسیحا تو یہان جی مجہے کہو لینے دو ✢ قمر النسا نے کہا بیگم خدا کے واسطے رونا موقوف کرو بس خوشی کا رونا رو چکین اب زخم دل پر مرہم وصال سے بہر **آرام دل** نے کہا صاحب اب جو روؤ تو ہمارا ہی حلوا کہاؤ تمہین ہمارے لہو کی قسم ہے بیٹہو جواب کچہہ غم والم خاطر مین لاؤ غرض بہزار دشواری **آرام دل** اور قمر النسا نے ہاتہ پکڑ کے اوٹہایا طاقت جسم مین کہان تہی گاؤ تکیہ سے لگا کر بٹہایا **آرام دل** نے ملکہ کے دل بہلانے کے لیے اپنا قصہ آغاز کیا پہلے تذکرۂ وفاداری محمود جان باز کیا پہر تاریخ روانگی وطن تا روز ملاقات تمام سرگذشت رنج ومحن ملک داراب مین پریون کا لیجانا اور حال شادی کا صنوبر شہزادی کی پہر اوسی بیابان مین آنا پہر ملکہ سیمتن پری کی ملاقات پہر اوس ساحرہ کے ساتہ گذری ہوئی واردات سب بیان کی قمر النسا نے کہا بس حضور اب ان باتون کا کیا ذکر ہے **مثل** برگذشتہ صلوات یہ کہتی کہ خدا نے بڑی مشکل آسان کی ملکہ **حسن افروز** پہلے تو چپکی بیٹہی سنا کی پہر قمر النسا سے کہنے لگی کہ ابہی مشکل کہان آسان ہوئی ہے ابہی تو دل کو بڑا قلق ہے کہ وہان کا تعلق لاحق ہے دو دوسے وارو مدار ہین باہم شادی کے اقرار ہین واللہ ایسا ہی بیوقوف دنیا مین کوئی نہو گا کہ والدین نے جو شادی نہ کی تو گہبرا کر اپنا ملک چہوڑا انہین کا بیان ہے کہ کیسی کیسی ذلت اوٹہائی صدمے کہینچے محنت اوٹہائی سلسلۂ الفت رشتۂ یگانگت سب سے توڑا خوبرویون سے اخلاص جوڑا پہر جو خدا نے شادی کا سامان کیا تو صنوبر کے آشنائی کی خبر سنکر جل گیی جامہ سے باہر نکل گیی اوس بیچاری پر کیسا کیسا گمان کیا وہان سے تو زرد رو آئے پری کو جو دیکہا سایہ ہو گیا دیوانی بن گیی اوس سے منہ کالا کیا جہان کی خاک چہان بکے اب یہان سرخ رو آتے بہلا پہر ایسون سے دل لگانا اپنا اچہا بہلا چنگا جی

کرہنا آپکو سبیتے بٹہاتے جنجال مین پہنسانا کڑی اوٹہانا کیا ہے جب اورون سے بیوفائی کی تو ہمین آپ سے کب امید وفا ہے بس صاحب میرا سلام ہے آپکا تو یہی کام ہے اب آپ ہماری صحبت کے لایق نہین معلوم ہوا اوٹہائی گیر ہے ہین عاشق نہین اپنے مطلب کے آشنا ہین ناحق وفا کا نام بدنام کرتے پہرتے ہین حقیقتاً بیوفا ہین دغابازی آپکا کام ہے عاشقی معشوقی کسکا نام ہے آپ کو صنوبر شہزادی مبارک ہو سمین پری کے ساتہ شادی مبارک ہو مین بیچاری مصیبت کی ماری سنے لبساط دور از نشاط و انبساط دل تنگ بدرنگ جیکے بیچے کیا جانون وہ جگ سلامت رہے ایتو پوبارہ ہین دس نہین اٹہارہ ہین بہلا اب مین کس گنتی مین ہون یہ چالین میری ملا جانین پیچ اوس سے کہو جو پیچ مانے ہ مرد کے کام ہنڈ سب ہین ❊ بیوفا اور مفتری سب ہین ❊ **آرام دل** نے دیکہا کہ بڑا غضب ہوا یہ قصہ بڈہب ہوا رند نظر آتا ہے وہ بیزار خدا خیر کرے ❊ پہر گئی پہر نظر یار خدا خیر کرے ❊ کہنے لگا صاحب **حضرت غالب** عشق مجکو نہین وحشت ہی سہی ❊ میری وحشت تیری شہرت ہی سہی ❊ قطع کیجے نہ تعلق ہم سے ❊ کچہ نہین ہے تو عداوت ہی سہی ❊ ہم کوئی ترک وفا کرتے ہین ❊ نہ سہی عشق مصیبت ہی سہی ❊ ہم بہی تسلیم کی خو ڈالینگے ❊ بینیازی تیری عادت ہی سہی پہر عرض کی کہ صاحب بہلا دیکہو تو ہمنے تمہاری جستجو مین کو بکو خاک چہانی سب لوگ سمجہاتے رہے خاطر آشفتہ بہلاتے رہے مگر ہمنے کسی کی نہ سنی ایک نہ مانی آپکے طلب وصال مین اپنا برا حال کیا سلطنت اور حکومت کا کچہ نہ خیال کیا اگر ہمین شادی سے فقط خانہ آبادی مدعا ہوتا اور آپ سے دل نہ لگا ہوتا تو صنوبر شہزادی کیا تہی اور سمین مالزادی کیا تہی ہم اپنی شادی اور جگہہ کر لیتے لیکن بخدا تم بہی کیا لیشر ہو دل مین کیا کیا بدگمانی ہے کہان کا قصہ کہان کی کہانی ہے ہان صاحب پہر کیون نہو کہ شاہ چین کی بہو ہو لخت جگر ہو ملکہ **حسن افروز** نے کہا واہ کیا احسان جتاتے آتے ہین ماشاء اللہ بگڑی بات کو بناتے آتے ہین صاحب کس نے کہا تہا کہ ملک فارس مین جاؤ کون ہاتہ پاؤن پڑا تہا کہ خدا کے لیے تم یہان آؤ قمر النسا نے کہا بیگم عجب سیر ہے ان باتون سے کیا حاصل کچہ آپکو خبر ہے جانے دیجیے دور کیجیے باہم صحبت عیش و نشاط گرم کرکے شہزادے کا دل شاد اپنا دل مسرور کیجیے یہ کہکر صراحی آب آتشین کی اوٹہائی اور ایک جام لبریز کرکے **آرام دل** کے سامنے لائی شہزادہ نے ساغر شہزادی کے منہ سے لگایا ملکہ **حسن افروز** نے جہنجہلا کر ایک ہاتہ اس زور سے مارا کہ وہ جام **آرام دل** کے ہاتہ سے گر پڑا اور بگڑ کر فرمایا کہ واللہ ہمسے نہ بولو ہمین ساغر نہ پلاؤ جنکے ساتہ پہلے شراب پی چکے ہو اونہین کے ساتہ ہو وہین جاؤ **سید محمد خان رند** ہوا کیا چاہ سے حاصل نہ جدا ہو گئے تو کیا ہوگا ❊ ملا یہ کچہ محبت مین خفا ہو گئے تو کیا ہوگا ❊ مجہے حاصل ہوا کیا آپ کے دلبر بنانے سے ❊ اگر اورون کے اب تم دلربا ہو گئے تو کیا ہوگا ❊ جلانا اور رولانا ہر گہڑی ہر بات پر لڑنا ❊ یہ پائی وصل مین لذت جدا ہو گئے تو کیا ہوگا ❊ **آرام دل** یہ غضب بے محل تیوری پر بل پڑا دیکہکر اور کمان ابرو کو چلہ غضب پر چڑہا دیکہکر سہم گیا اوس گوشہ نشین پردہ عفت کی ناخوشی کا حقیقتاً وہم گیا بیقرار ہو گیا تیر غم کلیجے کے پار ہو گیا بیدم ہو کر قدمون پر گر پڑا عفو تقصیر چاہنے لگا درد دل سے کراہنے جب بیقراری از حد طاری ہوئی تو ملکہ حسن افروز نے اوس شوریدہ سر کا لاد ٹہا یا اپنے سے گلے لگایا بیقرار سے ہوئی معشوق مست ناز اور عاشق جانباز پر جان و دل سے نثار

آخر اوس رشک حور نے قصور اوس رنجور دوراز سرور کا بدل معاف کیا غبار دل روکے دہو یا آئینہ خاطر کو کدورت سے صاف کیا قمر النسا نے ایک اور جام دافع رنج و آلام آرام دل کو بہر کر دیا شہزادہ نے ملکہ کو پلا یا اور اوسکے دست نگارین سے آپ پیا پہر تو ایسی صحبت بہ کیفیت ہوئی کہ دور ساغر مثل گردش ایام چکر مین آ کشتی سے کی ہوا بندہی زاہد فلک بہی جو مین آکر چلا یا محمد ابراہیم **ذوق** محفل مین شور قلقل مینا سے مل ہوا + لا ساقیا شراب کہ توبہ کا قفل ہوا + + جب دونو بادہ نشاط سے سرشار ہوئے مستیون کے آثار ہوئے **آرام دل** نے جہک کر ایک بوسہ لیا قمر النسا نے شرما کے منہ پہیرا غرق بحر خجالت ہوئی شرم سے بری حالت ہوئی ملکہ **حسن افروز** نے کہا کیا بہیا اور کتنے مذیدے ہو قمر النسا کا بہی لحاظ نکیا ایسے گرے جیسے مکہی شہد پر گرتی ہے **آرام دل** نے کہا صاحب بگڑتی کیون ہو تہوری سی بات پر لڑتی کیون ہو **مصنف** بوسہ لینے سے میرے تم جو خفا ہوتی ہو + جو دیا بوسہ ہے مجہے وہی بوسہ لے لو + پہر ہاتا پائی کی ٹہری دلون مین حرارت نے جوش کیا زور آزمائی کی ٹہری **مصنف** وصل کی شب ایک بوسہ پر لڑائی ہو گئی + ہان نہین کرتے ہی کرتے ہاتا پائی ہو گئی + ملکہ نے کہا دیکہو تمہین میرے سر کی قسم یہ اچھی بات نہین ہے ذرا ہوش مین آؤ عقل کے ناخون لو کیا خوب میرا ملنا کسی کسبی کی ملاقات نہین ہے یہان تو خوف سے دم نکلا جاتا ہے تمہین باتین بنائی آتین ہین ہاے اللہ چہوڑو میری چوڑیان ٹہنڈی ہوئی جاتی ہین **مثنوی** بس ہٹو میری ست بلاتین لو + وہ نہین ہوگا لاکہ ناک گہسو + **آرام دل** اس کلام سے اور بہی بیتاب ہو گیا آغوش مین لیکر کئی بوسے لے لیے ملکہ نے کہا پہر اس سے کیا ہوا حاصل کیا مزا ہوا پہر الگ ہو کر کہا دیکہو صاحب مین تمہین کہے دیتی ہون کہ تمہین خدا کی قسم جب تک تمہاری شادی نہو میرے گہر کی آبادی نہو تب تک مجہے بد نظر سے ہاتہ نہ لگانا خبردار دلمین کچہ اور خیال نہ لانا نہین تو یاد رکہنا کہ باوا جان شادی ہرگز نہ کرین گے دامن تمنا تمہارا گوہر مقصود سے نہ بہرین گے دل سے محبت چاہیے کچہ خدا کی بہی دہشت چاہیے پاک الفت سے خدا بہی راضی رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہی شاد ہر فرد بشر خوش والدین کا بہی ملک دل فرحت و انبساط سے آباد پہر یہ امر کیا دشوار ہے از راہ بہی خود ہی التماس کیا آئندہ اختیار ہے **آرام دل** کو بہی یہ بات پسند آئی اسی عہد پر راضی ہوا خواب و خیال احوال راضی ہوا پہر محمود کو طلب فرمایا وہ آیا دونون کے حضور مین آداب بجا لایا ملکہ **حسن افروز** نے اشارہ کیا قمر النسا نے اپنے گلے کا نو لکہہ ہار اوتار کے محمود کو پہنایا **آرام دل** نے ایک جفت نورتن اور بالاے مروارید اور ایک ولایتی خاص اپنی کمر کی محمود کو عنایت کی پہر **آرام دل** نے ملکہ **حسن افروز** سے کہا کہ اب مین تمہارے والد کی ملاقات کو جاؤن یا نہ جاؤن اور اگر جاؤن تو حرف مطلب زبان پر لاؤن یا نہ لاؤن ملکہ نے کہا صاحب اونکو تمہارا حال معلوم ہو چکا ہے بہر حال جانا مناسب ہے مگر کسی امر کی درخواست میرے نزدیک نامناسب ہے بس سیدہی سیدہی ملاقات کرنا اگر کچہ پوچہین تو بات کرنا محمود نے کہا حضور جو کچہ ارشاد ہوا بہت بجا ہے مگر میرے نزدیک صلاح یہ ہے کہ پہلے شہزادہ عالم خاکسار کے غریب خانہ پر تشریف لے چلین اور وہان سے بخدم و حشم آکر عین دربار مین حضور سے ملاقات کرین **آرام دل** اور ملکہ **حسن افروز**

کو محمود کی راے سے بہت پسند آئی یہی صلاح قرار پائی فلک کجرفتار ہمیشہ در پے آزار ہے خصوصاً عاشق و معشوق کا دشمن جانی ہے انکا ملنا باہم بیٹھنا غنچہ دل اہتزاز نسیم سے کہلنا اس چرخ کو بار ہے غرض انہین باتون مین تھے کہ مؤذن کی اذان کان مین آئی صبح نے الفجر الفجر کی دہوم مچائی صبح کی وردی بجی خروس ناخروس بیدار باش پکارا توپ کی آواز نے دلون کو دہلا مارا ملکہ حسن افروز کا رنگ فق ہوا مثل سحر سینہ شق ہوا گھبرا کر کہا مصنف کیا جلد ہو گیا شب وصلت کا اختتام ✤ اے چرخ کینہ جو تیرے احسان کے نثار ✤ غرض آرام دل اوٹھا محمود کے ساتھ چور دروازہ سے نکلکر اوسکے مکان کیطرف روانہ ہوا اور وہان پہونچکر منتظر نمود سحر رہا ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

دربار سلطانی مین تشریف لیجانا آرام دل کا پھر موتی محل مین آنا اور جذبہ دل صنوبر بسمل سے بمدد سفید دیو شہزادی کا ملک داراب مین جانا شہزادہ سیاہ فام سے لڑنا

ساقیا اب ہے رزم کا ہنگام ✤ دے مجھے ساغر مئے گلفام ✤ ہے زبان میری تیغ جوہردار ✤ خامہ میرا ہے رخش تیزخرام ✤ لب ساغر ذرا اٹھا اوسکو ✤ دیکھہ پھر آبدار ہے صمصام ✤ کیہ کے اوس پر تو دست سمے آلود ✤ دیکھہ توسن کی میرے تیزی کام ✤ راقمان کو الف جدال و محرران ماجراے قتال سمند باد رفتار قلم کو عرصہ کارزار بیان مین یون گرم عنان کرتے ہین کہ جب نیزہ باز فلک یعنی آفتاب خطوط شعاعی کا نیزہ لیکر نکلا اور شہنشاہ تجلکلاہ ماہتاب تاب مقابلہ کی نہ لا کر قلعہ مغرب مین حصاری ہوا لالکرتی کا رسالہ بحکم ملکہ مہر سیما محمود باوفا کے مکان پر حاضر ہوا آرام دل پوشاک شاہانہ زیب بدن کر سمند تیز قدم پر سوار ہوا گردپیش ہمین ولیسار بارہ ہزار سوار کا حصار ہوا تمام شہر مین یہ خبر مشہور ہوئی بلکہ دور دور ہوئی کہ شہزادہ آرام دل جس سے شہزادی کی نسبت ٹھہری ہے آج تشریف لایا اب شادی ہو گی یہ سنکے ہر شخص پہولا نہ سمایا اثناے راہ مین محمود نے ہزارون اشرفیان اوس شہنشاہ کشور خوبی پر نثار کین دیوان خاص تک پہونچتے پہونچتے کئی لاکہ لٹادین طبیعت در پے اختصار ہے اس لیے ایک ہی فقرہ لکہا ہے زیادہ طول کرنا ناظرین کو ملول کرنا ہے خلاصہ کار آرام دل بکر و فر بسیار داخل دربار شاہی ہوا غلغلہ حسن و جمال اوس نیر اوج اقبال کا از ماہ تا ماہی ہوا لال پردے کے قریب پہونچتے ہی وہ سرخرو یعنی شہزادہ خوشخو گہوڑے پر سے اوترا خاص بردار اور چوبدار آگے ہوے تے نقیب باواز بلند پکارے کہ شہزادی عالم پناہ سلامت رسالے کے دستہ نے برابا بکر سلامی دی آفتاب نے فلک پیری مراتب صدقے اوتارے آسمان نے سورج مکہی دکہائی خواصون نے مہتابی لگائی غرض امرا اور مصاحب شہزادی کو بیچ مین کئے ہوے پیچھے پیچھے محمود وفادار عرق جبین لیے ہوے دیوان خاص مین تخت شاہی کے قریب پہونچے بادشاہ نے وزیر اعظم کو استقبال کے واسطے بہیجا وزیر حسب دستور کورنش بجالایا اور شہزادی کا قدمبوس ہوا بادشاہ کہ پہلے ہی شہزادی کے آنے سے آگاہ ہو چکا تھا جب آرام دل نزدیک پہونچا صورت دیکھتے

ہی محو دیدار ہوا یہ قدرت کا نمونہ پایا وہ تصویر تو نقل تھی اصل کو جو دیکھا اصل تو یہ ہے کہ اوس سے بھی دونا پایا داماد
فرخ نہاد کا عاشق زار ہوا بیقرار ہو کر گلے لگانے کو دونو ہاتھ بڑہاتے **آرام دل** دوڑ کر قدمون پر گرا بادشاہ نے اوٹھا کر
کلیجہ سے لگایا برابر بٹھلایا **آرام دل** نے سلسلہ تقریر کو ادا کیا تقریر مسلسل گفتار برمحل لطیفہاے ضرب المثل نکتہ ہاے
برمحل اشعار برجستہ او مضمون ہاے نو لبشنے سے ہر ایک کو خوش کیا بادشاہ نے علم مین آزمایا کچہ سوال وجواب کیا
آیا کسیطرح اوس کہری کو کہوٹا نہ پایا ہر طرح سے بادشاہ کو جواب شافی دیا اگر دوسرے نے پوچہا اوسی فوراً بند
کیا شاہ نے طرز گفتگو اور طریقہ سخن نہایت پسند کیا دلشاد اور خورسند ہوا جذبہ محبت ایک سے دہ چند ہوا لڑکی کی
خوش نصیبی ہی شکر خدا کیا فرض سے ادا ہوا دوگانہ شکر ادا کیا پہر دربار برخاست کیا اور شہزادی کو موتی محل مین رہنے کا
اور دربار مین روز حاضر ہونے کا حکم دیا **آرام دل** بادشاہ سے رخصت ہو کر موتی محل مین آیا سب حال ملکہ سے
کہہ سنایا ملکہ کا دل مسرور ہوا دلی مراد ملی صدمہ فرقت کی خاطر خواہ داد ملی رنج والم دل سے دور ہوا پہر تو مدام یہ دستور
ہوا کہ سر شام ملکہ گل اندام بانی اور قمر النسا کے ساتہ شہزادی کے پاس آتی شب بہر دل لگی اور مذاق تفریح طبع کر
حرف وحکایات سے دل بہلاتے پو پہٹتے ہی وہ جگ ٹوٹتا سر ہنگ صبح وہ سب سامان عیش لوٹتا سر شام پہر وہی
گہری آتی عروس شب مجلس جماتی شہزادہ بہی دم سحر دربار مین جاتا گہری دو گہری بیٹہہ کر پہر آتا غرض مدام عیش
ونشاط مین مصروف ہوے ہجر کے جہگڑے قصے گلے شکوے موقوف ہوتے شب و روز عیش وعشرت
کے جلسے ہونے لگے تخم محبت مزرع دل مین بونے لگے اسی طرح ایک مدت گذر گیی معشوق جو گلعذار
پایا خوشی سے پہولا نسمایا عاشقون کا کبہی خیال نہ آیا آخر آہ عاشق کہان تک بیکار جاتے کبہی نہ کبہی اثر اپنا ضرور
دکہاتے محبت کا دلبر اثر ہوا دل دلبر عیش وعشرت مین رنج دل عاشق سے ضرور باخبر ہو غرض ایک دن
آرام دل بالاے بام نہر کی سیر کر رہا تہا بیٹھے بیٹھے کچہ اوس نیم بسمل ہدف خدنگ محبت یعنے صنوبر سوختہ
جگر خنجر عشق کے گہائل کا خیال آیا بیچین ہو گیا کمال غفلت برزوال آیا سچ ہے ع جسے کمال ہے اوسکو زوال ہے
پیدا ❋ عشق کی لذت سے تو خوب آگاہ تہا مجروح سنان آہ تہا گہبرا کر اوسی عمل بدل سے سفید دیو کو بلایا وہ مع
فوج اپنی حاضر ہوا شہزادی کا جاہ وجلال حشمت واقبال دیکہکر بہت خوش اور شگفتہ خاطر ہوا بصد تعظیم آداب بجالایا
آرام دل نے فرمایا کہ تو ابہی ملک داراب مین جا اور تحقیق کر آ کہ صنوبر شہزادی پر اوس زنگی شہزادے
کے سبب سے کیا گذری کیا واردات ہوئی رخصت کے باب مین کیا بات ہوئی دیو بموجب ایماے شہزادہ
ملک داراب مین گیا اور سب حقیقت دیکہکر پہر آیا التماس کیا کہ شاہ داراب اور اوس خانہ خراب یعنے بدو شہزادہ
سیہ فام مین جنگ عظیم درپیش ہے بادشاہ کو بڑا فکر ہے نہایت پس وپیش ہے یہ سنتے ہی **آرام دل**
بیقرار ہو گیا اوسی وقت چلنے کو طیار ہو گیا نشہ جوانمردی سے بیخود ہو کر جہومنے لگا کبہی قبضہ شمشیر کبہی بازوے
قلعہ گیر چومنے لگا ❋ تیغ ابرو نے سیکڑون بل کہاتے ❋ ترک چشمون نے بل کی تیزی اوٹہائی ❋ کف
منہ سے جاری ہوا غضب کا عالم طاری ہوا آخر اوسی حالت غیظ مین سفید دیو سے فرمایا کہ مجہے ملک داراب مین

پہونچا دسے دیو نے حسب الحکم شہزادے کو اپنے کندہے پر بٹہایا **نسیم لکہنوی** موند آنکہہ کہا تو موندے آنکہہ + کہول آنکہہ کہا تو
کہول دسے آنکہہ + طرفۃ العین مین شہزادے نے آپکو اوسی رنگ محل مین پایا پہر سفید دیو سے فرمایا کہ جلد ایک گہوڑا لا وہ گیا اور سمند
اصطبل شاہی سے چنکر لایا **آرام دل** نے دیو کو رخصت کیا اور آپ پانچون ہتیار درست کرکمر ہمت چست کر گہوڑے پر سوار
ہوا اور رزمگاہ کیطرف گہوڑا پہینکا اب سنا چاہیے کہ جب مخالف نے زیر شہر پناہ اپنی فوج کو حرب وضرب سے آراستہ کیا تہا
اور بادشاہ نے وزیر اعظم کو خلعت سپہ سالاری سے سرفراز فرما کر مقابلۂ عدو کا حکم دیا تہا وزیر نے اپنی تدبیر سے باہر شہر کے
مورچہ لگایا تہا ہر ایک کی شمشیر کے جوہر دیکہے تہے جوانان شیر افگن کو آزمایا تہا اسیطرح ہر روز لڑائی ہوتی تہی شام کو دونو لشکر
تہک کر دم لیتے تہے صبح کو پہر زور آزمائی ہوتی تہی ایک شب شاہ بدخو جنگجو نے موقع وقت اور ہنگام فرصت پاکر
اپنی فوج مین سے دس ہزار جوانون کو مستثنے کیا اور اوس گمراہ نے کمند کی راہ اونکو شہر مین اوتارا یعنے شبخون مارا شہر
مین ہر طرف غوغا ہوا کہ قیامت کا سامنا ہوا حشر برپا ہوا لوہا برسنے لگا ایک عالم تہ تیغ خون آشام ہوا جسنے اوس ہنگام مین
ذرا چون وچرا کیا یا ہاتہ پانون ہلا کر کچہ جواب دیا اوسکا وہین کام تمام ہوا کسی کو دم لینے کی فرصت نہ ملی ہوش وحواس
جاتے رہے تلوار اوٹہانے کی مہلت نہ ملی وزیر کو جو یہ خبر معلوم ہوئی پانچ چار رسالے اور کئی ہزار پیادے لیکر چڑہ
دوڑا آتے ہی اونکا محاصرہ کر لیا تلوارون کی باڑہ پر دہر لیا تیغ دودم لیکر غول مین کود پڑا خون کی ندی اور نالے بہادیے
خوب لڑا آخر کسی ہاتہون کے ہاتہ سے زخم کاری لگا غش آیا گر پڑا گرتے ہی لوگون نے اوٹہایا ہاتہون ہاتہ محل مین
پہونچایا سردار جو گرا تمام فوج کے دانت کہٹے ہوتے منہ پہر گئے سوارون نے کام کیا بہادرون مین اپنا نام کیا گہوڑے
ڈپٹا ڈپٹا کے اون موذیون کو تازیون کے ٹاپون مین روند ڈالا خوب دل کا بخار نکالا جو بچکر بہاگے اونپر تمنچے لگاتے
پستول تول تول کے ماری نشانہ لگانے کے فن دکہاتے غرض خوب دل کیا ایک ایک کو جہنم واصل کیا بادشاہ
وزیر کے زخمی ہونے سے خنجر غم والم کا گہائل ہوا نہایت شکستہ دل ہوا طبیعت کو پریشانی ہوئی عقل کو سرگردانی ہوئی
حریف کے مکر ودغا پر کمال غصہ آیا غضب سے تمام بدن تہرایا صبح بہی نہ ہونے دی کچہ رات باقی تہی کہ اوسی دم زرہ
بکتر خود چار آئینہ سے آراستہ ہوکر فیل مست پر سوار ہوا رزمگاہ مین آتے ہی طبل جنگ بجوایا سوتون کو جگایا لڑائی ہونے
لگی زورمندون مین طاقت آزمائی ہونے لگی بیدارون سے مقابلہ ہوا جن پر نیند غالب تہی اونہین خواب مرگ مین سولایا
فوج نے بڑا دل کیا کہ ہزارون کو جان سے مارا صدہا کو گہائل کیا **مصنف** چنگاریان تیغون سے اوڑائین + کیفیتین
جنگ کی دکہائین + جہک جہک گئی گاو کی کمر بہی + رک رک گیا چرخ کینہ ور بہی + مرتے مرتے مخالف کی فوج پراگندہ
ہوئی دونو طرف قیامت کا شور ہوا وہ روز گویا روز رستخیز تہا ادہر کی تلوارین گرگئین ہاتون سے گرگئین ادہر کا لوہا تیز تہا
آخر ایک زنگی نہایت زبردست قد وقامت مین مثل فیل مست بدشکل دیو بچہ شاہ بدنہاد کا بہائی صورت مین قصائی شہزادہ
سیہ فام کا چچا گرز گران بار ہاتہ مین لیے کودتا اوچہلتا میدان مین نمودار ہوا اوسکے دہشت سے انکی فوج کے چہکے
چہوٹ گئے خالق اور ترسان ہر پیادہ اور سوار ہوا وہ مردود آتے ہی پکار اٹہی آواز سے گرجا للکارا کہ ہے کوئی ایسا
جو میرا مقابلہ کرسے آتے جسے اپنی جان عزیز نہو وہ مجہسے مجادلہ کرسے ادہر تو اوسکے خوف سے لوگون کا سیلے ہی

دم نکل رہا تھا منہ پر مردنی چھائی تھی چہرے کا رنگ مبدل رہا تھا مگر بحکم بادشاہ افسران سپاہ اور بہت سے خان بہادر جان نثار بڑے
بڑے طاقت دار چومنا پنج مناال اوٹھانے والے مردون کی ہڈیون پر جو رنگ لگانے والے میدان مین جاتے ذرا
گھوڑے کو ایڑ لگا کے جھپٹ کے دو دو ہاتھ کو وار اوسکے بچاتے تلوار بھاگ آنے کی گھات لگاتے مگر وہ کب چھوڑتا تھا ایک کو جو حکم
ہاتھ لیتا پلا تو قورمہ کا مزا چکھا دیتا غرض جو اوسکے سامنے جاتا جیتا پھر کے نہ آتا اسی طرح دو پہر ہوگئی ہزارون نفشین اوس
بدمعاش کے ہاتھ سے خاک و خون مین غلطان ہوئین رسالون مین ہل چل پڑی پلٹنین ہراسان ہوئین بادشاہ یہ کیفیت
دیکھکر گھبرایا اپنی فوج کے سردارون سے فرمایا کہ یہ طرفہ ماجرا ہے کچھ عجب مزا ہے جسے دیکھتا ہون ڈر اجاتا ہے نہ
مارے مرا جاتا ہے یہ سنکے فوج کے اور بھی پانون اوکھڑنے لگے میدان مین جانے کیواسطے آپس مین تکرار ہوئی
بحث کی گفتار ہوئی آستین چڑھا چڑھا کے لڑنے لگے ایک نے کہا جاتے ہیے بہت شیخی مارتے تھے ذرا بڑھ کے
تلوار لگاتے ہیے اوسنے کہا مین تو بہت لڑا اب آپکی باری ہے جانا ہو تو جاتے ہیے نہین جگہ خالی کیجیے تہیار کھولدیجیے
کس کام کی یہ چھری اور کٹاری ہے غرض آپس مین خانہ جنگی اور رد و بدل ہونے لگی سوارون کی عجیب شکل ہوتی طرح
کے طرح رسالے کے رسالے بہاگنے لگے پیدلون مین کہل بل ہوئی کوئی درد کا بہانہ کرکے کہڑے کہڑے پیٹ
پکڑکے بیٹھ گیا کسی کو مارے خوف کے دست آنے لگے بڑے بڑے تیرانداز اور پٹے باز لڑے نہ بھڑے مگر زخمیون
کی ڈولیون مین سوار ہو ہوکر جانے لگے جوانمردون کو تیورے تیور آنے لگے مجروحان خنجر بیم سے دارالشفا شاہی بھر
گیا لڑائی کے نام سے لرزہ آیا خوف و ہراس سبکے دلون مین اثر کر گیا غرض ہر شخص نے ہر بہانہ سے مکتب فرار
مین اوستاد خوف سے سرکنا سہ کا سبق پڑھا بادشاہ تنہا ہاتھی پر سوار رہ گئے جو دس پانچ سوار نمکخوار رہگئے وہ ایک ایک
کا منہ تکنے رہے کوئی آگے نہ بڑھا بادشاہ حیران تھا تفکر سے سر در گریبان تھا بڑے تردد مین تھا راہ مشکل درپیش تھی ہاتھی
کے واشد مین تھا کہ آرام دل گھوڑا پھینکتا ہوا شہر کے دروازہ سے نکلا بادشاہ ایک سوار کو تنہا اوبچی بنا ہوا
اور میدان مین بیخوف و بیم آتا ہوا دیکھکر حیران ہوا سوچا کہ شاید مخالف نے دہوکا دیکر شہر کے اندر کچھ فتور اوٹھایا ہے جو
یہ سوار خبر دینے آیا ہے دل مین نہایت خوف سمایا زانو پر ہاتھ مار کر ترکی تمام شد زبان پر لایا فیلبان کو ہول کر سے چلنے کا
اشارہ کیا کچھ تدبیر نہ بن آئی بہاگنے کا ارادہ کیا آرام دل کسی طرف نہ متوجہ ہوا سیدہا تیر سا میدان مین جا پڑا اور مقابل
ہوتے ہی اوس دیو بچہ سے مبارز طلب ہوا بادشاہ یہ کیفیت دیکھکر ٹھہر گیا اور اوس جوان رشک غلمان کی جوانی پر
افسوس کرتا تھا وہ ملعون تو چاٹ پر لگا ہوا تھا کسی مارتے خان سے کہان مقابلہ ہوا تھا مردنمے ریشہ جو دیکھا القمہ بے ریشہ
تصور کر چہپا نسیم لکھنوی سبے ریشہ وہ طفل نوجوان تہا + حلوا سے نے دود بیگمان تہا + پھر بڑھ کر للکار العدو ہی
گرز کا وسر آرام دل پر اس زور سے پھینک مارا کہ اگر وہ اسپنے اوستادی سے خالی ندیتا تو ہڈیان پسلیان پسکر
سرمہ ہوجاتین نیست و نابود ہوتا نشان زندگی مفقود ہوتا مگر شہزادی نے گرز کی زد بچا کر اپنی گھات لگا کر گھوڑے کو
اوسی میدان مین گردا اوس شامت زدہ کے گاوا پھیر النقطہ پرکار کیطرح اوس زاویہ نشین دائرہ اجل کو بیچ مین گھیرا
ایسا گھوڑا پھیرا وہ چکر لگا یا کہ غور کرکے جو دیکھا تو ایک سے شے مدور موہوم سی معلوم ہوتی تہی خیال اور تصور سے بھی نہ

مفہوم ہوتی تہی وہ ملعون جو محصور ہوا حیران ہوکر بنیار کیطرح کہڑا رہ گیا مجبور ہوا آرام دل نے کاوہ دستے گہوڑیکو
دبایا گہوڑا ابہرا یا وہ ملعون تہرایا پہر شہزادی نے گہوڑا جہپٹا کے اوس مردود کی پشت مین برچہا مارا اور ٹہکا دیکے میخ کیطرح خون
سے اوٹہا لیا ایسا برچہا مارا کہ سینہ کے پار ہوگیا وہ دوزخی فی النار ہوگیا ع بود اسفل السافلین ہنر لسن ☆ شاہ داراب
ہاتہی پر سوار اوس رشک رستم اور غیرت سہراب کی جوانمردی پر متحیر اور حیران کہڑا تہا دیکہنے والون کے ہوش پران
تہے فی الحقیقت شہزادہ ایسا ہی لڑا تہا پہر آرام دل نے اوسکی لاش پہینک کر گہوڑا اوٹہایا دلاہی کمر سے کہینچ کر
صاعقہ کیطرح خرمن زندگانی عدو پر جا پڑا گہوڑا اڑکا کے شمشیر برق دم تڑپا کے جس سوار پر ہاتہ لگایا خود سر سے سینہ
کی کوار توڑ کر استخوان کے زینے سے پشت زین پر اوترا ایا جس پیدل پیدل کے برابر آکر سر پر خنجر مارا اوسنے سپر بر کا
مثل خیار تر دو ٹکڑے ہوا ہر صغیر و کبیر پر نادیر الامان پکار مارتے مارتے خون کا دریا بہادیا پہر نا پاک لڑائی کے کہیڑے
سے پاک ہوا دریاے خون مین نہا لیا پہر تو اوسکی تلوار کی آبداری کے سامنے کائی سی پہٹ گئی شاہ روسیاہ کی
قسمت اولٹ گئی سب ادنے اور اعلے سوار اور پیادہ کچہ آگے کچہ پیچہے سرون پر پانون رکہکر بہاگے جو بہاگے وہ تیر دوپیکر
کی ہدف ہوئی نشانہ ہوے جو مقابل آئے شمشیر دودم سے ملک عدم کو روانہ ہوئے وزیر مارا گیا پیدل کام
آئے شاہ کو اعراب دینے کا بہی سہارا گیا آرام دل اڑہائی ہاتہ گہوڑا اوڑا کے شاہ کے روبرو لایا بادشاہ نے
بہاگنے کا رخ کیا مگر پیدلون کی ہلچل سے خانہ فرار بند پایا ذرا جو توقف کیا شہزادہ نے گہوڑے سے کود کر
شاہ کا ہاتہ پکڑ لیا سبحان اللہ عجیب واردات ہوئی کہ شاہ کو بہری بازی مین پیدل کی کشت مات ہوئی شاہ داراب
اوسکی جوانمردی اور چالاکی سے متحیر ہوا حیرت سے ششدر رہا شہزادی کے قریب آیا ہاتہی سے اوتر کر گلے
لگایا دست و بازو چومے پیشانی پر بوسہ دیا شہزادۂ سیہ فام اپنی شکست اور اپنے باپ کو مقید دیکہکر مع فوج باقیماندہ
وہزیمت خوردہ اپنے ملک کیطرف بہاگا شاہ روسیاہ اوسکا باپ آرام دل کے ہاتہ سے مارا گیا سر اوس خود
سر کا تیغ دوپیکر سے اوتارا گیا جب مقصد دل حاصل ہوا بادشاہ معہ شہزادہ مظفر و منصور قلعہ مین داخل ہوا دلربا نے
جو شہزادہ کو مضطر دیکہا صنوبر سوختہ جگر جذبۂ دل کا اثر دیکہا بہت آداب سے سلام کیا اور یہ کلام کیا کہ کیون حضور کچہ دل
جلون کی بہی خبر ہے وعدہ وفا کیجیے گا یا یونہین دم دیجیے گا فرماتے کیا مد نظر ہے آرام دل مسکرایا بیگم صاحبہ نے گلے
لگایا کتنے خوان زر و جواہر کے نثار کیے پہر بادشاہ باہر تشریف لاتے دفتر خانے مین جاکر بخشی سے اہل سیف کے فہرست
طلب فرماکر یک قلم سبکے نام پر قلم کہینچ دیا اور افسرون کے لیے قتل کا حکم سنایا آرام دل نے عرض کی کہ حضور غضب کرتے
ہین بادشاہ نے لشکر گبندنے در ہے اور ابہی تو صبح ظفر کی شام بہی نہین ہوئی چرخ درپے کین ہے عدو در کمین ہے
ع دشمن نتوان حقیر وبیچارہ شمرد ☆ ابہی بڑا خطر ہے فوج کو موقوف نہ کیجیے بلکہ سردارون کی تعریف کرکے
اونکو انعام اور خلعت دیجیے بادشاہ نے شہزادی کی دانشمندی پر تحسین کی یہ راے بہت پسند آئی اوسکی تدبیر پر آفرین
کی پہر دربار عام کیا افسرون کی بڑی قدر و منزلت کی اس فتح مین اونہین کا نام کیا ہر ایک کو حسب قدر مراتب خلعت گران بہا سے
سرفراز فرمایا اور سپاہیون کو بہت سا انعام دیا پہر نجومیون کو طلب فرمایا شادی کے واسطے اچہی ساعت دیکہنے کو

ارشاد کیا انہون پوتھی کو کھولا جنس وصال کو میزان قیاس مین تولا بعضون سے قرعہ پہینکا ہندسون اور شکلون کو ملایا
پھر یکزبان عرض کیا کہ ایک برس شہزادی کا ستارہ اور گردش مین ہے ابھی وصلت بجا نہی الیسا معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ
بلند اقبال پھر غایب ہو جا سکے انکو ہر دم اپنی نظر کے سامنے رکھیے ان سے ایک لحظہ غفلت بجا نہیے بادشاہ نے
انکو رخصت کیا اور فرمایا کہ صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذِبَ الْنُّجُوم مگر شہزاد کو ہر دم پیش نظر رکہنے لگا اوسکے دیدار سے خورسند ہوا
ایکدم علیحدہ ہونے نہ دیتا نجومیون کے کہنے کے مطابق کاربند ہوا

داستان ملکہ حسن افروز کا موتی محل مین آنا اور آرام دل کی جدائی سے بیقرار ہونا پھر آرام دل کا آنا اور ملاقات سے ملکہ کی خجل اور شرمسار ہونا +

بلا ساقیا بادۂ ارغوان + کہ پھر بزم کی اک لکھون داستان + میرا یار ازبس ہے نازک دماغ + وہی ہے
میرے دل کا چشم و چراغ + جو ارشاد ہو وہ بجا لائیو + جہان تک وہان سے دیتے جائیو + راقمان احوال
واماندگان محرران کیفیت مہجوری دور افتادگان حال فراق اور وصال یون رقم کرتے ہین کہ جس روز آرام دل
ملک داراب کیطرف روانہ ہوا اوس رات کو حسب دستور وہ رشک حور ماما نے اور قمر النسا کے ساتھ موتی محل
مین تشریف لائی آرام دل کو جو نہ دیکھا گھبرائی ماما سے کہنے لگی کہ آج خلاف معمول شہزادہ عالم کہان گئے
ہین ماما نے کہا کیا خوب اب تمہارے واسطے وہ اپنے پانون مین بیڑیان ڈالین عورتون کیطرح گھر مین بیٹھے
رہین دروازہ کے باہر قدم نہ نکالین لڑکی اتنی قید بند بھی مجھے پسند نہین آتی ایسی محبت بھی میری جڑ سے مجھی
نہین بہاتی یہ سنکے ملکہ خاموش ہو رہی اور شہزادے کا انتظار کرنے لگی کبھی دل مین یہ خیال آیا کہ سیمتن پری نہ اوڑا
لیگئی ہو کبھی یہ وسواس جی مین سمایا کہ ماشاء اللہ چشم بد دور رشک حور ہے کوئی اور پری نہ اوٹھا لے گئی ہو کبھی
انہین باتون کا خیال کرکے چپکے چپکے رونے لگی کبھی فرط انتظار سے بیقرار ہونے لگی آنسو جو گرے ماما
نے کہا شہزادہ جواب تک نہین آیا تو اسلیے روتی ہو ملکہ نے جواب دیا کہ ماما اب بھی مین تمہارا کچھ
لیتی ہون کچھ کلام کرنے کی تکلیف دیتی ہون جو مجھے ستاتی ہو ناحق میرا جی جلاتی ہو حضرت اسد اللہ
خان غالب دل ہے تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون + روئینگے ہم ہزار بار کوئی
ہمین ستائے کیون + جب وہ جمال دلفروز صورت مہر نیمروز + آپ ہی ہو نظارہ سوز پردہ مین منہ چھپائے
کیون + آخر اسی انتظار اور اضطرار مین تمام رات گذر گئی بیتابی شب ہجر عاشق کی خبر اوس آرام دل تک لیجانے کو
نسیم سحر گئی ملکہ گل اندام ناکام بصد درد و آلام خاص محل مین آئی دیر تک متحیر رہی پھر قمر النسا سے کہنے لگی کہ دیکھو کیا
طوطا چشم تھی کیا جلد آنکھین بدل گئے باوجود اس قید و بند کے پھر بھی نہ رکے فرصت جو پائی خدا جانے
کہان نکل گئے بھلا عورتو کر و کسی سے کیا دل لگائین کون کون سے دکھ سہین کس کس کو کہین آخر کبھی تو
آدمی ہین کہان تک بار غم اوٹھائین میر تقی اس عہد مین الٰہی محبت کو کیا ہوا + چھوڑا وفا کو اونے مروت کو کیا ہوا

میر صاحب موصوف فلک نے عشق کی اب رہ مین ہمکو پیدا کر + بسان سبزۂ نورستہ پامال کیا + یہ باتین کرکے ٹھنڈی
ٹھنڈی سانس بھر کے رونے لگی شبنم کا عرق چین آنسوؤن سے بھگونے لگی قمر النسا نے کہا حضور قصور معاف اُنکو
تو نہ کچھ شعور ہے نہ فہم ہے یونہین ناحق بدگمانی ہے وہم ہے بھلا یہ تو سمجھئے کہ اگر اونکو جانا ہوتا تو پھر کیون اپنی سلطنت
اور حکومت چھوڑ کر یہان آتے اگر آپکے عاشق نہوتے تو کیون آپ کی طلب وصال مین ہزارون مشقتین اور
لاکھون صدمے اوٹھاتے سمن پری اور صنوبر شہزادی ملگتی تھی دو دو کے اگلے ہی دن مین رہ جاتی یہ کہکر کچھ سوچی اور
چور دروازہ سے موتی محل مین گئی دیر تک شہزادہ کے آنے کی منتظر رہی آخر جب بہت عرصہ ہوا اور کچھ خبر معلوم ہوئی نہ شہزادہ
اوس وقت تک آیا تو قمر النسا کے دل مین شک آیا غمگین پھر آئی ملکہ حسن افروز سے فرمایا جرأت غضب ہے یہ کہ جسکی عاشقی
مین سب جیسے جاتے ہین + تو وہ کہتا ہے اب تک ہم محبت آزماتے ہین + ہاے اللہ کسنے یہ تفرقہ ڈالا ملنے تو ابھی پھر نظر دکھیا
بھی نہین تھا کیون رے فلک کینہ ور تو نے یہ کب کا بخار نکالا جرأت یہ تنگ آئے ہین اس دل کے بیتاب سے
ہم + جو مرئین تو چھوٹین آہ اس عذاب سے ہم + پھر قمر النسا سے کہنے لگی کیون ہمین وہم تھا تمہارے نزدیک بیوقوف
تھی کچھ فہم نہ تھا اب بتاؤ یہ کیا ہوا بیٹھے بٹھاتے مجھ پر آسمان ٹوٹ پڑا ہاے یہ کیسا حشر برپا ہوا جرأت دکھ جدائی کے
ہمین تو نے دکھائے اسے زیست + کاشکے وصل ہی مین جیسے گذر جاتے ہم + قمر النسا نے کہا بیگم خدا کے
واسطے گھبرائیے نہین شہزادہ عالم انشاء اللہ تعالے جلد تشریف لاتے ہین یہ سب غم والم خدا کے فضل وکرم
سے دور ہو جاتے ہین ملکہ نے کہا ذوق موت ہی سے کچھ علاج درد فرقت ہو تو ہو + غسل میت ہے ہمارا
غسل صحت ہو تو ہو + القصہ ملکہ حسن افروز پھر از سر نو آتش فراق مین جلنے لگی شعلہ عشق سے گھل گھل کے
شمع سان پگھلنے لگی ماما اور قمر النسا ہر چند تسکین دیتے تین دلداری کرتین اوس سرگشتہ بادیہ حزن وملال کی غمخواری کرتین
مگر وہان آہ وفغان سے کب فرصت تھی رات کو شور مچاتا سوتون کو جگاتا دن کو چپکے چپکے روتی تھی قمر النسا ہر روز موتی
محل مین جاتی باغ حیات بخش مین پریشان پھرتی اور مغموم پھر کر چلی آتی بادشاہ نے جو شہزادہ کے چلے جانے کا حال
سنا بہت متردد ہوا اوسی وقت جابجا ملک ملک ہر اقلیم مین اس مضمون کے شقے جاری کیے کہ جہان شہزادہ آرام
دل ہو حاکم وہان کا بمجرد دریافت حال بکمال عز وجلال اپنے ہمراہ لیکر آتے اور حکم دیا کہ وزیر ہر طرف سوار روانہ کرین
اور آپ بھی جائیے وزیر حسب الحکم عمل مین لایا وہان آرام دل شاہ دلداب کے پاس رہتا فراق یار کے رنج سہتا
تھا ایکدم جدا نہو سکتا تھا نہایت بیچین ہوتا سخت گھبراتا تھا ایک شب شہزادہ شاہ دلداب کے پلنگ کے برابر سوتا
تھا سوتا کیا تھا منہ لپیٹے ہوئے پڑا تھا یہ کہتا تھا اور روتا تھا نسیم دہلوی بیتاب ہون نے دل کے ڈالا ہے کس غضب
مین + پہلو بدل رہی ہین تمامی کنار شب مین + بادشاہ غافل سوتے تھے یہ تو منتظر وقت اور مستعد فرقت تھا موقع
پاکر اوٹھا اور بارہ دری کی ایک صحنچی مین جاکر اوسی عمل سے سفید دیو کو بلایا دیو آیا آرام دل نے کہا مجھے جہان سے
لایا ہے وہین پہونچا دے بیقرار ہون جلد ملک جانان دکھا دے دیو نے حسب الحکم نسیم لکھنوی کند ہے یہ چرخ کی
مثل گیسو + اوس گل کو اوڑایا صورت بو + شہزادے نے آنکھ بند کر کے پھر جو کھولی اپنے کو باغ حیات بخش مین موتی محل

سے دروازے پر پایا دیو کو وہین سے رخصت کیا اور آپ اندر محل مین تشریف لایا حسن اتفاق سے اوسوقت قمر النسا بہی موتی محل مین آئی تہی شبیہ آرام دل کی جو طاق پر گلدستون کے بیچمین رکہی ہوئی تہی دیکہکر رو رہی تہی ملکہ کے حال زار خیال کر کے بیقرار ہو رہی تہی کہ دفعتاً آرام دل سامنے سے نظر آیا قمر النسا کو دیکہتے ہی آنکہین نیچی کرلین قمر النسا نے کہا حضور تسلیم جو صبح کا بہولا شام کو گہر آئے تو اوسے بہولا نہین کہتے ہین بقول حضرت غالب اوسکو بہولا نچاہیے کہنا + صبح جو جائے اور آئے شام + فرماتے ایک ہفتہ تک کہان رہے آپ تو ماہ دو ہفتہ مین ایک دو دن کا مضائقہ نہین لستے دن جو نظر نہین آتے تو کہیے کس برج مین نہان رہے واللہ آپکی ہی باتین سننے کا مزا ہے بنے بنے نہین رہتے کچہ عجب لپکا ہے یہ سنکر آرام دل مسکرایا اور خاموش دالان مین چلا آیا قمر النسا وہان سے باغ باغ ملکہ حسن افروز کے پاس آئی اور کہنے لگی حضور مبارک شہزادہ عالم تشریف لائے جنکے واسطے آپ بیقرار تہین وہ آرام دل آئے ملکہ نے کہا ہان وہ تو روز آتے ہین سب ہر روز ایسی ہی خبرین سناتی ہین قمر النسا نے کہا بیگم صاحب مجہے اپنی جان کی قسم شہزادہ عالم آئے جب قمر النسا نے قسم کہائی تو ملکہ کو آرام دل کے آنے پر یقین ہوا دلکو ذرا توانائی آئی شام ہوتے ہی قمر النسا کے ہمراہ موتی محل مین تشریف لائی وہ شب کہ شب ماہ تہی آرام دل موتی محل مین بالائے بام سفید بادلے کے شامیانے کے نیچے سفید ابر کے ٹکڑے مین مانند ماہ دو ہفتہ کے رونق افروز تہا سب سامان جشن موجود تہا مگر نے یار چین دل سے مقصود تہا منتظر آمد ملکہ حسن افروز تہا ملکہ کی پازیب کی آواز سنتے ہی بیتاب ہو کر استقبال کے واسطے دروازہ تک آیا ملکہ کو دیکہتے ہی پہلے سات بار تصدق ہوا سر سے پانون تک بلائین لین پہر ہاتہ پکڑ کے مسند پر بٹہایا آپ جو برابر بیٹہنے لگا ملکہ نے کہا صاحب میرا آپسے ایک سوال ہے طبیعت کو سخت ملال ہے پہلے اوس سوال کا جواب دیجیے تو پہر میری برابری اور ہمسری کا دعوی کیجیے یہ سنتے ہی آرام دل وہان سے اوٹہ کر مقابل آبیٹہا یار ستمگار کو پرغضب دیکہکر جینے سے سر دست ہاتہ اوٹہا بیٹہا اور دست بستہ عرض کرنے لگا کہ جو ارشاد ہو غلام اوسکا جواب دے خاکسار ایک ہفتہ غیر حاضر رہا ہے فرماتے تو ایک ایک روز بلکہ ایک ایک ساعت کا حساب دے ملکہ نے کہا دیکہا چور کی ڈاڑہی مین تنکا صاحب مجہے تمام عمر کے حساب و کتاب سے کیا مطلب خفا کیون ہوتی ہو اسکا کیا سبب مین دو ایک بات پوچہتی ہون کہ آپ اتنے دنون کہان غائب رہے آپ تو حاضر جواب ہین کچہ گفتگو کیجیے اوسکا جواب دیجیے آرام دل نے کہا مین شکار کو گیا تہا صید گاہ مین جو پہونچا ایک ہرن کے پیچہے گہوڑا ڈالا وہ بہت دور نکل گیا ہاتہ نہ آیا مین بڑی دلدل مین پہنس گیا تہا گہوڑا میرا سینہ تک زمین مین دہس گیا تہا خدا نے مجہے وہان سے نکالا ملکہ نے شہزادے کی یہ گفتگو سنکے قمر النسا سے کہا بہن جلد ان کی خبر لو دیکہو ان کے دشمن بہکنے کیون ہین یہ کیا خبط ہے کہتے کچہ ہین منہ سے نکلتا کچہ ہے بہلا غور تو کرو ان کے کلام مین کہین بہی ربط ہے پہر شہزادے سے فرمایا کیون جی آج کیا شراب پی ہے جو ایسی بہکی بہکی باتین کرتے ہو کیون کہو تو کیسا جی ہے شہزادے نے کہا مینے تو نہین پی مگر معلوم ہوتا ہے کہ تمہین آج کچہ نشا چڑہا ہے جو ہر بات مین اولجہتی ہو مینے جو بات عرض کی اوسے تم نے کسقدر طول دیا کچہ نہین سمجہتی ہو مین تو عرض کرتا ہون کہ

شکار کہیلنے گیا تہا قسمت مین مصیبت لکہی تہی اوسے جہیلنے گیا تہا ملکہ نے کہا اچہا جو آپنے عرض کیا ہمنے اوسے فرض
کیا مگر اب تم سچے ہو تو حلف اوٹہاؤ ہمارے سر کی قسم کہاؤ جب ہمین یقین آتے دل کا شک رفع ہو خاطر جمع ہو شبہہ جاتے جب
ملکہ نے قسم کے واسطے فرمایا تو آرام دل بہت گہبرایا چور کی پانون کہان کہنسیانی ہنسی ہنسنے لگا خجل ہوا خنجر نا ردادا
کا بسمل ہوا یہ حال دیکہکر قمر النسا تو کہو ئی گئی مدعا کیطرف نہ اصلا آتی مگر ملکہ حسن افروز فوراً آ گئی ہاتہ پکڑ کے کہنے لگی تمہین میری
جان کی قسم سچ بتاؤ کہان گئے تہے تم خاطر جمع رکہو ہم کچہہ نہ کہین گے سچ سچ کہدو جہان گئے تہے جب ملکہ نے
ایسی شدید قسم دی تو شہزادے کو بجز راستی کچہہ نہ بن آئی لاچار تمام احوال اپنا ملک داراب مین جانا شہزادہ سیہ فام سے
لڑنا اوسکے باپ کا کہیت پڑنا اوسے شکست فاش دیکر بہگانا سب بیان کیا اور کہا کہ ہم تو بہت جلد آتے آپکا دل
کیون رنجور ہوا یہ جو کہئے کہ بے اجازت ہمارے کیون گئے تو ہان البتہ یہ قصور ہوا ملکہ **حسن افروز** یہ سنکر بڑے
غضب مین آئی بید کیطرح کانپنے تہرائی مگر غصہ کو ضبط کر کے کہنے لگی کہ صاحب خوب کیا بہت اچہا کیا تم اونکے
داماد تہے تم بچاتے تو کون جاتا اسوقت مین جانا عین مناسب تہا اور رنج والم کو جو کہو تو اسمین رنج کیا ہے
یہ تمہاری غلط فہمی ہے اور تمہارا بہی الم کرنا عبث ہے کیونکہ کسی پر کسی کا زور چل سکتا ہے ہمارا تو پہلے ہی سے
یہ ارادہ ہے کہ آپ سے ترک ملاقات کرین گے ہزار منتین کیجیے گا ہرگز نہ بات کرین گے اور یہ جو کوئی کہے
کہ دل کیونکر مانے گا اوسے کیا کہو گی ہجر کے صدمے کیونکر سہو گی تو ہم اوسے بہلالین گے اوس سے
سمجہہ لین گے اوسے سمجہالین گے زندہ پہینک دینگے اوسے ہم جبر سے بہلوانا ✚ تمہ یہ قابو نہین دل پر
اوسے ہے قابو اپنا **آرام دل** نے کہا دیکہو ذرا زبان سنبہالو بیہودہ کلمہ زبان سے نہ نکالو اوس بیچاری شاہ
داراب نے تمہارا کیا کیا جو اوسکو گالیان دیتی ہو اوسکے فرشتے کیا کہتے ہون گے ناحق گناہ اپنے ذمہ لیتی
ہو اور ملاقات کے باب مین کیا کہا ذرا پہر کہنا تمہین میری جان کی قسم خاموش نہ رہنا ملکہ نے کہا ہان ہان مین سچ کہتی
ہون آپ میرا کیا کیجیے گا مین کیا بغیر کہے رہتی ہون اور مین تو حیران ہون کہ آپ ع اسقدر کیون خوشی سے
پہولے ہین ✚ ہر دفعہ جو دباتے ہین کمزور سمجہکر دہمکاتے ہین تو کس گہمنڈ پر بہولے ہین **مثنوی** یون جو کرتے
ہر ملا دعوے ✚ آپکا کہتے مجہہ کیا دعوے ✚ اور کیون جی ہمنے کسکو گالی دی جو تم اتنا بگڑتے ہو صنوبر کا کچہہ برا
چیتا جو شیر کیطرح غرا کر لڑتے ہو خدا کے لیے قمر النسا چلو مین یہان ہرگز نہ ٹہرون گی ان کے تو سر پر آج جن
سوار ہے ہوا سے لڑتے ہین بات بات مین بگڑتے ہین خدا جانے کیا اسرار ہے یہ کہکر اوٹہی اور شہزادے کو درد
بہا سخت و سست سنا کر بگڑ کر منہ بنا کر چلی **آرام دل** ہاتہ جوڑ کر قدمون پر گر پڑا رونے لگا ملکہ نے کہا سبحان اللہ
رو رو کے ڈراتے ہو ماشاء اللہ بگڑے کو بناتے ہو بس ہٹو صاحب اب دل کی صفائی بخیر ہے ایک مدت
گلستان وصال مین شاد ان رہے اب دیکہیے بوستان فراق مین عجب سیر ہے غرض دیر تک یہی کیفیت
رہی یہ روٹہی رہین او دہر عشق کی حالت رہی آخر عاشق کو کہان تک صبر ہو پاس سخن سے دلبر جبر ہو ملکہ نے
پاس آکر عاشق جانباز کا سر اوٹہا کر اپنے زانو پر رکہا ماتہے پر ہاتہ رکہکر کاکل رخ پر سے سر کانے لگی زلف عنبر

سنگھانے لگی کف دست صندلی جو پیشانی مریض عشق پر سے گئے صندل کا کام کر گئے ہاتھ لگاتے ہی درد سر دور ہوا دل بادہ انبساط سے مسرور ہوا شہزادے کو ہوش آیا گھبرا کر اوٹھ بیٹھا مگر خجالت سے سر جھکا لیا ملکہ نے فرمایا نسیم لکھنوی کیا کہتی ہون مین ادہر تو دیکھو + میری طرف اک نظر تو دیکھو + ہے یا یہ نہین خطا تمہاری + فرماتے کیا سزا تمہاری + آرام دل نے + کی عرض رضا ہے جو خوشی ہو + عاشق کی سزا جو تو پہنچتی ہو + مشکین نقوسے مشکین کسواؤ + کالے ناگون سے مجکو ڈسواؤ + تلوار سے قتل ہو جو منظور + ابرو کے اشارہ سے کر دو چور + زندان مین جو زندہ بہیجنا ہو + اپنے دل تنگ مین جگہہ دو + الغرض پھر باہم دور ساغر چلنے لگا وصال طالب و مطلوب سے فلک سفلی سے جلنے لگا رات بھر جشن رہا صبح ہوتے ہی ملکہ روانہ ہوئی رات کی کیفیت سب قصہ ہوئی فسانہ ہوئی شہزادہ شاہ کی ملازمت کے واسطے گیا بادشاہ نے آرام دل کو دیکھا کمال مسرور ہوا شہزادہ قدمبوس ہوا بادشاہ نے سینہ سے لگایا اور فرمایا کہان گئے تھے آرام دل نے عرض کیا کہ فدوی بعد عرصے کے شکار کھیلنے گیا تہا صید گاہ مین جو طبیعت لگ گئی چند روز تک شکار کھیلتا رہا آخر مفارقت قدوم میمنت لزوم سے جی بیچین ہوا گھبرایا اوسی دم کوچ کیا کل اس شہر مین داخل ہوا آج حضور مین حاضر آیا غرض آرام دل نے اپنی چرب زبانی سے کچھ جھوٹھ کچھ سچ ملا کر شاہ کی تسکین کر دی پھر دیر تک باب گفتگو وا رہا در تقریر کھلا رہا جب دربار برخاست ہوا شہزادہ موتی محل مین تشریف لایا مدام بادہ انبساط سے مخمور رہا مسند شادی اور وصال شہزادی سے مسرور رہنے لگا

غائب ہو جانا ملکہ حسن افروز کا اور گرفتار ہونا دام کرناس دیو ستمگار مین اور روانہ ہونا آرام دل کا تلاش جانان مین اوسی حالت اضطرار مین

بدے ساقیا مجکو جام شراب + بس اب پہینک دے یہ گزک اور کباب + تمنا سے اب تو بالکل نہین + ذرا بھی مجھے خواہش دل نہین + فلک سفلہ پرور ستانے لگا + میرا یار مجھ سے چھوڑانے لگا + عجب طرح کا ماجرا ہے سخن + کیا عاجزا سنے بقول حسن + یہ وو دل کو یکجا ٹہہاتا نہین + کسی کا اسے وصل بہاتا نہین + مصائب نگاران جگر افگار و جگر فگاران مصائب نگار سے لکھتے ہین کہ ایک شب وہ غیرت ماہ یعنی ملکہ حسن افروز دیباجہ اپنی محرم راز قمر النسا کے ہمراہ شہزادہ آرام دل بدر کامل کے پاس تشریف لائی چاندنی رات کی کیفیت تھی دو تین روز کے بعد ملاقات ہوتی تھی وہ صحبت غنیمت تھی کچھ جی مین جو آیا ملکہ نے شہزادے سے فرمایا رند آجکی رات جو تو مہ سے مقابل ہو جاے + چاندنی میلی ہو دہلوانے کے قابل ہو جاے + ناگہان سنبل الطیب کے تختہ سے جو خوشبو آئی شہزادے کے مشام کو معطر کیا آرام دل نے کیا خوب جواب دیا خبر مرحوم بو تیرے زلف کی گر اوس سے مقابل ہو جاے + مشک نادہ نجطا کہنے کے قابل ہو جاے + پھر ملکہ نے کہا جی چاہتا ہے اسوقت کوٹھے پر سے نظارۂ شہر کرین اور سیر نہر لطافت بہر کرین شہزادے نے کہا بسم اللہ ع صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شما ست + الغرض ملکہ مع شہزادہ قمر النسا اور چند خواصون کو ہمراہ لیکر

بالاسے بام آئی چاندنی کی کیفیت دیکھکر کمال مسرور ہوئی اور فرط سرور سے شہزادہ کیطرف مخاطب ہوکر یہ اشعار زبان پر لائی ✦✦
لااوری دیکھنے نکلا جو تو خورشید منظر چاندنی ✦ دہوپ سے بہی ہے چمک مین آج بہتر چاندنی ✦ کیمیاگر ہے فروغ آفتاب
حسن یار ✦ دہوپ ہوسنے کا ورق چاندی کا بستر چاندنی ✦ پہر ملکہ شہزادے کا ہاتہ پکڑ کے زیر شامیانہ زرتاب مسند زرین پر جا بیٹھی باغ
حیات بخش اور نہر کی سیر کرکے دلشاد ہوئی ذہن جو لڑا تو یہ غزل برمحل طبع زاد ہوئی مصنف جسنے اسے جان تجھے گلشن
مین ٹہلتے دیکھا ✦ اوسکو پریون کے نہ جہرمٹ مین نہلتے دیکھا ✦ نالہائے سحری دہوم تو کرتے ہو ولی ✦ اپنا مطلب نہ کبہی
تم سے نکلتے دیکھا ✦ کبک پامال خرام بت طناز ہوا ✦ ناز و انداز سے شاید اوسے چلتے دیکھا ✦ دل کا احوال کہون کیا کہ
تپ فرقت سے ✦ کبہی پانی اسے دیکھا کبہی جلتے دیکھا ✦ یہی کہتا ہے نچہوڑون گا مین ہرگز دامن ✦ طفل اشک آج اسے
ضد پہ مچلتے دیکھا ✦ بیش شمع رخ جانان دل پرغم اپنا ✦ کبہی گلتے کبہی جلتے کبہی ڈہلتے دیکھا ✦ شہزادے نے بھی ایک
غزل ذیل برجستہ کہی اور ملکہ سے مخاطب ہوکر پڑہی مصنف آگیا جو تیرے کوچہ مین نہ ٹلتے دیکھا ✦ دم مسیحا کا تیرے
در پہ نکلتے دیکھا ✦ مطلب عاشق صادق پہ تجھے اے شہ حسن ✦ مکر سے سیکڑون انداز بدلتے دیکھا ✦ میرے قابو مین
کسی روز نہ آیا تو یار ✦ اپنا بس تجھپہ کسی آن نہ چلتے دیکھا ✦ تو نے پہیری نظر اپنی تو پہرا اوس سے جہان ✦ جو گرا آنکھون
سے تیری نہ سنبہلتے دیکھا ✦ اب تو عشاق کی جانبازی کا لا دلمین یقین ✦ تو نے پروانے کو بھی آنکھو سنسے جلتے دیکھا ✦
آج برآئی تمناے سخن مدت مین ✦ تمکو اے جان جو کوٹھے پہ ٹہلتے دیکھا ✦ غرض اسیطرح باعیش وطرب زلف
لیلاے شب ناگم گئی یعنے نصف شب گذر گئی خمار بادۂ نشاط کا اوتار ہوا افلاک ستمگار در پے آزار ہوا اتفاقاً اوسوقت
ایک طرف سے بالا بالا کسی دیو کا گذر ہوا ظہور شعبدۂ فلک کینہ ور ہوا اوس نے ایک پری نازنین قمر طلعت زہرہ
جبین دیکہی قدرت خداے رب العالمین دیکہی دیکہتے ہی خنجر عشق کا گہائل ہوا عاشق ہوگیا بسمل ہوا شہزادی کو پہلو
مین بیٹہا دیکہکر جل گیا بیخود ہوا اپنے جامہ سے باہر نکل گیا غصہ سے شہزادے پر جہپٹا اور خنجر آبدار کمر سے کہینچکر مارا مگر یہ برکت
انگشتری سلیمانی آرام دل محفوظ رہا خنجر جو کارگر نہوا تو وہ ملعون بڑے زور سے للکارا ملکہ وہ آواز ہولناک سنکر لرز گئی
خوف سے شہزادے کے پیچہے ہو بیٹہی ہوش وحواس کہو بیٹہی آرام دل بہی ایک آواز ہولناک سنکر اور ظاہر
کسی کو ندیکہکر پریشان ہوا بہت ہراسان ہوا جب اوس مردود کا شہزادے پر کسیطرح بس نچلا تو غصہ سے لال ہوگیا بہت
جلا جہلا کر ملکہ کو معلق اوٹہا لیا اور کندہے پر بٹہا شور وغل کرتا ہوا اہوا آرام دل ملکہ حسن افروز کو دفعتاً غائب
دیکہکر گہبرایا بیحواس ہوگیا قمر النسا نام سے بیگم کہکر چپ ہوگئی اوسے تو سکتا ہوا جو اصین پیٹنے لگین محل مین کہرام
ہوا غرق دریاے الم عالم تمام ہوا مان یہ حال سنکر غش ہوئی ہوش وحواس بجا نرہے میر حسن کلیجہ پکڑ وہ تو کر
رہ گئی ✦ کلی کیطرح سے بکس رہ گئی ✦ بادشاہ کو جو یہ خبر وحشت اثر پہونچی ہجوم غم سے بیتاب ہوگئے کلیجے پر صدمہ
پہونچا غش کہا کر زمین پر گر پڑے آرام دل کہ روتے روتے بیہوش ہوگیا تہا ہوش مین جو آیا تو بصد حسرت
ویاس یہ اشعار زبان پر لایا جرأت کچہ ایسا گر گیا بیہوش جانا ہمکو جانان کا ✦ نہ جی کو ہوش ہے دلکا نہ دلکو ہوش ہے
جانکا ✦ ولہ نہ جی کو دلکی خبر ہے نہ دل کو جی کی خبر ✦ تیرے بغیر کسی کو نہین کسی کی خبر ✦ یہ کہکر گریبان چاک کیا رعنائی

اور زیبائی کا گہیرا پاک کیا قبا سے تنگ ہوا نے یار زیبا لبش کے نام سے ننگ ہوا میر ہاتہ جانے لگا گریبان تک + چاک کی پانون سہلے دامان تک **نسیم لکہنوی** بہچند جو گذری بیخور و خواب + زائل ہوئی اوسکی طاقت و تاب + صورت مین خیال رہ گیا وہ + ہیئت مین مثال رہ گیا وہ + آنے لگے بیٹہے بیٹہے چکر + فانوس خیال بنگیا گہر + جامے سے وہ زندگی کے تہا تنگ + کپڑون کے عوض بدلتا تہا رنگ + فلک کجرفتار کی ستمگاری پر ہنسا دلبس بدلبس بہرنے کے لیے فقیرانہ بہیس کیا کہیس کا تہ بند باندہا اوسپر لنگوٹ کسا سرفروشی کی گدڑی کندہے پر درست کی طلب دلدار مین کمر ہمت چست کی کاسہ سر ہاتہ مین لیا ضعف اور ناتوانی کو عصا سے پیری سمجہا حضرت عشق کو ہادی اور رہنما کیا محبوب سے لولگائی مجذوب ہو کر دلشاد ہوا راہ عشق مین سالک ہوا غم دنیا سے آزاد ہوا دردلدار کی خاک بدن مین ملی آتش عشق کی جلی ہوئی ہڈیون کو ہاتہ مین پیسکر چہرۂ انور پر بہبوت رماتی عشق صنم مین جوگی ہوتے کسی جوگی نہ رہے اشکون کی سیلی گلے مین ڈالی اپنے غزال رعنا کے یاد مین مرگ چہالے کا لپیٹنا را باندہا زلف رسا کی جٹا کمر تک لٹکائی سوزش درد سنے کی دہونی رمائی اور نماز کے وقت جنگل کی راہ لی **فقرات چند در صنعت عاطلہ** حاصل کار **آرام دل** سوگوار گرم رو راہ الم اور صحرا آوارۂ عالم ہوا **اسد اللہ** ہوس طرۂ طرار اورا + حرص وصل سر دلدار اورا + اوسکا طالع کم رسا محروم رہا مدعا وصال معدوم رہا گوکہ اوسدم **آرام دل** کا سہو محو کا عالم اور درد کا حال ہوا مگر سہل ہوا اوسکو وہ کہ ہر کس کو محال ہوا دل والہ اوس والا گہر کا گل کہا کر دم طاؤس ہوا اوس آہو رم کا دس کوس گرد حواس کو صحرا کوہ اور کوہ صحرا محسوس ہوا سروصال دلدار مرہم درد دل رہا دل وداد محل کو اوس ہل کا سرور حاصل رہا **آرام دل** مرحلہ گرد مسلک الم رہرو راہ عدم کو ہر طرح رسم ہمدم گل کا سر کار رہا کہ روح کو صدمہ ہوا دل درد آلود کرا مگر سلسلہ امل کو محکم رکہا اور رو کر کہا **کلام** لو عصا آہ کا دل اور سہارا کرلو + صدمۂ درد والم کو ہوگوارا کرلو + ہر گاہ ملک ملک کو دلدار کو احوال **آرام دل** صحرا گرد کا معلوم ہوا روح کو صدمہ کمال ہوا دلکو دو سرا ملال ہوا حاسد کا مدعا حاصل ہوا سرور صد ہا کوس دور ملول ہر دل ہوا مہر و ماہ گم ہو کر عالم سواد آمد ہوا اور ہر گہر کا مسدود ہوا ہر اک گم صم ہر دم ملول اور اوداس رہا دلکو سو سو طرح کا وسواس رہا گل مردم کو اکل ماکول حرام ہوا وہ الم ہوا کہ وہ ماہ ماہ محرم الحرام ہوا گلکدہ سرور کا الم گل کہلا آس و حرا رم کو الم کا گل ملا ہر اک کا دو طور کا احوال ہوا کمال صدمہ ہوا ملال ہوا اک او دو ہر سر ملا ہا ہا رہا دوسرا ادہر آہ آہ کر کر دم کہو رہا محل آرام آلام کا ہوا ملک ملک اسکا حال معلوم ہوا ہر اک آگاہ ہوا کلک عطارد کر دلداس دس سطر کو لکہکر سر گہس گہس کر ہلاک ہوا مداد و سراسر سواد کو امساک ہوا سردار کو سرکار والا کا حکم ہوا کہ ماکہ اور آرام دل کو ہر طرح لاؤ و الا دم صمصام کا سہم کہاؤ وہ آگاہ ہو کر آمادہ ہوا سوار ہوا اور اک سوہ رو وہ ملک کا دل دادہ ہوا +

پہر مذکور اوس رنجور دور از سرور یعنی ملکہ حسن افروز سراپا گداز ہمہ تن سوز رشک حور کا دیو کر نا اس کا لیجانا کوہ البرز پر پہونچانا اور اوس گرفتار پنجۂ الم کا بیقرار ہونا اور تلملانا

اوٹھا ساقیا جام مینلے زرد + پلادے وہ سے جسمین ہو دُرد درد + پلادے اگر ایسی سے ہو کہین + وگرنہ کچہ اسکی
بھی خواہش نہین + محبت مین خون جگر پیتے ہین + گزک لخت دل کہا کے ہم جیتے ہین + قلم ربیدہ سر و کلک چاک جگر احوال ملکہ
حسن افروز سراپا گداز ہمہ تن سوز کا یون تحریر کرتا ہے کہ جب ملکہ جگر افگار کو وہ دیو ستمگار شہزادے کے پہلو سے جدا کر کے
اوس گلبدن کو پہول کیطرح اوٹہا کر لیچلا ملکہ نے ایسی صورت منحوس تو کبہی دیکہی نہ تہی بہ یک نگاہ بیہوش ہوگئی سر و پا کی
مطلق خبر نہ رہی شراب غفلت سے مدہوش ہوگئی **نسیم لکہنوی** حیرت چہائی تو کہو گئی وہ + غفلت آئی تو سو گئی وہ + کرتا
نسناس نے ملکہ نے آس سراپا یاس بیچین اور اوداس کو کوہ البرز پر لیجا کر دالان مین لٹا دیا اور آپ پاس بیٹہکر ملکہ سے باتین
کرنے لگا وہ کہدہا بیہوشی اور ہوشیاری کیا جانے بقول شخصے ع چہ داند بوزنہ لذات ادرک + ملکہ نے جو کچہ جواب نہ دیا
تو ناتہ پکڑ کے اوٹہا بٹہایا جب آنکہہ نہ کہولی تو پہر لٹا یا اور سوچا کہ یہ تازہ گرفتار ہے اپنے ماں باپ کی مفارقت سے بیقرار
ہے ابھی نہ ستانا چاہیے پہر ملکہ کو تنہا چہوڑ آپ حسب معمول سیر و شکار کو روانہ ہوا یہان بلبل زار کا گل سے جدا ہو کر
گلستان سراسر خار صد آزار مین شجر الم پر آشیانہ ہوا ملکہ کو جو ہوش آیا اپکو کنج مزار مین پایا سوزش درونی سے کلیجہ جلنے
لگا گہبراہٹ سے دم نکلنے لگا ابر غم کشت زار عیش و نشاط پر گہر آیا دل نے برق کی تڑپ دکہائی رعد کیطرح شور
مچایا خوف کے مارے دل کہول کے رونے لگی نالہاے دل نالان گلے مین پہنس گئے گرفتار پنجہ دیو گرفتار یاس
ہوئی دلبر کے وصال سے یاس ہوئی دیوارون سے سر ٹکرایا ماہی بے آب کیطرح تڑپی بیقرار ہوئی عندلیب روح قفس
تن مین پہڑکنے لگی خوف سے چہاتی دہڑکنے لگی اپنے گلبدن رشک مسیحا سے جدا ہو کر بیمار ہوئی ضعف صد آزار
ہوئی اپنی بیکسی اور بربادی پر زار زار رونے لگی زندگی سے ہاتہ اوٹہایا تڑپ تڑپ کے جان کہونے لگی کبہی گہبرا کر
اوٹہی ٹہوکر جو لگی منہ کی کہائی کبہی کلیجہ پر ہاتہ رکہکر بیقرار ایسے اشعار زبان پر لائی **حضرت اسد اللہ خان غالب** یہ نہ
تہی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا + اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا + کوئی میرے دل سے پوچہے تیر نیمکش کو
+ یہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا + رگ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پہر نہ تہمتا + جسے غم سمجہ رہے ہین
یہ اگر شرار ہوتا + کہون کس سے مین کہ کیا ہے شب غم بری بلا ہے + مجہے کیا برا تہا مرنا اگر ایک بار ہوتا + ہوئے
مر کے ہم جو رسوا ہوئے کیون نہ غرق دریا + نہ کبہی جنازہ اوٹہتا نہ کہین مزار ہوتا + کبہی اپنے **آرام دل راحت**
جان کو یاد کیا اوسکی ویرانی اور سرگردانی کا تصور کر کے سر پر خاک ڈالی اپکو برباد کیا کبہی اپنی تنہائی اور بیکسی سے
ہراسان ہوئی گہبرائی کبہی اشکبار ہو کر فراق یار مین بیقرار ہو کر یہ غزل ارشاد فرمائی **نواب سید محمد خان رند**
یہان نالہ سرد و آہ مین اپنے اثر نہین + اوبے خبر تجہے کبہی ہماری خبر نہین + حیرت کا ہے مقام تعجب کی جاے ہے
اس دہر مین کسی کو کسی کی خبر نہین + ایام التیام پذیری کی جا چکے + ناسور اب تو ہو گیا داغ جگر نہین + پہونچادے
اوسکو کون خبر میرے حال کی + ہمدم نہین شفیق نہین نامہ بر نہین + دانستہ عارفانہ تجاہل ہے یار کو + کیونکر کہون کہ
حال کی میرے خبر نہین + کبہی درد جدائی سے بیقرار ہوتی یہ کہتی اور زار زار روتی رند کہان سے لائین اب اسکو
جو ہم کنار کرین + تسلی کیا تیری او جان بیقرار کرین + الٰہی کیا کرون کہان آن پڑی اس موذی کے ہاتہ

سے کیونکر نجات پاؤن گی خدایا کس مصیبت مین جان پڑی ملک چھوٹا مان باپ سے جدائی ہوئی فراق محبوب وصال
نامرغوب سے دم نکلا جاتا ہے دیو کی صورت دیکھہ کے خوف آتا ہے ملعون کے پھندے مین گرفتار ہین موت بھی
نہین آتی جان سے بیزار ہین افسوس کیا تھا اور کیا ہو گیا کیون پروردگار یہ کیا شان کبریائی ہوئی **میر حسن** فلک
سے تو اتنا ہنسایا نہ تھا ✦ کہ جسکے عوض یون رولانے لگا ✦ آہ مجھ سا بھی بدنصیب کوئی بشر ہوگا اور جیسا میرا دل
ہے ویسا بھی کسی کا جگر ہوگا **حضرت غالب** میری قسمت مین غم گر اتنا تھا ✦ دل بھی یارب کئی دیے ہوتے ✦
غرض اسی طرح روتے رہتے جان سے بیزار ہوئی تب غم سے آدبایا رشک مسیحا کے الم بیمار ہوئی اس
عرصہ مین وہ سفاک ناپاک آیا ملکہ نے بغور جو دیکھا پھر غش آیا وہ بدذات ابلیس صفات ملکہ کے قریب آیا اور زبردستی
ہوش مین لایا ملکہ جو ہوشیار ہوئی حضرت عزرائیل کو بالین پر موجود پایا راضی برضاے پروردگار ہوئی دل مین سوچی
کہ ہماری تقدیر مین یہی لکھا تھا یہی ہونا تھا مدام رنج و آلام مین رہنا تھا تمام عمر رونا تھا خیر ہزار شکر ہے لیکن اب وہ
تدبیر کرو کہ اس موذی کے ہاتھ سے جان بھی بچے اور آبرو بھی رہے یہ سوچ سمجھکر دیو سے کہنے لگی کہ تم
ہمین تنہا چھوڑ صبح سے کہان گئے تھے اور جو ہمین کوئی اور لیجاتا تو تم کیا کرتے آخر یہی ہوتا کہ میرے فراق مین
اور اوسکے آتش رشک مین جل مرتے دیو مرغی کا یہ میٹھے میٹھے باتین سنکر شہد کی چھری سے مذبوح ہوا
بسمل ہوا خنجر عشق کا گھائل ہوا بولا کسی کا کیا مقدور جو تمکو بھر نظر دیکھے اگر دیکھے تو اوسی دم قلم اپنا سر دیکھے اس
بات سے تم اطمینان رکھو طبیعت اپنی نہ پریشان رکھو مگر بغیر وصال اب حال غیر ہے شراب عشق سے مخمور ہین
شیشۂ دل چور تمہارے بغیر ہی ملکہ **حسن افروز** نے کہا پانچ چار روز سے ہم بیمار ہین اس سبب سے لاچار
ہین ایک مہینا توقف کرو ایسے کیون گھبراتے ہو تمہین کیا خیال ہے ہم تو تمہارے پاس موجود ہین پھر وصال
کیا امر محال ہے اور ہم تو مدت سے تمہارے عاشق زار تھے جدائی سے بیقرار تھے دیو عشق کا نام سنکر اور بھی
شاد ہوا کہنے لگا کہ اچھا ہم تا صحت آپ سے نہ بولین گے یہ سنا اور الگ ایک مکان مین جا در گور ہوا یہان پھر
وہی گریہ وزاری تڑپ اور بیقراری پھر وہی نالون کا شور ہوا تمام رات اسی طرح بسر ہوئی خدا خدا کرکے سحر ہوئی
دیو تو صبح اوٹھتے ہی روانہ ہوا غم و الم نے ملکہ کو پھر آڑے ہاتھون لیا مرغ سحر نے اذان دی صور کیطرح آواز
لگائی صبح کیا ہوئی گویا قیامت آگئی داغ جنون کا حساب ہونے لگا دفتر حدیث دل کھلنے لگے نامۂ اعمال دل
بیقرار اور چشم اشکبار میزان امتحان مین تلنے لگی عشق کی گنہگار بندون پر عذاب ہونے لگا القصہ کبھی کبھی دیو نابکار آتا
دو ایک ساعت ملکہ کے پاس ٹھہرتا پھر چلا جاتا ملکہ **حسن افروز** رو رو کے دن بسر کرتی رات کو تارے گن گن کر سحر کرتی
آرام دل کے آنے کی مدام منتظر رہتی فراق کے صدمے سہتی اوسکے انتظار مین ہمہ وقت دروازے کو تکتی
جب راہ دیکھتے دیکھتے دم گھبرا جاتا جوش جنون سے کلیجہ منہ کو آتا دیوانون کیطرح بکتی اسی طرح چند روز گذر
گئے مہینا قریب الاختتام ہوا اس عرصہ مین کسی مرتے جیتے نے خبر نہ لی ملکہ کو بڑا صدمہ ہوا لاعلاج شب و روز
بدرگاہ مجیب الدعوات اپنے حفظ آبرو کی التجا کرتی اپنی بیکسی اور بدنصیبی پر زار زار روتی لیل و نہار آہ و بکا کرتی

ذوق گر شرح جنون کیجے رقم اور زیادہ + ہو چاک ابھی جیب قلم اور زیادہ +

معلوم ہونا احوال دست بدی کرناس دیو بد نظر کا اور فوج کشی کرنا پدر ملکہ حسن افروز حور منظر کا پھر آوارگی آرام دل مصیبت زدہ روزگار ملاقات پیر مرد خجستہ خصائل پھر بعنایات جامع المتفرقین اور توجہ باطنی درویش کامل ملاقات ملکہ حسن افروز حور شمائل پھر دیو کی لڑائی اوسکو جہنم مین پہونچانا اور ملکہ حسن افروز کو فارس مین لانا

پلا ساقیا ساغر غم زدا + کہ فرقت سے ہے حال ابتر میرا + پھنسا پنجۂ دیو غم مین ہے دل + شب و روز رہتا ہون مین مضمحل + مدد کر میری ساغر عیش سے + رہائی ہو دام غم سے مجھے + نہ کیونکر ہو دلشاد اور باسرور + کہ ہے بعد محنت کے راحت ضرور + سیاحان ملک معانی و رہ نوردان صحراے خوش بیانی احوال آوارگان دشت ادبار روے نادیدۂ شاہد مدعا اور ستم رسیدگان روزگار یون لکھتے ہین کہ جب ملکہ حسن افروز حور شمائل اور شہزادۂ آرام دل دونو غائب ہوے تے شاہ فارس کو رنج ہوتے تعب ہوئے ان کے غائب ہونے مین عقلا ذہن لڑاتے تھے مگر اصل مدعا کیطرف اصلا نہین جاتے تھے کہ صورت خوب جہان کو مرغوب ہے حسین عالم کا محبوب ہے دیو تو کیا پری بھی دیوانی ہے اگرچہ حسن مین لاثانی ہے طلسم جہان مین یہی کارخانہ ہے جن و بشر پہ موقوف نہین طبیعت یہ کا آجانا ہے غرض بادشاہ اپنی فکر مین حیران تھے عقلا و وزرا پریشان تھے کہ ایک خواص نے شاہ کے حضور مین عرض کی کہ غلام علم رمل اور نجوم مین خوب ماہر ہے حال ماضی اور استقبال اور اب جو مرشدزادی پر گذر رہا ہے وہ سب تابعدار پر ظاہر ہے ایک دیو کرناس نام کوہ البرز پر کہ وہ پہاڑ یہان سے دس منزل جانب مشرق ہے شہزادی کو لے گیا ہے ہم سب کو رنج و الم دے گیا ہے اوس پہاڑ پر اوسکا مکان عیش و نشاط کا سامان ہے یہ سنتے ہی شاہ نے اوسیدم وزیر اعظم کو بافوج جرار کوہ البرز کے طرف روانہ کیا اور آپ بیقرار ہو کر بار بار بدرگاہ قاضی الحاجات دعا کرتا فقرا اہل اللہ صاحب دل لوگون سے اپنی التجا کرتا سطرے چند در صنعت منقطع الحروف آرام دل دل ادہ وارث وادرس رہ رو راہ ذوق دور روز دود آرام رم آذر دم آرزدہ دل رخ زرد راز دار درد دل داغ آزردہ آواز زاغ زاری دل ازہ آزروے دل ذرہ ذرہ دوری دل آرام دل آزار دل آرام دل داغدار وزن راہ رو در وادی ذوق و ودا داد داد از درد دوری داد و داے دل روح در آزار آوارہ وادی در دو دوڈوان وار آہ دل دود آب رز در روزی روزہ روز فقیرانہ بھیس کیے تن تنہا آہ و بکا کرتا چلا جاتا تھا ایک روز علی الصباح ایک صحراے وسیع مین گذر ہوا شہزادہ سخت متحیر ہوا دیکھا کہ بیابان فراخ چون صفحہ آسمان ہے مگر کہین کسی انسان یا درخت کا پتا نہین صاف میدان ہے جاڑے کی یہ شدت ہے کہ کھیت کے کھیت اوجڑے پڑے

ہین کہین لب جو جو دو چار جانور آتی ہین مارے سردی کے اینٹھہ رہے ہین اکڑے پڑے ہین جو ایک آدہ ارنڈ کا درخت ہے اوسی جاڑے سے جو پالا پڑا ہے اوپر سے نیچے تک گلا ہے اندر سے باہر تک سڑا ہے رات کو آسمان سے برف گری ہے زمین طبقہ زمہریر ہے اوس جنگل مین لطف صحراے کشمیر کی کیفیت جو کیاری دیکھی کہیتی کی کیاری پانی سے ہے کوئین کو جو بغور دیکھا تو ثابت ہوا کہ کسی دہقانی برف والے نے اپنی بڑی قلفی مین پانی کی برف جمائی ہے صبح کا وقت سرد سرد ہوا جاڑے کی یہ شدت اوسپر طرہ یہ کہ شاہ صاحب کے تن پر کپڑا نہ پانون مین جوتا فقط ایک لنگی اوسپر لنگوٹ ایام سردی مین خصوصاً صحرانوردی مین بہلا اوسکی کیا اوٹ شہزادہ مارے سردی کے بیچین ہوا قدم بڑہایا سردی سے کانپنے لگا آگے بڑہتے ہی قدم لڑکھڑایا سراٹے کی ہوا تیر سی لگنے لگی آتش غم دلی سلگنے لگی شکم مین فدالشوہر کا عالم ہوا دل کپکپا ہر استخوان ہیزم کیطرح جلنے لگا آہ کے ہمراہ پیچ و تاب کہا کہا کے دہوان نکلنے لگا دانت کڑکڑ بجنے لگے لب یاقوت سے نیلم ہوتے عارض الود کہ ہمرنگ برگ گل تر تہے سردی کے گزند سے برگ سوسن ہوتے ہاتہ پانون ٹہنڈے تہے انگلیان ٹہٹہری جاتی تہین جو خانہ بغل سے باہر نکلتی تہین اس کڑکڑاتے جاڑے مین سراٹے کی گرمی کا مزا تہا لطف تو تہا وے جان گزا تہا کہ جو قدم آگے پڑتا تہا آبلہ پا کی صراحیان ریگ بیابان کی شورے مین جہلتی تہین جب مجمر فلک مین آفتاب کا انگارہ روشن ہوا آرام دل کے جسم کو گرمی پہونچی سردی کے گزند سے امین ہوا قدم تو بڑی گرما گرمی سے اوٹہایا مگر ناتوانی سے بڑہا نہ گیا جگر اکڑ گیا بیقرار ہوکر یہ اشعار زبان پر لایا **ناسخ** ضعف سے ہے راہ طلب مین جیسے دامنگیر پا + آتی ہین رکہاے پا مجکو نظر زنجیر پا + لے چلے ہین کو ہی جانان سے یہ وحشت مین مجہے + وادی پرخار پر موقوف ہے تعزیر پا + گرتے تہی ناتوانی سے غش آنے لگے نالہاے دل زار ستانے لگے بیچین ہوا گہبرایا یون جستجوے دلدار مین تہک گئے وصال یار کیطرف سے یاس ہوئے رو رو کر یہ ارشاد فرمایا **میر تقی** آہ سحر نے سوزش دلکو مٹا دیا + اس باد نے ہمین تو دیا سا بجہا دیا + اس موج خیز دہر مین ہمکو قضا نے آہ + پانی کے بلبلے کیطرح سے بہا دیا + بوئے کباب سوختہ آئی دماغ مین + شاید جگر کو آتش غم نے جلا دیا + اسیطرح تین شبانہ روز گذر گئے حضرت عشق اپنا کام کر گئے دن کی دہوپ رات کی اوس اس بیکسی اور ناتوانی پر صد ہزار افسوس ایسے ناتوان ہوتے کہ ہل نسکے میسر اوٹہا نے ہی ہو گئے پامال + سبزۂ نودمیدہ کے مانند + **آرام دل** اپنی جان سے بیزار ہوا نے یار اس ذلت اور خواری کی زلیست سے شرمسار ہوا ارادہ کیا کہ اب کسی کوئین مین اپکو گرا دے دیدار یار حشر تک نہ نصیب ہوگا فلک ستم شعار در پے کین و جفا ہے موت بہی خفا ہے پہر اس جینے کو کیا کہتے ہین بس اب اپنے تئین ہلاک کیجے مرجائیے **محمد ابراہیم ذوق** کیون جی کے ہجر مین ہوئے شرمندہ یار سے + اب مر رہے ہین اوسکی پشیمانیون سے ہم + یہ سوچکر جبر اوٹہا سامنے ایک چہپر اور کوان نظر پڑا دیکہا اوس جہونپڑی کے آگے آگ روشن ہے خیال کیا کہ شاید کسی زمیندار کا مسکن ہے غرض وہ یوسف عہد چاہ سے گہبرا کر گرنے کی چاہ مین چاہ کیطرف چلا لب چاہ آتے ہی جونہین چاہ مین گرنے کو چاہا ایک آواز سنی کہ دیکہہ کیا ستم کرتا ہے خدا کو بہول گیا کیون نے موت مرتا ہے

آرام دل نے یہ سنکر جان دینے سے ہاتھ اوٹھایا اور اوس جھوپڑے کیطرف آیا دیکھا کہ ایک عبارت منقوط شیخ جی جیب تخت نشین نے حق جق سے بق بق جنت بن بچپن چین غضب نقش جبین فیض بخش عیب شین خبر زدی فن چشتے پشت جنتی بخشش بچپن ہیبت زیب بینش جشنش ستے غش * نہ بینی تیزی جن بیش جذبش * سوسوا سو برس کا سن و سال بہون اور پلکون کے سب سفید بال تلاوت قرآن مجید مین مصروف ہین ضیاے انور سے وہ حجرہ تنگ و تار روشن ہے صندلی رنگ ہے گیروا پیرہن ہے چہرۂ مبارک سے آثار بدمزاجی نمایان ہین کسی کی طرف سے رنجیدہ خاطر ہین ملول ہین آرام دل نے بہ کمال ادب سلام کیا اوس ولی اللہ نے منہ پھیر لیا پھر شہزادی نے السلام علیکم کہا جب بھی جواب ندیا شہزادہ فقیر کے غضب سے ڈرا اور قدمون پر گر پڑا اوس رہبر کامل نے شہزادے کا سر پانون پر سے اوٹھایا گلے لگایا پاس بٹھایا اور فرمایا کہ اے فرزند بس اتنی ہی تکلیف مین تم نے کریم کارساز کو بھلا دیا مرنے پر مستعد ہوتے ذرا صبر و تحمل کیا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْن کا بھی اعتقاد دل سے اوٹھایا خیر آج توقف کر انشاء اللہ تعالے علے الصباح رخصت کرون گا یہ سنکے شہزادے کو گونہ تقویت ہوئی رنگ زعفرانی ارغوانی ہوگیا انبساط طبیعت ہوئی پیر روشنضمیر بابا اظہار مطلب سے کچھ مطلب نہ رہا سر نیاز جھکا کر دوبارا قدم چومے نعلینون کو آنکھون سے لگایا دن تو یاد اللہ اور تلاوت کلام اللہ مین بسر ہوا شام ہوتے ہی شاہ صاحب نے کھانے کے بدلے ایک چیز ایسی آرام دل کو کھلائی کہ کھاتے ہی شہزادے کے جسم مین فوراً اصلی تاب و توانائی آئی صبح کو شہزادے نے اوس درویش کامل سے رخصت چاہی فقیر نے ایک قمچی ہرے بانس کی دیکر کہا کہ بابا یہ چھڑی لو اور اسکے خواص سن رکھو جس دشمن پر وار کروگے تیغ دو پیکر کا کام کرے گی رزمگاہ مین عدو کو مارے گی تمہارا نام کرے گی مقید کی زنجیر مین چھوادوگے زنجیر ٹوٹ پڑے گی رہا وہ گرفتار ہو جائیگا جس جانور کے تسخیر کا ارادہ کروگے جب اس قمچی کا اشارہ کروگے وہ جانور مطیع اور فرمان بردار ہو جائیگا کمر سے لپیٹ لوگے طاقت پرداز ہوگی جہان چاہو جاو اختیار ہے ٹوٹنا جانتی نہیں نے تمہارے کسی سے ہل سکے گی اگرچہ سبکبار ہے دشمن کی گرفتاری کو حلقۂ کمند ہے مریض کے بدن مین نظر شفا چھوادوگے اکسیر کا کام کرے گی دوائے کل دردمند ہے جس شخص کیطرف تبدیل شکل کا قصد کرکے اس چھڑی سے اشارہ کروگے اوسکی صورت فی الفور بدل جائیگی جس آسیب زدہ کو دکھادوگے آسیب دفع ہوگا بلا آئی ہوئی ٹل جائیگی مگر خبردار اسکو اپنے پاس جدا نکرنا نہین تو بہت پچھتاوگے پھر ایسی چیز کہین نپاوگے اب بسم اللہ کرکے اسے کمر مین باندھو اور ملکہ کے پاس جانے کا ارادہ کرو انشاء اللہ تعالے کر اس دیو پر مظفر اور منصور ہوگے ملکہ کے وصال سے کامیاب اور مسرور ہوگے شہزادہ یہ سب باتین اپنے ذہن نشین کرکے درویش طریقت کیش کا قدمبوس ہوا اور بہت سا شکر ادا کیا پھر شاہ صاحب نے اپنے دست مبارک سے وہ قمچی شہزادے کے کمر مین باندھی شہزادے نے ملکہ کے پاس جانے کا ارادہ کیا دل تو اودھر ہی رجوع تھا مگر اور بھی آمادہ کیا بمجرد عزم کوہ البرز پر جس مکان مین وہ دلدار دور از یار بے یار و مددگار محبوس تھی جا پہونچا دیو کو پیغام اجل آ پہونچا آرام دل نے جو آنکھ اوٹھائی نسیم لکھنوی دیکھا تو در قبول وا تھا * بے تکلف دروازہ مین قدم رکھا ناگاہ ایک صداے دردناک با نالہ و آہ جانکاہ کانمین

آئی گذارے ظالم شبہاے فراق تو رو رو کے بسر ہوئین اب صبح قیامت آئی مگر افسوس تو نے خبر نہ لی ہماری جان پر
کیا کیا آفت نہ آئی رنج صدمۂ ہجر سے چہوٹون مجہے راحت ہوجاے + دم نکل جائے کہین جلد فراغت ہوجاے + جو
میسر رہ الفت مین شہادت ہوجاے + فخر کونین ہو عاشق کی سعادت ہوجاے + آرام دل نے آواز اپنی جانی
کی پہچانی گوش دل سے سنا دلبر کی بیکسی اور سنے لبسی پر رویا پہر یہ شعر پڑہتا ہوا شوق دیدار مین چلا ما سنخ مردے کو
جلاتی ہے تیرے ناز کی آواز + اعجاز کا اعجاز ہے آواز کی آواز + اندر جا کر دیکہا کہ ملکہ دالان مین بیٹہی رو رہی ہے گلستان
حسن مین خزان ہے سنبل سے زلف پریشان ہے عارض گلبرگ طمانچون کے داغ سے رشک سوسن ہے
تار تار پیرہن ہے نہال قد بار غم سے سرنگون ہے ضعف سے درد ہے جنون ہے نرگس چشم شبنم وار گریان ہے کسی کے
انتظار مین وا ہے کسی کو نگران ہے نسیم لکھنوی بال اوسکے وبال سے بڑہے ہین + ناخن بہی ہلال سے بڑہ پہر
ہین + آرام دل دوڑ کر ہم آغوش ہوا خوب چلا چلا رویا الیسا رویا کہ بیہوش ہوا ملکہ حسن افروز پہلے تو ایک فقیر برہنہ
کو بے تکلف اپنے پاس آتے دیکہکر ڈری مگر پہر بغور جو ملاحظہ فرمایا اپنا آرام دل اپنا محبوب و مائل پایا دیکہتے ہی کلیجہ
پہڑکا دسلنے شاہدی دی وہین دہڑکا پہر تو دونو عاشق و معشوق ہم آغوش ہوکر خوب روئے دفتر غم و الم مدتہاے
مدید کے دہوئے روتے روتے ہچکی بندہ گئی غش آنے لگے پہر دامنون سے آنسو پونچہکر باہم سمجہانے
لگے مصنف عشق نے دونو کو جدا کر کے + پہر ملایا خدا خدا کر کے + جب بیقراری سے تسکین ہوئی طمانیت
اضطرار کی جگہہ جانشین ہوئی ملکہ نے اپنی بیکسی اور بیقراری دیو لعین کی زبردستی اور ستمگاری پہر اپنا حفظ جان
کرنا اور اپنی آبرو اوس ظالم سے بچانا پہر اوسکا گاہ گاہ آنا جانا سب حقیقت کہہ سنائی اور آنسو پونچہکر کہنے لگی کہ دیکہیے خداوند
کریم مجہ گنہگار کی کب خبر لیتا ہے کس دن اس موذی بدذات کے ہاتہ سے جان اور آبرو کے ساتہ نجات دیتا
ہے یہ گفتگو ہو ہی رہی تہی کہ ایک پہاڑ کالا سامنے نظر آیا اور مانند باد تند کے دہوان دہار فلک پر چہا گیا پہر رفتہ رفتہ
زمین پر اوترا آیا دیکہا تو وہی عفریت پلید تہا ملکہ خوف کے مارے کوٹہری مین چلی گئی آرام دل باستقلال تمام
وہی بانس کی چہڑی لیکر ہوشیار ہوا دیو کہ پاس سے آتی ہی جہنجہلا کر شہزادے پر خنجر مارا انگشتری سلیمانی بیچ گئی ذرا
نہ کارگر ہوا پہر اوس موذی نے منتر پڑہ کر پہونکے اونکا بہی کچہ نہ اثر ہوا جب دیو اپنا وار کر چکا شہزادے نے
پینترا بدل کر اور گتی ہاتہ زمین سے اوچہلکر دیو کے گردن مین قمچی ماری نسیم لکھنوی غش کہا کے زمین پر گرا دیو +
موجود ہوئے ہزار ہا دیو + بدلی کیطرح جو اُمڈے دشمن + لاٹہی سے ہوا یہ برق خرمن + موسیٰ کا عصا تہا اٹہہ جو اونکا +
ایک ہی لاٹہی سے سبکو ہانکا + سر مہ کیا کوہ پیکرون کا + جی چہوٹ گیا دلاورونکا + غرض شاہزادہ نے سبکو بہگایا
مار مار خوب ہکایا جب سب بہاگ گئے تو دیو کہ اس کی لاش پر آیا سر اور جسم اوسکا ایک جا کیا پہر خدا کا شکر ادا کیا مدعا سے
دل بر آیا ملکہ کے پاس آیا اور کہا ذرا باہر نکلکر دیکہو وہ دیو لعین اور بدکار تمہارا محرم اسرار پڑا ہے ملکہ نے کہا کیا خوب میرے
دشمنون کا محرم اسرار ہو تمہین کچہ سودا تو نہین ہوا ہے جو برہ گالیان دیتے ہو خدا جانے کب کا بدلا لیتے ہو واہ واہ تم
تو خوب اپنے دل کے پہپہولے پہوڑتے ہو نئے نئے رشتے جوڑتے ہو شہزادے نے کہا صاحب خفا کیون ہوتی

ہو دل تو دو منزل ہنسی ہنسی مین کیون رنجور ہوا ہمنے تو تفریح کی ایک بات کہی تہی اور اگر سچ پوچہو تو راست کہی تہی اچہا
معاف کیجے قصور ہوا ملکہ نے کہا دیکہو پہر تم وہی سب کہے جاتے ہو اپنی حرکتون سے باز نہین آتے ہو خدا کی قسم مین اپنا
منہ پیٹ لون گی مجہے نہ ستاؤ مین ہزارون گالیان دونگی شہزادے نے وہی قینچی اپنی کمر سے لپیٹ کر ملکہ کو غوش مین لیا اوس
دل مین ملک فارس جانے کا ارادہ کیا ملکہ نے گود مین مچلکر کہا کہ واللہ ہم سے نہ بولو ہمین نہ ستاؤ ہم کچہہ کہہ بیٹہین گے
ہمارا زیادہ منہ نہ کہلواؤ یہ فقرہ تمام بہی نہ ہونے پایا تہا کہ دونو موتی محل مین داخل ہوئے آرام دل نے کہا صاحب
بیوجہ طبع نازک پر ملال ہے بہلا یہ کیا موقع ہے کیا مجال ہے ذرا تمہین میرے سر کی قسم آنکہہ کہولکر دیکہو تو یہ کسکا باغ
ہے کونسا محل ہے ملکہ حسن افروز غصہ مین بہری بیٹہی تہی کچہہ نہ بولی مگر موتی محل اور باغ حیات بخش کو دیکہکر حیران
ہوئی دلمین کہنے لگی کیا مین خواب دیکہہ رہی ہون جو اپنا باغ اور محل اور وہی نہر وہی تالاب دیکہہ رہی ہون یہ تو
اسی فکر مین غلطان پیچان رہی وہان کسی خواجہ سرا نے یہ خبر مسرت اثر بادشاہ کے حضور مین پہونچائی بادشاہ یہ خبر
سنتے ہی گہبرائے ہوئے موتی محل مین آئے شہزادہ قدمبوس ہوا بادشاہ نے سر اوٹہایا دست و بازو چومے پیشانی
پر بوسہ دیا پہر ملکہ کو گلے لگایا خوب روئے شہزادہ یہ کیفیت دیکہکر دیوان عام مین تشریف لایا خاص محل مین جو یہ خبر
معلوم ہوئی مبارک سلامت کی ہر طرف دہوم ہوئی بیگم صاحبہ نے ماتمی لباس اوتارا خواصون مین غوغا ہوا موتی
محل مین جانے کے لیے شور و غل سے عجب ہنگامہ ہوا کوئی گہبرا کر ننگے پاؤن اوٹہکر چلنے کو طیار ہوئی کوئی سوتی
سوتے چونک پڑی شور و غل سنکر بیدار ہوئی کوئی ننگے سر دوپٹے کا انچل انگیا مین کہولسکر چڑیا کیطرح اوڑی ہوئی آئی
کوئی یار کی بغل سے اوٹہی بیقرار ہوکر دوڑی اچہی طرح ازار بند بہی نہ باندہنے پائی کوئی انگنائی مین ننگے سر ہوکر
سجدے کرنے لگی کوئی کوٹہے پر سے اوترنے لگی کسی دلسوز نے گہی کے چراغ جلائے کسی نے الہی پیر
منائے کسی نے پکارا اری چنیا اوسنے جو کہا جی آئی تو برہم ہوکر للکارا کہ او قطامہ ادہر آ کسی نے بلک کر کہا کہ الہی
تیرا شکر کہ تو نے چہوٹی بیگم کو ہمسے ملایا کوئی بولی ارے چلو بیگم صاحبہ کہتی ہونگی کہ اللہ ہم اتنے دنون کے بعد آئی
گویا ہماری دوبارا زندگی ہوئی مگر کوئی اب تک ہمارے دیکہنے کو بہی نہ آیا کوئی جہٹ پٹ پاندان کہولنے لگی
اور کہنے لگی کہ میری بیگم نے مدت سے گلوری نکہائی ہوگی سب سے کسنے کہلائی ہوگی مین تو ایک گلوری بنا کر
لیے چلتی ہون غرض بیگم صاحبہ موتی محل مین تشریف لائین قمر النسا اور ملکہ کی ماں اور خواصین سہیلیان سب آئین مان نے
نور بصر لخت جگر کے گلے لگ کر خوب روئی ملکہ ایسی بیقرار ہوئی وہ اشکبار ہوئی کہ روتے روتے غش آیا یہ حال دیکہکر سکو ایک
سکتا ہو گیا عجب ماجرائے حیرت فزا ہو گیا جب رونے دہونے سے افاقہ ہوا سب ملکہ کو خاص محل مین لائی جلدی
جلدی صدقے اوترنے لگے شہزادی کی زندہ اور سلامت آنے کی تمام شہر مین خبر مشہور ہوئی بلکہ تمام قلمرو مین دور
دور ہوئی جب سے یہ حادثہ ہوا تہا بادشاہ نے دربار نہین کیا تہا تمام شہر مین ماتم تہا ہر ایک کا عجب عالم تہا اور
روز صبح ہوتے ہی بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا شہزادہ کو برابر بٹہایا سب امرا و وزرا چہوٹے بڑے شاد ہوئے
توپخانون مین خوشی کی ہزار ہا شلکین دغین محبسون کی دروازے کہل گئے ہزارون قیدی دائم الحبس رہا ہوئے

لاکھون روپے آزاد ہوئے خزانہ مین توڑون کے منہ کھول دئے جنھون نے پیسا کبھی نہ دیکھا تھا کہ کیسا ہوتا ہے اونھین
روپے بیسے گنتی دے شہر تمام فرد بشر نے اپنے گھر مین جشن کیا ساری دولت باپ دادا کی جمع کی ہوئی ذراسی خوشی مین
لٹادی خزانچی نے شاہ کے حکم سے پچاس لاکھ اشرفیان بات کی بات مین لٹادین دوپہر تک عام دربار رہا ہر شخص آرام دل
کو دیکھکر اوسکے حسن خداداد اور جوہر شجاعت پر جان و دل سے نثار رہا شاہ نے دوپہر جشن جمشیدی کرکے دربار برخاست کیا
اور وزیر اعظم کو انتظام شادی کا حکم دیا اب سنئے کہ وزیر جو بموجب حکم شاہ کوہ البرز کے ستے پر بتلاش ملکہ حسن افروز روانہ
ہوا تھا اوس روز کی راہ چار روز مین طے کرکے اوس پہاڑ کے نیچے پہونچا ہر روز اوس مکان کے گرد پہرتا اندر جانے کی
گھات لگاتا مگر کہین دروازہ کا نشان نہ پاتا نسیم لکھنوی اوس برج مین تھا طلسم کا در + ششدر رہا چار سمت پھر کر +
آخر دیوار توڑکر اندر گیا دیکھا کہ دیو کا تن سر سے جدا ہے شہزادی کا پتا نہین رومال پڑا ہے وزیر نے ملکہ کا عرق
پہچانا اور سمجھا کہ شہزادہ آرام دل آیا اس ملعون کو جہنم مین پہونچا یا ملکہ کو لے گیا اس نابکار کو قرار واقعی سزا دیگیا پھر نعش کو ہاتیون
پر بار کرکے بادشاہ کے دکھانے کے لیے لے آیا یہان پہونچکر ملازمت شاہ اور شہزادہ جہان پناہ سے مشرف ہوا
دیو کی لاش جو آئی تمام شہر اُمڈا چھوٹا بڑا دیکھنے چلا ہر خورد و کلان پیر و جوان نے دیو پر نفرین کی شہزادے کی شجاعت
اور دلیری پر تحسین کی غرض شہزادے کی قوت کا غلغلہ از ماہی تا بہ ماہ ہوا شور تھا کہ کیسا جوانمرد داماد شاہ ہوا + + ++

ترانہ سنجی عندلیب خامہ دربیان شادی وکیفیت عروسی ودامادی + + +

پلا ساقیا ساغر پر سرور + کہ لکھنا ہے سامان شادی ضرور + پلادے مے شادمانی کا جام + اوٹھا لے ذرا
ساغر لالہ فام + بہت مدتون مین رہا خستہ حال + بس اب دختر رز سے کروے وصال + صنم ماہ رو پاکے
مسرور ہون + تیری مین عنایت کا مشکور ہون + کوئی بوتل اچھی سی لادے مجھے + اگر ہو برانڈی پلادے مجھے +
شب وصل برتر ہے از روز عید + پلادے بہار اب کیا ہے گفت و شنید + مشاطۂ کلک جواہر سلک عروس مدعا
کو حجلۂ بیان مین یون آرائش دیتی ہے کہ وزیر حسب الحکم شاہ ثریا جاہ کاروبار شادی کا منتظم ہوا شہزادے کیطرف
مہتمم ہوا باغ حیات بخش مین آیا داروغۂ باغ کو تیاری کا حکم سنایا باغ حیات بخش مین آرائش ہوئی شاہدان گلعذار نے
اپنا اپنا سنگار کیا اور ہر نہالہ شاہ ہوئی در باغ پر نقار خانہ کھڑا کیا شادی کی نوبت آئی نوبت بجنے لگی ہر تن آراستہ
ہوا گھوگھی بجنے لگی باغ مین از سر نو چمن بندی ہوئی روش پھری درست ہوئی باغبانون نے اپنی اپنی کاریگری کہانی
ساونون بہادون مین جھرنا جاری ہوا فصل بہار آئی زعفران کی کیاریون پر نئے نئے نکلے سبز شاہدان بوستان
بنجر ان سب ٹھن کر تیار ہوتے سوسن نے مستی کی دھڑی جمائی طوطی کے درخت نے ہاتھون میں مہندی لگائی
گل صدبرگ نے چنبیلی چہرا باندھا چنبیلی نے سفید پوشاک پہنی اس سادگی سے معشوق طرحدار ہوئے معشوقون
کے کم بولنے کی ادا اختیار کی یہ بھی اپنی دانست مین وضعدار ہوئے سنبل نے زلف پیچان بناکر بڑے ناز و ادا
سے کمر تک لٹکائے نرگس نے دنبالہ دار سرمہ لگاکر بلبل سے آنکھ ملائی شاہد گل نے گلابی جوڑا اپنا کیوڑے کا عطر

لگایا دلہو دہی نے زعفرانی جوڑا زیب بدن کیا سہاگ کے عطر مین اپنا بدن بسایا انگور خوشی کے سرور مین مست ہوا
لالہ سے انبساط کا متوالا شراب ارغوانی کا پیالہ بدست ہوا نافرمان کی اودہی پوشاک دلمین کہبنے لگی سبزۂ نودمیدہ کی دہانی
رنگت آنکہون مین چہبنے لگی سرو دلجو معشوقون کیطرح اکڑنے لگا شاد ہوا قد دلدار سے مشابہ ہے اسلیئے شمشاد
کا نام باغ حیات بخش مین گلشن آباد ہوا نہر لطافت بہرمین حوض کوثر کی لہر آئی باغ نمونہ فردوس برین ہوا تسکین بخش
دلہاے حزین ہوا گل بوٹہ برگ وبار کے نشو ونما مین قدرت حق جل وعلا نظر آئی اوس باغ جنت دماغ مین کچہ عجب کا جا بجا
شاہ بلند مکان سے تہے کہ مالنین پریزاد حورین تہین باغبان حسین غلمان تہے غرض گلہاے ناشگفتہ خوشی سے پہولے
ممنون باد بہاری ہوئے طاؤس باغ کا جوبن دیکہکر رقصان ہوئے نہر مین قطار قطار فوارے کہ دو دو گز کے
فاصلے پر نصب تہے جاری ہوئے صد ہا من بادلہ کترا گیا نہر مین چہڑکا گیا زمین پر ستارے نظر آنے لگے مصنف
فوارے جو سارے چہوٹ رہے تہے + گردون سے ستارے ٹوٹ رہے تہے + عجب کیفیت نمایان ہوئی باغ
رشک آسمان ہوا نہر غیرت کہکشان ہوئی روشون پر مینا بازار لگا دشمنون کے دلون مین خار لگا حلوائیون نے
طرح طرح کی مٹہائی دوکانون مین لگائی خوانچہ والے پکار پکار کر سودا بیچنے لگے ایک روش پر کبابیون نے
اپنی اپنی دوکان جمائی القصہ یہان **آرام دل** نے زعفرانی جوڑا پہنا وہان بیگم صاحب نے اچھی ساعت شبہ گہڑی
ملکہ حسن افروز کو مانجہی بٹہایا دالان کے پردے چہوڑ دیے آفتاب کو ابر مین چہپایا بادشاہ نے شہر مین کیسر اور شہاب
کی نہرین جاری کردین اور جلاد فلک کو حکم دیا کہ جسے رنگین دیکہہ اوسے چمکا دے جو سفید پوش نظر آتے اوسے
دریاے خون مین نہلا دے نیرنگ ساز چرخ کجباز نے تمام شہر جہان ڈالا مگر کوئی بشر سفید پوش نظر نہ آیا گلابی یا
زرد جسے دیکہا انہین دو رنگ مین ڈوبا پایا جن بادشاہون راجہ بابون کو فرمان شاہی اور شقے پہونچے وہ سب آئے
شہر کے باہر پانچ کوس تک ہزارہا خیمہ استادہ ہوگیا جو جس کام پر معین ہوا وہ اوسکی بجاآوری مین آمادہ ہوگیا پانچ
روز کی راہ تک مینا بازار اور خاص بازار جوہری بازار اور نخاس بازار نہایت کیفیت اور عمدگی کے ساتہ آراستہ ہوا
جسنے دیکہا اوسے سکتا ہوگیا راہ چلنے والا کہڑا ہوگیا در شہر پناہ سے انتہاے بازار تک دو راستہ تنور گڑے تہے
دوکانون کی کثرت اور خلقت کے ازدحام سے وہ کشمکش کہ کسی کو بیٹہنے کی مہلت اور جگہ نہ تہی سب حلوائی اپنے
اپنے دوکانون کے آگے کہڑے ہوئے گہنٹے والے کا قلاقند شہد ریکی برفی اور بالوشاہی برفی جیسی برف کی
ڈلی سپ مٹہے کی مٹہائی تلمین اور لچہے متہرا کے پیڑے دلی کی جلیبی دہی اور بالائی کے پیالے گرما گرم تازہ تلمہ
دودہ سبحان اللہ کیا قدرت رب ودود کہ پانچ منزل تک سے چلے جاتے اوہی خرچ نہو اور کہانی ہمہ نعمت موجود
شہر مین بادشاہ نے سواے دعوت کے تورے بندی کی فی کس دو خوان پلاؤ زردہ قورمہ متنجن کباب
بریانی کلیچہ پسند فرنی مربا اچار باقرخانی اور دو خوان میوہ جات انار بہی ناشپاتی پستہ بادام اخروٹ انگور ولایتی مٹکہ اک
ایک ہزار روپیہ نقد دیے اور اعلے سکو عنایت کیے جو دو چار شہر مین باخدا ور ولی تہے اونہون نے نعمت
دنیا سمجہکر انکار کیا نہین نہین کہکر بہت اصرار کیا جو بادشاہ کا حکم بجالاتے اور وہ خوان اون کے دروازہ پر رکہکر

سے چلے آتے جب تو رستے بندی ہو چکی منادی نے ندا دی کہ خبردار کوئی کسی کو تکلیف نہ پہونچائے زبردستی نکرے سب
لوگ اپنے اپنے گہر مین جشن کرین کوئی کسی کو کسی طرح کا رنج نہ دے یہ سنکے حضرت عزرائیل نے بھی قبض روح سے
ہاتھ کہینچا جامع مسجد کے شہدون کو کوتوال کا خوف بالکل جاتا رہا پھر تو ہم نکی اوڑانے لگے ہزار ہزار روپیہ جو نقد سرکار سے
ملے تھے اونکی ایک ایک مونٹھ آنے لگے اگر گشت مین کہین کوتوال صاحب سے ملاقات ہو گئی تو وہین جھک کر
سلام کیا اور موچہون پر تاؤ دیکر یہ کلام کیا کہ کیون پیر و مرشد ایک ہفتے تک کیا کیجے گا اب تو ہمارے پو بارہ ہین اب اسی
شہر مین ایک دو نہین اٹھارہ ہین اب کسکا جوا کپڑکے سزا دیجیے گا الغرض جو تھا سو تھا نشاط سے سرشار تھا مخمور تھا
رنج و غم جسے کہتے ہین وہ ایسا دل سے اوڑا مزدور سے منزلون دور تھا چار سو طلب لیفے عمدہ عمدہ رنڈیون کے
موجود تھے مگر وہ بھی کافی نہوئے اور ملکون سے رنڈیان آئین لکھنو مین ڈہونڈہو تو رنڈی کہین گھس لگانے کو نہین
ملتی تماشبین کوٹھون پر جاتے عجب ہو ہو کر سیلا آتے محل سے باہر دیوان خاص تک اور وہان سے تمام شہر مین
اور در شہر پناہ سے پانچ کوس نخاس تک دو راستہ ٹہاٹہر بندسے جا بجا نقار خانے بنے روشنی کے ٹھاٹھہ ہوئے
صندلی کٹہرے کیکھ ٹہاٹہر بجائے بندہین طلائی گل میخین اونپر نقرئی چراغ رکھے ہوئے ٹہاٹہر کے قریب برابر برابر
بلوری لالٹینین شام ہوتے ہی اونمین شمع مومی اور کافوری روشن ہوئین سبکا گل بندہ کیا گلگیر کا تو عمر نہ تھا غیرت
گلشن ہوئین بادشاہ نے چراغون مین بجاے روغن سہاگ کا عطر جلوایا قصے کہانیون مین سنا کرتے تھے مگر آج
شاہ گردون بارگاہ نے نقل کو اصل کر دکہایا آفرین اللہ رے ہماری تکلف شب وصال + روغن کے بدلے
عطر جلایا گلاب کا + جا بجا حوض بنے ہوئے چھ چھ گہڑے ہوئے اوسمین صدہا من عطر بہرا ہوا ابہر
اچھے سفید پوشون نے ٹہاٹہرون پر روشنی کی خوشبو کے لالچ سے یہ جبر اختیار کیا ذرا نہ انکار کیا روشنی کرتے
وقت دو ایک چراغ اپنے اوپر گرا لیے کسی نے جو کہا کہ یہ کیا کیا تو وہین پہر گئے ہنس کر کہنے لگے بہائی واللہ بہولے
سے گر گئے نقار خانون مین جب شام کی نوبت بجی ہر دوکان دار نے اپنی اپنی دوکان بہی نیچے سے اوپر اور اندر سے
باہر تک قد آدم آئینے لگا دیے جہاڑ کنول جلا دئے آئینہ بندی سے روشنی اور دو چند ہوئی عالم پسند ہوئی اس
روشنی کی کیفیت مین دوکانون کا سجنا اور غضب تہا غور کر کے جو دیکہا تو عطر کی مہک سے شہر رشک ختن تہا آئینہ بندی سے
غیرت حلب تہا ہر دوکان کے آگے ایک ایک رنڈی کا طائفہ نقار خانون کے چار چار دروازے ہر دروازے پر ایک ایک
کنٹہک کا لونڈا آدمیون کی تو یہ کثرت کہ تمام شہر امنڈا ہوا سارا لکھنو بہرا ہوا مگر عجب طرح کا اہتمام اور کچھ طرفہ انتظام تہا کہ نہ کہین شور
تہا نہ غل تہا یہی اہتمام بالکل تہا یہان تو یہ کیفیت تھی وہان موتی محل مین الماسی جہاڑ کنول روشن ہوتے مکان جنت نشان
پر عجب جوبن ہوتے آرام دل کے آنے کے روز پانچ لاکھہ بتی چڑہی تہی اوس فن پچاس لاکھہ گلاس عطر اور گلاب کا
چڑہایا گیا شہر مین سہاگ کا عطر بہک رہا تہا یہان عنبر کا عطر جلایا گیا اودہر سے ساچق کا اہتمام ہوا ادہر سے اوسی تاریخ
مہندی کا سر انجام ہوا اگر ساچق کی آرایش مین سے ایک تختہ کی آرایش لکہون باغ حیات بخش کہ رشک گلزار ارم
ہے حسرت سے بے خار کہا جائے اور اگر مہندی کی زیبایش اور شوخی تحریر کرون لکہنا کیسا اگر اسکا تصور بھی آئے تو قلم شاخ

مرجان اور پنجۂ خیال رنگین ہوجاے اور بھی خیال کیا کہ طوالت کے سبب ناظرین کے دل اوچٹ جاتے ہین
اتنے لیے ایسے مقامون پر ورق کے ورق اولٹ جاتے ہین ہجر اور وصال کا مزا جانتے ہین تمام ذوق رسی کے لیے جہان
ہین ہزار کہو کب مانتے ہین قصہ مختصر جب برات کا روز آیا چوتھا بڑا پہولون نہ سمایا شام کو شہزادہ آرام دل حمام مین
داخل ہوا جلوہ افروز برج آتشین وہ ماہ کامل ہوا میر حسن ہوا جبکہ داخل وہ حمام مین + عرق آگیا اوسکے اندام مین +
تن نازنین نم ہوا اوسکا کل + کہ جسطرح شبنم مین ڈوبے ہے گل + خواصین وہ باندہے ہوے لنگیان + مہ و مہر
سے طاس لیکر دہان + لگین ملنے اوس گلبدن کا بدن + ہوا آب سے ڈیڑہا وہ چمن + نہانے مین یون تہے بدن کی
دمک + برسنے مین بجلی کی جیسی چمک + ہوا قطرۂ آب یون چشم بوس + کہے تو پڑے جیسے نرگس پہ اوس +
لگے ہونے ظاہر جو اعجاز حسن + ٹپکنے لگا اوس سے انداز حسن + وہ گورا بدن اور وہ بال اوسکے تر + کہے تو
کہ ساونون کی شام و سحر + زمین پر تہا ایک موجۂ نور خیز + ہوا جبکہ فوارہ سان آب ریز + نہا دہو کے نکلا وہ گل اسطرح +
کہ بدلی سے نکلے ہے مہ جسطرح + غرض شاہزادیکو نہلا دہولا + دیا خلعت خسروانہ پہنا + جواہر سراسر پہنایا اوسی +
جواہر کا دریا بنایا اوسے + جب اس سج دہج کا بنا بنا فلک سے نہ ستارون کو نثار کیا اودہر ملکہ **حسن افروز**
کو بہی دولہن بنایا دلون کا ارمان نکالا ادہر دولہن کی آرایش تہی اودہر دولہا کی زیبایش تہی **نسیم لکھنوی** یہان
مہندی سے نے چومے پاے خورشید + وہان سبز ہوا نہال امید + وہان جم گیا منہ پہ رنگ امید + یہان غازہ سے رخ
شفق مین خورشید + یہ یہان جو گلاب سے نہائی + وہان تازگی آبرو نے پائی + افشان ہوے یہان ستارہ افشان +
وہان سہرے سے روشنی دوچندان + یہان مانگ سے رنگ کہکشان ماند + وہان شملہ سر سے ہالہ مین چاند +
یہان زلف سے لیے کہاے پیچ بر پیچ + طرہ کلغی پہ وہان تہا سر پیچ + آنچل ہوے یہان نقاب عارض + سہرا
ہوا وہان حجاب عارض + زیبا ہوا یہان بدن پہ گہنا + وہان جامہ وفا کا اوسنے پہنا + محرم کے کسے گیے ادہر
بند + ہمت کا بندہا اودہر کمربند + یہان گل سے بہار بوستان ہے + آراستہ تخت گل وہان ہے + مہتاب
سی چاندنی کا یہان فرش + وہان چرخی سے چرخ مین سر عرش + یہان جلوے حنا کے اونگلیون کے + وہان
روشنی کی تہے پنجشاخے + بادل جو یہان گرج رہے تہے + وہان دہوم سے باجے بج رہے تہے +
پہر بجے بارات طیار ہوئی سواری کی خبر سنتے ہی توپخانہ دغا برابر کتی فیر ہوے پہر تمام فوجین کمربندی ہوئی
آتشبازی کی آتشباری سے زمین و آسمان کرۂ نور ہوا رسالون کے طنبور بجنے سے شور لشور ہوا مہتابیان
جو چہوٹین چاند کے منہ پر ہوائیان اوڑنے لگین انار کے پہولون پر فلک نے ستارون کا گنج نثار کیا ہتہ پہول
کا تماشا دیکہہ چرخ گردان چکر مین آیا پلٹنون مین جابجا باجا بجا ہر ایک نے اپنے تئین سجا ہاتھی دولہا فیل خوشخرام
پر سوار گردو پیش شاہ و شہریار بنام خدا ظل ہما سر پر تخت باور اقبال اوسکا ایک ادنے فرمان بردار ہمرہ
رکاب ظفر انتساب عالم کا ہجوم خلقت کی دہوم ہزارون امرا ساتہ سب پیادہ کوئی ہاتہی کی جہول
پکڑے رسہ تہامے ہوے وزیر اعظم مورچہل بردار اس سامان و شوکت کے ساتہ دیوان

خاص سے دیوان عام مین برآمد ہوا پہر ہزار ہا پنجشاخہ روشن ہو گیا افراط نور اور روشنی کے وفور سے جنگل وادی ایمن ہو گیا علم ظفر پیکر ہاتھیون پر بلند ہوئے نشانون کی پہرہری کہول دی آگے آگے ماہی مراتب اور شترسوار زنبورون کے سر ہونے سے آسمان و زمین دہوان دہار پیچھے پیچھے رسالون کے پرے کچہ ہندستانی کچہ ترک سوار ڈنکی کی صدا وجد مین ہر شاہ و گدا آرائش تخت رشک تختہ گلستان تخت روان پر کسبیون کے رقص سے اونکا رستہ غیرت پرستان خاصہ گہوڑون کی قطار پہر پلٹنین اونکے بعد ہزار ہا خاص بردار اور نیزہ بردار دو میر ترک عربی گہوڑون پر سوار اہتمام کرتے چوبدار سونے کے عصا ہاتہون مین لیے برابر قدم پڑتا شانے سے شانہ رگڑتا جا بجا نشان کے جہنڈے گڑتے فیل سبک رو کے پیچھے دوڑے پڑتے آگے آگے روشن چوکی بجتی اوسکے سرون مین بہاگ اور سوہٹہ کی دہن وہ دہیمی سُر کہ تمام عاشق سن پیچھے اسکے ہاتھی پر نقارہ لٹتا زر و جواہر لٹتا آہستہ آہستہ قدم بقدم چوک سے گشت کرتے خاص بازار اور نخاس بازار کو طے کرکے پہر خاص محل مین پہونچے دولہا کو ہاتھی پر سے اوتارا گہوڑے پر سوار کیا محل کی ڈہوڑی پر لائے خواصون نے طشت پر آب گہوڑے کے سمون پر ڈالا زر و جواہر نثار کیا دلون کا ارمان نکالا جب دولہا محفل مین تشریف لایا دو ہزار رنڈیون نے برابر کہڑے ہو کر ایک سُر مین یہ سہرا گایا

مصنف اے شہ حسن بندہا جبکہ تیرے سر سہرا + پاے بوسی کو جہکا فخر سے بڑہکر سہرا + باغ فردوس سے رضوان نے جو گل بہیجے ہین + جب بنا ہے کہین اے گل تر اگز بہر سہرا + اس لیے بطن مین رکہے تہے صدف نے گوہر + آبرو پائین گے اکدن تیرا بنکر سہرا + مارے شادی کے شگفتہ ہوے جاتے ہین یہ پہول + کیا نکہرا ہے ترے چہرے پہ کہلکر سہرا + صاف ہین اے فلک حسن شفق مین تارے + رخ پہ مقنع ہے تیرے مقنعہ کے اندر سہرا + عکس رخسارۂ روشن سے تیرے رشک قمر + چاندنی سے بنکے پڑا فرش کے اوپر سہرا + اے قمر مستحق گوہر تحسین ہوا + تیرا لایا ہے سخن آج جو کہکر سہرا + نماز کے وقت قاضی صاحب تشریف لائے ناچ رنگ گانا بجانا سب موقوف ہوا پہنڈی بردارون نے پیچوان اور حقے جلدی جلدی محفل سے اوٹہائے نکاح پڑہایا گیا ہفت اقلیم کے خراج پر مہر بندہا جب عقد سے فراغت ہوئی قاضی صاحب تشریف لیگئے ناچ شروع ہوا پہر وہی کیفیت ہوئی نامرادون کی مراد برآئی رنڈیون نے بہار سہیرون مین یہ مبارکباد گائی **مصنف**

بلبلان موسم گلزار مبارک باشد + عاشقان جلوۂ دلدار مبارک باشد + ابر بر دور فلک جلوہ نما شد ساقی + مجمع خانۂ خمار مبارک باشد + تا ابد باد وصال گل و بلبل قائم + دشمنان را ہمہ تن خار مبارک باشد + جلوۂ عیش بماند لطرب خانۂ دل + حسن یوسف بخریدار مبارک باشد + در جہان باد ظہور قران السعدین + بہ سخن اینچنین اخبار مبارک باشد +

پہر دولہا کو محل مین بلایا قمر النسا نے انچل ڈالا لوگون نے اوبہت سے ٹوٹکے کیے مسند پر بٹہایا دولہن کو گود مین لائے دولہا کے برابر بٹہایا رسم ہونے لگی پرستش صنم ہونے لگی پہلے ایک خواص آئی دولہن کا پاجامہ لائی اور کہنے لگی لو میان اسمین ایک ہاتہ سے ازاربند ڈالو ادہر اودہر نہ دیکہو بہالو پہر ایک لڑکی بہت خوبصورت آئی دولہا کا کان زور سے مل گئی چٹکیون مین دل مسل گئی یہ سنے بے ادبی اور گستاخی آرام دل کو ناگوار خاطر ہوئی +

رنجش باطنی چہرہ سے ظاہر ہوئی قمر النسا نے کہا حضور دولہن لیجانا کیا آسان سے ہے خفا نہو جیے گھبرا لیے نہین ابھی تو دونون مین بہت سا ارمان سے پہر ڈومنیون نے نبات حیوانی مصری ڈہکا ڈہکا کر کہلائی جب ستر پان کا بیڑا کہلایا وہ گلے مین پہنسا یہ کہل کہلا کر ہنسا گہبرا کر تہو کنے لگا نہین ہان کہکر سبہون نے غل مچایا جب تو شہزادہ بدمزاج ہوا بہت غصہ مین آیا لوگون نے قہقہہ مارا ٹھٹھون مین اوڑایا سبحان اللہ یہ وقت قابل دید ہوتا ہے عاشق کمبخت اسی دن کے لیے روتا ہے ان باتون کے مشتاق عالم مین خاک چہانتے ہین جہان کی نعمت کو اس مزے کے آگے خاک جانتے ہین قصہ مختصر دولہا دولہن کو دوشالہ اوڑہایا پردہ کیا آرسی مصحف روبرو آیا خدا نے یہ دن دکہایا عنایت جامع المتفرقین سے ساعت قمر اور مشتری مین قران السعدین ہوا دل بیقرار کو چین ہوا آتو جی نے سورۂ اخلاص پڑہ کے دم کی ڈومنیون نے اور ریت رسم کی چشم بد دور آئینہ روبرو ماشاء اللہ صورت خوب دلخواہ محبوب دوبدو کوکب بخت برسر یاری محویت کا عالم طاری شہزادے نے ملکہ کی پیشانی پر ہاتہ رکھکر کہا کہ بی بی مین تمہارا غلام ہون بندۂ بے دام ہون ذرا آنکہین کہو لو اللہ کچہ منہ سے بولو یہ سنکر بہو بیون نے قہقہہ لگایا یہ کلام دولہا کے عجز و نیاز کا سبکے دلون کو بہایا ملکہ بہی دربردہ مسکراتی تہی دل ہی دل مین کہلی جاتی تہی غرض جب یہ سب رسمین ہو چکین دولہن وداع ہونے لگی زار زار رونے لگی ہرچند دلشاد اور بشاش تہا مگر اوسوقت ڈومنیون کا باوہنی گانا لوگون کا رونا دہوم مچانا دولہن سے ایک ایک کا ملنا اور رونا بیگم صاحب کا بلک بلک کر جان کہونا بڑے بوڑہون کا گلے لگانا تسکین خاطر حزین فرمانا رو رو کے بلائین لینا ہاتہ پہیلا پہیلا کے دعائین دینا بادشاہ کا محل مین آنا بیٹی کو گلے لگانا بار بار سورتین اور دعائین پڑہ پڑہ کے دم کرنا یہ سب باتین دیکہکر دولہن کیا سب کی چہاتی بہر آئی غم کی گہٹا گشت زار دلپر چہائی سواری دروازے پر طیار تہی دولہا نے دولہن کو گود مین اوٹہایا سبکے دل ہٹہ گئے اور رور کے کہرام مچایا پہر سب نے بسم اللہ بسم اللہ کہکر دولہن کو دروازے تک پہونچایا دولہا نے دولہن کو نالکی مین سوار کیا قمر النسا ہمراہ بیٹہی مین ماں باپ کو چہوڑا مگر اپنی شہزادی کا ساتہ اختیار کیا کہارون نے نالکی اوٹہائی باراتیون کا ہجوم ہوا بسم اللہ الرحمن الرحیم کی آواز لگائی برات رخصت ہوئی سبکی بری حالت ہوئی اندر محل مین تو ہجوم غم والم سے ماتم تہا باہر کچہ عجیب عالم تہا آسمان و زمین در و دیوار مکان و مکین جہاڑ کنول فرش فروش طیور و حوش سب پر عجب طرح کی اوداسی تہی نوکر چاکر شاگرد پیشہ از قسم اسنیس ہزاری براری سبکو بیخودی تہی کسکا فرش کہان کا اسباب اور سامان سب اوسی طرح جہان تہان وہ پڑا رہ گیا یہ کیفیت دیکہکر سبکو حیرت ہوتی جو جہان کہڑا تہا کہڑا رہ گیا اس کارگاہ بے ثبات مین کچہ عجیب کارخانے ہین کوئی روتا ہے کوئی ہنستا ہے کوئی رہا ہوتا ہے کوئی دام مین پہنستا ہے کوئی گہر اوجڑتا ہے کوئی بستا ہے اس سرائے فانی مین کوئی رہرو کمر کہولتا ہے کوئی کستا ہے یعنے ایک پیدا ہوتا ہے دوسرا مرتا ہے آدمی کبہی شاد ہوتا ہے کبہی نوحہ اور واویلا کرتا ہے مگر جب شادی و غم دونو توام ہین تو لوگ ناحق مبتلائے اندوہ و غم ہین ۵ صبا یہ اوس کا ہے موجد وہ اسکا موجد ہے ✣ بشر سے ہے غم کے بلا و غم بشر کے لیے ✣ سامان برات اگر مکرر لکہون قند مکرر کا مزا

آ ستے مگر اسی سیر مین کہانی ناتمام رہجاے غرض اوسی تجمل اور شان وشوکت سے بارات دن کو موتی محل مین آ ئی
نامرادون سے مراد پائی شہزادہ نے یہ کہکر نالکی کا پردہ اوٹھایا لا اعلم لاے اوس بت کو التجا کرکے + کفر توڑا خدا خدا
کرسکے + جب دولہا نے دولہن کو گود مین لیکر اوتارا شہزادے کو عید قربان تہی ادا پر صدقے جان تہی بکرا ذبح کر کے دولہا
کے انگوٹھے مین لہو لگایا ملکہ جہان گرچہ ظالم تہین مگر وہ بہی اوسوقت آرام دل کی ایک ایک ادا پر بسمل ہوئین
عشق کا نوشتہ تہا مہاجرت کا نچوڑ تہا ذرا سا لہو لگا کے وہ بھی شہیدون مین داخل ہوئین غرض دولہن محل مین آئی سب نے
ملکے کہیر کہلائی جب یہ سب رسمین ہوچکین شہزادے نے بیقرار ہوکر دعا مانگی کہ الٰہی جلد اب شام ہو اور دور غم و آلام ہو
اودہر ملکہ کا باین عشق و محبت اقتضاے سن سے عجب حال تہا کہ دمبدم جی نڈہال تہا آنکھین نیچی کیے شرماتے سر
جہکاے بیٹہی تہی اور دلمین کہتی تہی کہ او کمبخت خانہ خراب دل تو پہلے لگا بیٹہی جگر آتش عشق جلا بیٹہی مگر یہ نہ سمجھی کہ
جب وصال ہوگا تو اوسوقت کیا حال ہوگا اوسدم تم جو کچہ سہنے گی اپنے ہی دم پر سہنے گی کسی کا کیا جاتے گا صدمے
اور اذیت اپنا ہی دل اوٹہاے گا اوسوقت مصیبت مین کون اپنا ساتہ دیگا ہیٹی کو کون ہاتہ دیگا دیکہیے کیا ہوتا
ہے کیسا سنتر برپا ہوتا ہے بخدا اگر زبردستی کرین گے تو ہم پہلے سمجہائین گے اگر اسپر ہی وہ نہ مانین گے تو کوئی
اور تدبیر نکالین گے باتون مین لگا کے وہ وقت ٹالین گے گالیان دین گے چٹکیان لین گے ہنسی ہنسی مین
رولائین گے یہان تو یہ اودہیڑ بن تہی شہزادے کو وصل کی دہن تہی جب وقت شام ہوا وصل کا سرانجام
ہوا دولہا دولہن چپہر کہٹ مین ہم آغوش ہوتے مارے مستی کے بیہوش ہوتے نسیم لکھنوی پیارا
تہا نبی سہنے کا جوڑا + خلوت مین دولہا دولہن کو چہوڑا + سنے پردگی ہوتی تہی جو اوتمین + دروازے لے
بند کر لین آنکہین + سہاگ کا عطر پہولون کی مہک اوبٹنے اور حنا کے تیل کی لہک ریت کا جوڑا سالو کی خوشبو
معطر کن مشام جان دافع خفقان مقوی روح وروان عالم شباب فرط شوق سے دل بیتاب نیند کا خمار مستیون
کے اوتار ادہر گرم جوشی اودہر خوف سے ٹہنڈی ٹہنڈی سانس کبھی حیا سے خاموشی ادہر سے چہیڑ چہاڑ
اودہر بناوٹ سے بگاڑ دولہا کا موقع بیموقع ہاتہ لگانا دولہن کا حیا سے بدن چرانا شرمانا شہزادے نے کہا رند
وصل کی شب یونہین اے قاضی حاجات رہے + حشر کے روز تلک صبح نہو رات رہے + یہ باتین جنپر گذر
گئی ہین وہی لوگ خوب واقف ہین یا جو عاشق مزاج ہین اونپر منکشف ہین پہر شہزادے نے ملکہ کا گہونگہٹ
اوٹہا کر کہا سید محمد خان رند گلے لگائین بلائین لین تمکو پیار کرین + جو بات مانو تو منت ہزار بار کرین +
ملکہ نے مطلب کی سمجہ کر حیا سے سر جہکا لیا زانو پر جو شہزادے کا ہاتہ گیا تہا آہستہ سے زانو سرکا لیا آرام دل
نے ہاتہ جوڑ کے بلائین لین پانون دبائے لاکہون منتین کین مگر وہان کب دعا قبول ہوتی تہی تمنائے دل
کب حاصل ہوتی تہی جب منت سماجت سے کام نہ نکلا تو شہزادے نے کہا حضور بندہ اب ناصبور ہوتا
ہے + عفو کیجے قصور ہوتا ہے + ملکہ نے آہستہ سے جواب دیا کہ معاف تو ایک کوڑی بہی نہین ہوتی
قصور کروگے تو سزا پاؤگے زیادہ بڑہ چلوگے منہ کے بل گروگے زک اوٹہاؤگے شہزادے نے کہا

رندبرانہ مانیے ہم عرض حال کرتے ہین + فقیر لوگ سخی سے سوال کرتے ہین + ملکہ نے جواب دیا کہ صاحب اگر دشمن محتاج ہین تو دروازے پر جا کر سوال کرو یہان کیا رکہا ہے اس سے کیا فائدہ ہے **آرام دل** نے کہا واہ سبحان اللہ **صبا** خوب عاشق کا پاس کرتے ہو + ہر گہڑی دور دور ہوتا ہے + یہ کہکر کئی بوسے لیے سیب ذقن اور پستہ لب نے عجب مزے دیے ملکہ بولی کہ بس جانیے ع اب تو ٹہنڈک پڑی کلیجے مین + **آرام دل** نے آغوش مین ہاتہ ڈال کر گلے لگایا خوب پیار کیا اور فرمایا صبا وصل ہوتا لیے نہ بوسون پر + اس سے کیا اے حضور ہوتا ہے + ملکہ نے کہا اچہے دیکہو تمہین خدا کی قسم یہ کیا کرتے ہو واہ کسی کی جان جاتی یار سے ہے مگر تم انہین باتون پر مرتے ہو + **صفیر** آج سٹرپن تمہین زیادہ ہے + دیکہو دیکہو یہ کیا ارادہ ہے + آخرکار بصد تکرار شہزادے نے دست گستاخ بڑہایا بڑی گہاتون سے دم دلاسے کی باتون سے اوس گل کو داؤن پر چڑہایا **امانت** زانون مین جو لیا ساق بلورین کو دبا + کسمسایا وہ بہت ناز سے پر ہل نسکا + ملگیا جا کے گلابی سے جو شیشہ گلا + ساغر وصل مے سرخ سے لبریز ہوا + یہان گرہ کہلگئی دل کی اودہر انگیا مسکی + لب نازک سے صدا آنے لگی لبس لبس کی + جب دل سے دل ملا غنچہ یاسمین کہلا دشمن کمبخت کا پردہ فاش ہوا آخر پاش پاش ہوا اوس سرو گلعذار ہوا وہ خندان یہ اشکبار ہوا ملکہ کو غش آگیا تہا جب ذرا ہوش آیا تو فرمایا **مثنوی**

آپکا سارا پیار دیکہہ لیا + خوب مجکو لہولہان کیا + آبرو آپ کی مزید ہوئی + خون بہا میرا آنکو عید ہوئی + خوب کی مجہسے واہ واہ صاحب + اجی شاباش مرحبا صاحب + غرض صبحدم **لنسیم لکہنوی** جب اوڑہی عروس سحر نے چادر + نکلا پردہ سے شاہ خاور + ثابت جو وہ شبکو تہی ستارے + خورشید نکلتے ہی سدہارے + لیکے آرام گہ سے دلخواہ + نکلے دولہا دولہن سحرگاہ + ایک سرخرو دوسرا زرد رو دونو آنکہین ملتے اوٹہے ایک دوسرے کو حیرت سے تکتا تہا ادہر حیا سے بری حالت تہی اودہر اوسے سکتا تہا جب شہزادہ حمام مین داخل ہوا ہمنشینین جو رات کو تاکتی پردون کو پہاڑ پہاڑ کے جہانکتی تہین ملکہ کے پاس آئین رات کی باتین ایما اور اشارہ مین زبان پر لائین قمر النسا نے کہا تجہ تمہین میری جان کی قسم سچ کہنا رات شہزادے کو کے جوتیان لگائین ملکہ بیچاری کی سنکر شرم سے سر اوپر نہین اوٹہاتی تہی بحر خجالت مین ڈوبی جاتی تہی وہان شہزادہ نہا دہو کے پاک صاف ہو کے دربار مین گیا یہان دولہن کو لوگو نے نہلایا پوشاک عروسی اور زیور پر تکلف سے آراستہ کیا چوتہی کا جوڑا پہنایا دربار برخاست ہوا دولہا محل مین تشریف لایا دولہن کے ساتہ خاصہ نوش فرمایا جب شام ہو لی چوتہی کی طیاری ہوئی صدہا من ترکاری ہر قسم کی اور منون میوہ سب طرحکا طلائی خوان اور جڑاؤ کشتیون مین بہرا ہوا خوانون پر گنگا جمنی تیلیون کے کہانچے کشتیون پر کاشانی مخمل کارچوبی خوان پوش پڑے بڑے تجمل اور دہوم سے چوتہی شہزادے کیطرف سے محل مین آئی پہر دولہا طلب ہوا چہپ نے والیان چہپ گئین دولہا دولہن چوتہی کہیلنے لگے پہلے کہیر کہلائی پہر گلبازی ہوئی قدرت حق کی کارسازی ہوئی دولہا نے دولہن گلبدن کیطرف پہول پہینکے لوگون نے دولہن کے ہاتہ سے وہی پہول باہستگی دولہا کے گود مین رکہدیے

قطعہ گلبن اوسطرف گل افشان ہوا اور اسطرف کو تو + پہول چن چن کے مجہے زور سے مارے تک تک + اور کبہی مین بہی کوئی پہول لگنن کے لیے + پہیکون دانستہ خود اتنا کہ نہ پہونچے تجہ تک + پہر آہستہ سے دولہانے پہلون کی چہڑی دولہن کو ماری قمر النسانے دولہن کے ہاتہ سے دولہا کو زور زور سے چہڑیان لگائین اب کہان تک شرح کرون طول دون خلاصہ یہ کہ سب رسمین عمل مین آئین جب دولہا دولہن چوتہی کہیل چکے دولہن کو لوگون نے چہپرکہٹ مین پہونچایا رنڈیون نے حشر مچایا دولہا پر چارون طرف سے چہڑیون کی مار اخروٹ اور بادامون کی بوچہار پڑنے لگی کسی کمبخت نے سیب اس زور سے کہینچ کر مارا کہ دولہا کے لگتے ہی پاش پاش ہوگیا کسی بیدرد نے بیگن پہینکا کسی کہیلی کہاتی نے کتنی کیلے وہ بہی اسکیلے نہین اونکے ساتہ دود وامرود دولہا پر لگائے جتنے کہائے گئے تہے وہ بہی ہضم نکر سکے سب اوگل دیے ایک ایک گنوائے کسی خام یار اسنے جہورا کہینچ کر مارا کسی نے ٹلتے وقت باجی کو پکارا شہزادے نے بہی جب سجلی کیلی مست سرشار صورت دار رنڈی پر تاک کر انگور کا خوشہ مارا وہ آنکہ کے گوشہ مین لگا آہ کرکے بیٹہہ گئی سب نشا ہرن ہوا جسکو کچہی شکر قند ہاتہ مین لیکر دکہائی اوسنے فوراً اپنی صورت پردہ مین چہپالی جب لگا لی پردہ تو بڑبڑا کر سسکنے لگی اوہ کرکے اوچہل پڑی چلائی مار نگی جب پہینکی چہاتی کے سوا اور کہین نہ لگی کیلا جب مارا نیچے ہی کا دہڑ تاک کے مارا انار جب پہینکا جب چہرہ پر جسکلے لگا کہل گیا دانون کے ساتہ دو ایک دانت بہی جہڑ گئے پانچ چار اوکہڑ گئے ایسی چوتہی کہیلی وہ مار دہاڑ کی کہ تین پانچ بہول گئے سب ششدر رہ گئے خوشی کی بات تہی اسلیے سب سہگئے جب چوتہی کہیل چکے سب ہنگامہ موقوف ہوا شہزادہ خوابگاہ مین تشریف لایا پہر وہی عیش کا سامان تمام ہوا وصل کا سر انجام ہوا اوس رات نے عجب لطف دکہائے دونو طرف دل کہلے ہوئے حیا و شرم کا نام نہین کسیکو کسی طرحکا رنج و آلام نہین دلونکو سو سو طرح کے مزے آئے ہر روز اسی طرح با عیش و نشاط ساغر تمناسے وصل سے معمور ہوتا دل بادۂ سرور سے مسرور ہوتا شہزادے کو دن عید اور رات شب برات تہی وصل جانان ایام گذشتہ کی مکافات لئی صبح و شام بادۂ نشاط سے سرشار عیش و نشاط مدام نہ ہجر سے کچہ مطلب نہ فراق سے کچہ کام تہا نہ بیم فلک کینہ ور نہ خوف گردش ایام تہا + + + + + + + + + + + + + + +

عزم آرام دل سوے وطن رخصت ہونا شاہ سے بیان جلوس سواری اور خدم و حشم و ہمراہ ہونا

چل اے توسن خامہ فرخندہ کام + کہ سامان شادی ہوا سب تمام + بر آیا مرے دلکا سب مدعا + جو کچہ چاہتا تہا وہ حاصل ہوا + مگر اب ذرا حال رخصت لکہون + بہار خزان سیر غربت لکہون + سیاحان دشت پیماورہ نوردان آبلہ پا احوال رخصت شہزادہ آرام دل مہر سیمایون لکہتے ہین کہ ایک شب شہزادے نے چہپرکہٹ مین لیٹے لیٹے ملکہ سے کچہ اشتیاق ملازمت والدین کا اپنے ظاہر کیا اوس رضا جو کو تو خوشی خاطر اپنے محبوب کی بدل منظور تہی فی الفور جواب دیا کہ **نسیم لکہنوی** چلیے گا تو ساتہ مین بلا عذر + رہیے گا تو بندگی مین کیا عذر + شہزادے کی تو یہی آرزو تہی صبح دم آتے ہی شاہ سے اپنا حال عرض کیا **نسیم لکہنوی** دعوے نہین کچہ دئیے ہوئے ہیں + قائم رہیے کیے ہوئے ہیں + لازم جو ہوا اوسمین کد نہ کیجے + سائل کا

سوال رد نہ کیجیے + بادشاہ یہ سنتے ہی گہبرائے فرمانے لگے کہ ملک حکومت فوج سلطنت خزانہ سب کچہ موجود ہے پہر رخصت چہ معنی دارد
بسم اللہ حکمرانی کرو مین ایک اولاد ہوا دوسرا فرزند نہین رکہتا جو بعد میرے وارث تاج و تخت ہو پہر کیا سبب جو ایسا کلمہ زبان پر لاتے
ہو ناحق بیٹہے بٹہلائے مصائبات سفر اوٹہاتے ہو شہزادے نے دست بستہ عرض کی کہ قبلۂ عالم منصفی شرط ہے حضور کی سلطنت سے کمترین
کو کچہ کام نہین مگر حضور اپنے او پر قیاس فرمائین کہ آپ کو جب مفارقت اپنے فرزند کی ایک لحظہ گوارا نہین تو وے برحال میرے
والدین کے کہ ایک مدت دراز سے مجہ نالائق کی تمناے دیدار مین مضطر اور بیتاب ہون گے لوگ میری تلاش اور جستجو مین خراب ہونگے
بادشاہ نے فرمایا اچہا ایک برس اور توقف کرو پہر رخصت کرونگا شہزادے نے عرض کی حضرت اب تو ایک ایک ساعت ایک سال کے برابر ہے
میرے حال پر رحم فرمائے رخصت کیجیے اگر میری خوشی مدنظر ہے غرض بادشاہ نے ہر چند سمجہایا بہلایا پر اہونگا نشیب و فراز سنایا مگر وہ
یہ کب سنتا تہا نسیم لکہنوی دو دل جو ہون جا ہئے پہ راضی + یہ جان سے کیا کریگا قاضی + ناچار بادشاہ کو سوا ے رخصت اور
کچہ بن نہ آیا وزیر اعظم سے واسطے طیاری سامان سفر کے ارشاد فرمایا تاریخ ٹہہری دن مقرر ہوا جبر اقہراً مہینہ بہر اور رکہا جب مہینہ گذر گیا
بموجب حکم بارک اللہ یوم السبت والخمیس جمعرات کے دن آدہی رات رہے سے کوچ کی طیاری ہوئی اوس شب لوگون کو
نیند نہ آئی پہر رات رہے سے زن و مرد لڑکے بوڑہے جوان کا ہجوم ہوا ہر شخص سواری کا جلوس دیکہنے چلا میر حسن
یہ خالق کی تہی قدرت کاملہ + تماشے کو نکلی زن حاملہ + پانچ کوس تک در راستہ آدمیون کی بڑی کثرت تہی کوٹہون اور برآمدون ہی کی
کیفیت تہی شہزادہ رخصت ہونے لگا بادشاہ نے رو کر آرام دل کو گلے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا پہر بازو پکڑ کے سورۂ فاتحہ پڑہی اور یہ کہکر
رخصت فرمایا مولانا نظامی سپردم بتو مایۂ خویش را + تو دانی حساب کم و بیش را + جب شہزادہ سوار ہوا تو نجانہ سر ہوا شاہ
ثریا جاہ اسد برج مین تشریف لیگئے اور وہانسے سواری کا جلوس دیکہنے لگے پہلے دو لاکہ سوار زرق برق دریاے آہن
مین غرق نوجوان گہوڑے وہ کہ جسپر ابلق لیل و نہار نثار پاون مین موزے کتان کے پائے جامے حریر کی قبائین و کمر
زرہ سر پر خود ہاتہون مین دستانے پشت پر گینڈے کی ڈہال ہمثال کمر مین بوندی کی کٹاری آبدار ڈاب مین تلوار قبور
طپنچے کی جوڑی بندوق چقماق کندہے پر برچہا ہاتہ مین ہر جوان کی تیکہی چتون نوک جہوک بات باتمین طرح کے طرح دیکہے
پرے گہوڑے کڑکاتے لوگون کو پہڑکاتے کنوتیا ملاتے باگین اوٹہاتے دریاے فوج مین سے موج کی طرح
نکل گئے پہر آگے دیل ہاتہی پر علم ظفر پیکر پیچہے سکہنے پر چہتر بعد اوسکے ماہی مراتب سورج مکہی شیر دہان اب سواری کا
سامان شروع ہوا ہر شخص دیکہنے کو رجوع ہوا ہزار بارہ سو سانڈ ہنی جنکے شان مین فرماتا ہے رب العزت افلا ینظرون الی الابل
کیف خلقت بغدادی دکہنی مارواڑی دو دو سو کوس کے دہاوے کے مقیش کی باگین طلائی مہارین گلے مین
سونے کے گہنگرو صندل کی کاٹہی کمخواب کی جہولین لونیر بیذرہ بیذرہ برس کے جوان سوار بناتی پاے جامے
سرخ کرتی چینٹی بتی پشت پر سپر ترکش مین تیر پر تلے مین تلوار دوش پر کمان کمسن خوبصورت نوجوان ہاتہ مین کوڑا
مہارین کہینچے مسہری کاٹہی سے ملائے طاؤس کا جوبن دکہائے اور دو ہزار ہجیسپر انا کنداہ کا پورا
جسکی تعریف خالق کونین نے فرمائی ہے والعادیات ضبحا
کہکر قسم کہاتی ہے اوس مین دو سو دریائی باقی سب عراقی ترکی عربی ایرانی

کابلی کچھی خراسانی ختائی دہنی کاٹھیاوار کامدانی گردنیان گرد موتیون کی جہالر مقیش کی چوٹیان مخملی کارچوبی گدڈے لیس سے فراخی فائزہ کہنچا کلیل کرتے باجی کی آواز سے ڈرتی اور سات سو خاصہ کوتل باناتی چارجامے کارچوبی زین پوش اور سپر کوتل کش سونے کی رکابین کمخواب کے تنگ پر زر دوشالون کے زیر بند طلائی کلغی جواہر نگار پوزی دمچی گردنون مین یاقوت کے ایکی سونے کے توڑے گلے مین ہیکل پانون مین جہانجہین ٹہون پر موتیون کی پاکہر رنگین دُم دو دو اوگل پر نالبے پڑے ہوئے طیاری سے دُم سُم سائیسون کے ہاتہون پر اوڑ جانے کی گہاتون پر معشوقون کیطرح پہڑکتے توپ کی آواز سے بہڑکتے سائیسون کے ہاتہون مین سونے کی موٹی موٹی کڑی کانون مین سونے کے مرکیان سر پر گلنار پگڑی گلے مین اطلس کی مرزئی پانون مین نابسی

پیش پیش سپاہیان نوجوان

دہوتی پگڑی پر ڈاڑہی باندہنے کے رومال کی گرہ لگی ہوئی ایک ایک لپیٹ خورد نو کا جوتا پانون مین جیسے لکہنو کے جوہری یا متہرا کے سیٹہہ مقیش کی باگ ڈورین کندہون پر گنگا جمنی ڈنڈیون کی چوڑیان ہاتہون مین پہر پلٹن اکبری حسینی اختری نادری اونکے پیچہے پچہیرہ پلٹن اوسپر عجب جوبن بارہ بارہ برس کے جوان رشک غلمان لکہنو کے بونٹ پانون مین چوڑی دار پاجامے سرخ اطلس کے انگرکے سیلے کمر سے بندہی گلنار مندیل کی پٹیان کرن کے طرّے چھوٹے چھوٹے نیمچے اور کتیان پیچک کی جوڑیان کمر مین ہلکے ہلکے رفل کندہون پر ساز و سینگڑی سے درست انتہا کے چالاک و چست باجا بجاتے برابر قدم اوٹہاتے زنبور کی صدا قرنا کی ادا دف کی آواز گہنگہور بانسلی کی دہن جہانجہ کا شور خلقت یہی کیفیت دیکہہ رہی تہی کہ نقیب اور چوبدارون کی آواز کانون مین آئی اونہون نے آواز لگائی کہ مجرا شہزادہ عالم پناہ سلامت پہر ایک غول نمودار ہوا سواری قریب پہونچی ہر شخص بیقرار ہوا دیکہا دس بارہ ہزار خاصبردار خاصیان کندہون پر اونکے غلاف کاشانی مخمل کے گردپوش صاف صاف ململ کے پاجامے اطلس کے چپکنین زربفت کی شالی ٹپکے سر پر باندہنو کا چیرہ بیش قیمت مندیل نما پیچہے

آرام دل عماری دار ہاتہی پر سوار خواصی مین محمود وفادار ہاتہی فلک شکوہ پر تمکین باعظمت و شان سب ہاتہیون سے دونا لاکہہ دو لاکہہ مین ایک رنگار نگا یا وضعدار خرطوم سے تابہ مستک رشک گلزار دہنے بائین دو دو برچہی والے ہاتہون مین برچہی سنبہالے دانتون پر سونے کی جڑاو مہالے مستک پر فولادی سپر اوسپر کلغی گلے مین طلائی ہیکل کانون مین بالیان اون مین موتیون کے مالے ناظرین کے جی تیجین کرنیوالے سلطانی بانات کی جہول تخمیناً دس گز کا عرض پندرہ گز کا طول کارچوبی بہت سنگین کام سلمے ستارے سے مغرق تمام سرخ ریشم کا ربتہ جواہر نگار عماری جواہرات مین جڑی ہوئی ساری فوجدار خان

خوشرو جوان بجائے فیلبان دہنے ہاتھ مین جواہر نگار گجباگ بائین ہاتھ مین پیچوان مستک پر رکھے ہوئے آسن دبائے مہرہ اوٹھائے ہاتھی کے خرطوم مین چنور دم بدم ناز و ادا سے شہزادہ پر ہلاتا معشوقانہ جوبن دکھاتا **آرام دل** کے برابر ذرا ایک قدم پیچھے ہٹ کر ملکہ **حسن افروز** پردہ دار عماری مین فیل خوشخرام پر سوار مصاحبت مین قمرالنسا پری پیکر حور کردار اوسکے پیچھے پندرہ ہزار ہاتھی ہودج اور عماری کا خاص شہزادے کی سواری کا اونکے بعد کئی سو رتھون مین ماماتئین اصیلین مغلانیان خواصین پیش خدمتین سوار ملکہ کے ہاتھی پر خواجہ سرا فیلبان ہاتھی کے وہی شوکت وہی شان عماری طیاری مین اوسی عماری کے برابر ملکہ اوس سے بہتر اندر گنگا جمنی چلمنین باہر کارچوبی پردے مخملی فرش اوسپر مسند تکیہ لگا دیوار گیریون پر چھوٹے چھوٹے دو الماسی کنول روشن عماری مین موتی محل کا جوبن ملکہ والدین کی مفارقت عزیز و اقربا کی مہاجرت مین فرط آلام سے خاموش سرنگون دلمین ہزارون وسواس مگر راضی برضاے ایزد بیچون قمرالنسا دل بہلانے کی باتون مین سیر و تماشے کے حرف و حکایاتون مین مصروف ان دونون ہاتھیون کے گرد ہزارون غلام سیمبر زرین کمر بے انتہا خواجہ سرا الماس فیروز بسنت یہ اونکے افسرون کا تیا جھرمٹ مارے ہوئے لال سبز توغین ہاتھون مین لیے ہوئے لالٹینین بلوری روشن کیے ہوئے سواری جو اسد برج کے نیچے پہونچی شہزادے نے جلدی سے پیچوان الگ کیا اور ہاتھی پر کھڑے ہو کر شاہ کو آخری مجرا کیا بادشاہ کے انکھون سے انسو گر پڑے منہ پھیر لیا وزرا امرا زار زار رونے لگے رومال انسوؤن سے بھگونے لگے اوسوقت سقون کی گلاباشی صبا کی جانخراشی خوشبو کا لپکنا دشت کا مہکنا صبح کا جھٹپٹا وقت نسیم سحر کا فر فر چلنا شمعون اور مشعلون کا جھلملا جھلملا کے جلنا سورج کی کرن کا پھوٹنا شہزادے اور شہزادی سے خلقت کا چھوٹنا تمام عالم کی گریہ و زاری ہر صغیر و کبیر پر بیقراری کا عالم طاری یہ کیفیت جو نظر آئی مہر منور چرخ چہارم پر مضطر ہو کر بنظر عبرت تماشا دیکھنے نکلا فلک ستم شعار کہ اس سیر کو بچشم انجم نگران تھا اوس سے بھی نہ دیکھا گیا گھبرا کر آنکھین بند کر لین چاند کی رنگت فق ہو گئی منہ پر ہوائیان اڑنے لگین آخر مہتاب نے اسی غم مین گھلا گھلا کے آپ کو ہلاک کیا سحر نے اپنا گریبان چاک کیا سبزہ کے دلمین غم کی برچھی لگی بے اختیار شبنم کے انسو ٹپک پڑے درخت حیرت سے کف افسوس ملتے تھے کھڑے پہاڑ مین شیر نے اللہ ہو کا نعرہ مارا مرغ سحر اللہ اکبر پکارا ہر جانور خدا کی یاد کرنے لگا ہوالباقی کا دم بھرنے لگا شہزادے کی فرقت مین در و دیوار چرند پرند انسان حیوان سبکو رقت دشت کو وحشت آسمان کو حیرت صحرا جنگل کوہ سنسان بیابان ہو کا مکان عجب عالم نظر آیا سنگدلون کا بھی دل بھر آیا رونے لوگون کی ہچکی بندہ گئی کلیجے تھرا گئے ہزارون کو

غش آ گئے سیل اشک انکھون سے جاری تہا بیخودی کا عالم طاری تہا آخری دیدار تہا لوگ بار بار حسرت کی نگاہون سے دیکھتے تہے زار زار روتے تہے اور یہ کہتے تہے رند مژدہ ای کہ دون بر آیا تیر کر دلگا مدعا + شہر سے آباد آتا ہے نظر ویرانہ آج + سواری جب دور نکل گئی لوگ لاچار بادل داغدار و جگر فگار اپنے اپنے گھر آئے مگر کہان کی بہوک کہان کی پیاس سبکا جی بیچین چہرہ اوداس شہر اوجاڑ مکان پہاڑ ویران بازار گل و گلزار بدتر از خار نظر آنے لگا سب کا دم گہبرانے لگا بادشاہ خلقت کی بیقراری زن و مرد کی آہ و زاری دیکھتے تہے اور بہی صدمہ دلپر ہوتا تہا قصہ کوتاہ جب سواری دور پہونچی اور خزانہ توپخانہ میگزین اردوی معلے خیمہ ڈیرہ جا چکا بادشاہ با چشم اشکبار محل مین تشریف لائے وہان دیکہا تو سبہون کی روتے روتے بری حالت بیگم صاحب کو غشی کی نوبت گہبرا کر جی بہلانے کے لیے باغ حیات بخش مین تشریف لائے وہان عجیب رنگ نظر آئے روش پٹری بگڑی ہوئی سبزہ پامال تمام باغ مین پت جہڑ درختون کا برا حال سرو مین بل شمشاد مین خم لالہ داغ بر دل نرگس چشم پرنم گلاب کے درخت مین پہول کیا کہین پتے نام کو نہین سوکہا ہوا کانٹا موتیا بے آب چنبلی کی مٹی خراب بنفشہ پژمردہ ریحان بیجان سوسن خاموش سنبل پریشان نہر خشک بے آب مچھلیان زبان نکالے ہوئے بیتاب انگور مثل دل عاشقان مرجہائے زعفران کے تختہ کی طرف دیکہو تو بے اختیار رونا آئے نہ وہ باغ نہ وہ بہار نہ وہ گل نہ وہ خار نہ بلبل کے چہچہے نہ وہ درخت سرسبز لہلہے نہ قمری کی کوکو نہ کویل کی تو تو نہ مور کا شور نہ ساون کی گہٹا گہنگہور نہ نسیم نہ صبا نہ کہین صیاد کا نام نہ گلچین کا پتا نہ سبزہ نہ صحرا نہ کیفیت گلزار نہ موسم خزان نہ فصل بہار جب اندہی کا جہونکا آتا درختون کے ہوش بگڑ جاتے ہر جہونکے کے ساتہہ دو چار جڑ پیڑ سے اوکہڑ جاتے باد صرصر کے زور سے ٹہنی ٹوٹی ہوئی پتون سے نہر لبریز کنوین اٹے ہوئے بجائے بلبل زاغ زیب گلشن قمری کی جگہہ بوم شوم کا مسکن ہوتی محل ویران نہ فرش نہ وہ تکلف نہ وہ زیبائش نہ وہ سامان جابجا جانورون کے گہونسلے آشیانے لون کی ہٹ خس و خاشاک کے ڈہیر کہین کنکر کہین تہر کہین اینٹ یہ سیر دیکہکر حضرت ظلسبحانی عالم سکوت مین ششدر و حیران تہے هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذِی الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ فَعَّالٌ لِمَا یُرِیْدُ کہتے تہے اور گریان تہے سبحان اللہ جہان گذران سرائے فانی کچہہ عجب مقام ہے جسے دیکہو بادرد و آلام ہے آیند و روند کا تانتا ہے ہر ایک سے رشتہ ہے ناتا ہے مگر ثبات بجز ذات پروردگار نہین ع یکی ہمی رود و دیگری ہمی آید + کسیکو اس دہر ناپایدار مین قرار نہین جو لوگ فنا فی اللہ ہین اونکی تو کیا کہتے نہین تو وہان سے شوق دیدار مین آتے ہین آب سرد نان گرم سایۂ دیوار شاہد گلعذار باغ و بہار جہان کی نعمتون کے مزے اوٹہاتے ہین جب وطن یاد آتا ہے

ع حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر + کہتے ہوئے اعمال نیک یا بد ساتھ لیکر چلے جاتے ہین رشتۂ الفت ہر ایک سے توڑ جاتے ہین سبکو روتا چھوڑ جاتے ہین **سید محمد خان رند** کیے ہین خوب سی نظارے باغ ہستی کے + جہان کو بس میرے پروردگار دیکھ چکے + ہوئے سفید و سیاہ جہان سی واقف + بہت سی گردش لیل و نہار دیکھ چکے + القصہ **آرام دل** باین جاہ و حشم ملک فارس سے سوئے وطن روانہ ہوا یہ قصہ زبان زد انام ہوا اور ہر ملک و دیار مین ان باتون کا فسانہ ہوا ہر روز کوچ در کوچ مقام در مقام یونہین منزلین طے کرتے ہوئے چلے +

تھوڑا حال اوس رنجور دور از سرور عاشق صادق ہدف ناوک غم مجروح سنان الم بے یار و غمگسار یعنی صنوبر عاشق زار کا پھر شہزادۂ سیاہ فام کا آنا فتنۂ خوابیدہ جگانا صنوبر کا گھبرانا پھر نامہ لکھکر آرام دل کو طلب فرمانا

پلا ساقیا ساغر لالہ فام
خوشی کا رہا ہر طرح نغمہ سنج
وہ ساغر پلا پر ز رنج و الم
لگی تیغ غم کا دل پر خراش

کوئی دم تو دل ہو مرا شاد کام
نہ لکھا مگر تو نی انجام سنج
کہ ایک غمزدی کا لکھون مین بھی غم
ہر ایک بات پر ہووی دل اثر باثر

لکھی اب تلک عیش کی واردات
نظر دلفگارون پہ اصلا نہ کر
وہ فقرے جو جو لکھین کشتگی لکھیز
ہر اک فقرہ مین ہووے اک نوک جگر

اگر ختم پائی نہ وہ غم کی بات
جلا دل میرا تو نی پروانہ کی
جبین سنگی عاشق بلکنے لگی بیر
ہر اک قافیہ جیسی برچھی کی نوک

دکھاؤن غم آباد کی کیفیت + لکھون ایک ناشاد کی کیفیت + غمکشان الم دوست بیماران استخوان و پوست نوحہ گران برشتہ دل روسے راحت نادیدہ و تفتہ جگران ہم بسمل شبہا نا آرمیدہ حال خراب اوس جگر کباب خستہ و بیتاب صورت سیماب زاویہ نشین کلبۂ رنج و محن ہم دوش شام غریبی روسے نادیدۂ صبح وطن خونین جگر چراغ سحر یعنی صنوبر بے بال و پر کا یون رقم کرتے ہین کہ فراق شہزادہ بیوفا نا آشنا بانی صد جور و ستم یعنی شہزادۂ **آرام دل** مہر شیم اور یورش فوج غم و الم سے کچھ عجیب حال ہو گیا کہ گل سا بدن سوکھا ہوا کانٹا آنکھون مین حلقے سنبل زلف پریشان صورت آئینہ حیران سرو قد بار غم سے سرنگون بالکل پوست و استخوان رگین نمودار الگ الگ تار تار غیرت مجنون رنگ محل مین اوسی پلنگ پر جہان **آرام دل** سے ملاقات ہوئی تھی منہ لپیٹے ناکام با درد و آلام لیٹی ہوئی سینہ ناوک غم سے فگار سینے مین دل بیقرار لب خشک چہرہ زعفرانی ہر دم آہ سرد دل مین سوز نہانی ہاتھ پاؤن ٹھنڈے ہر کلیجہ مین درد آنکھین نیم باز آنسو روان عشق کی طرف سے ناز ادھر سے نیاز لب جان پر

ارمان اور بصد حسرت ویاس یہ مطلع وردزبان رند زیست سے کے دن اپنے پورے کر چلے +
تکتے تکتے راہ تیری مر چلے + ہردم فراق کا زور نالون کا شور جوشش جنون دل خون
چشم گریبان صد پارہ فرقت وصل کا ارمان نہ چپ رہنے کا مقام نہ کچھ کہنے کا ہنگام اس
حال مین جو دل بیقرار ستاتا تو بے اختیار یہ شعر لب پر آتا جرأت اوسکو جاناتہا تو کیون موت نہ آئی اللہ
+ ایسی رسوائی کا جینا ہمین درکار نہ تہا + ابہی یہہ پہار سی رات کیونکر کٹی گی ہائے کیا کرون یہہ بہاری
سل چہاتی پر سے کب ہٹے گی ذوق مجہکو ہر شب ہجر کی ہونے لگی جیون روز حشر + مجہہ سے
یہ کسدن سے کے بدلے آسمان لینے لگا + خواصین مغلانیان سہیلیان سب کہتین کہ بیگم خدا کو یاد کرو
امید وصل سے دلشاد کرو رنج والم کی بہی انتہا ہوتی ہے ذرا گل و گلزار کی سیر سے جی بہلاؤ
کہ دل کو تقویت ہو جسم مین توانائی آئے تو اونکو جواب دیتے جرأت آرام ہو چکا میرے جسم
نزار کو + رکہے خدا جہان مین دل بیقرار کو + صبا شور جسکا ہے وہ ہے عشق جنون زاد لمین +
بدہ گیا ہے نمکین حسن کا سودا دلمین + کون سی شب نہین رہتا ہے خیال گیسو + یہہ وہ طائر ہے
کہ لیتا ہے بسیرا دلمین + جلوۂ عشق بنا گوش صنم دیکہو تو + اوتر آیا ہے عجب عرش کا تارا دلمین
+ کسطرح آکے خوشی گرد پہٹکنے پائے + فوج اندوہ کا پہرتا ہے طلایا دلمین + ای صبا
جسکے لیے ہون مین پریشان خاطر + چاہتا ہے مجہے وہ گیسوؤن والا دلمین + شومی قسمت
اور گردش گردون دون پرست تو دیکہو کہ بعد مدت کشش محبت سے اگر آئی بہی تو باہر ہی باہر سے
پہر چلے گئے اور ہمین صورت نہ دیکہائی ہمارے دم پر بنی جان پر کیا کیا نہ آفت آئی وہ کہتین بیگم
گہبراؤ نہین انشاءاللہ تعالی پہر آئینگے خدا نے چاہا تو تہوڑے دنون مین یہہ غم والم دور ہو جائینگے
تو کہتے صبا لاکہہ قربان کوئی جان کرے + بخدا وہ جو بت کیسکا ہو + صاحبو ایک مرتبہ آنے کا
وعدہ تہا وہ اونہون نے وفا کیا اب بہلا کیون آنے لگے ایک بیچاری مجہہ غریب مصیبت زدہ
کے واسطے مصائبات سفر کیون اوٹہانے لگے ذوق لبون پر جان عبث ہے منتظر وہ شوخ
کب آیا + اگر جہلم کو بہی آیا تو ہم جانینگے اب آیا + دلربا جب شہزادے کی بے اعتنائی اور بے پروائی
کا خیال کرتی تو کہتی کہ ہے ہے لوگو خدا کی قسم سچ ہے ایسے بے دید جورو کے مرید بہی دنیا
مین کم ہونگے صنوبر جواب دیتی جرأت آہ کیونکر نہ جدا ہمسے وہ پیارا ہوتا + وہ نہین ہم مین کہ وہ
جس سے ہمارا ہوتا + یہان تو شب و روز سوز عشق مین جلنا شمع سان پگہلنا رات دن آہ و زاری
ترقیون پر بیقراری تہی وہان فلک ستم شعار درپے آزار تہا اپنی گہات مین لیل و نہار تہا یعنی شہزادہ
سیاہ فام جو فرار ہو گیا تہا جسکا باپ فی النار ہو گیا تہا چند روز مین پہر دو لاکہہ سوار ساتہہ لیکر
چڑہ دوڑا اور یہ ارادہ کیا کہ یکایک شہر مین جا پڑے جو مقابل آئے اوس سے لڑے

پہر محل مین گہسکر بادشاہزادی بانیٔ فساد کو گرفتار کیجیے اور پادشاہ کو بہی سزا دیجیے یہان تو ایک دفعہ دہوکا کہا چکے تہے بڑی زک اوٹہا چکے تہے وزیر باتدبیر پہلے سے ہوشیار تہا ہر طرف سے خبردار تہا جا بجا گہمون پہاڑون اور ٹیکرون پر مورچے لگائے تہے سلامت کوچے کہدوائے تہے قلعۂ فلک شکوہ کے برجون پر توپین چڑہائی تہین کمند کی حفاظت کے لیے فصیل کے کنگرون پر فولادی میخین جڑوائی تہین فوج نہایت آراستہ تہی ہر طرح کی حرب واضرب سے پیراستہ تہی شبکو تین چار کوس تک روند گشت کرتی تہی طلایا پہرتا تہا جو اکیلا دوکیلا آدہی رات سے پچہلے پہر سے روند والون کو ملجاتا بے اجازت کے جانے نہ پاتا غرض کمال بندوبست تہا کسیکو کسیطرح کا کہٹکا نہ تہا ہر ایک الست تہا وہ ملعون جو باگین اوٹہائے آیا آگے نہ بڑہنے پایا شہر سے سات کوس پر مورچہ تہا فوج نے وہین روکا گولہ اندازنے گولہ مار کے وہین ٹوکا پادشاہ کو خبر ہوئی تمام شہر مین مشتہر ہوئی وزیر پچاس ہزار پیدل اور ساٹھہ ہزار سوار لیکے دکا آتے ہی میدان مین فوج کو جمایا دس پلٹنین یمین اور دس یسار آگے توپخانہ پشت پر سوار پانچ چار پلٹنین سلامت کوچے مین لٹا دین دس بارہ پیچہے مدد کیواسطے رکہین پہر تو وہ جم کے لڑائی ہوئی کہ کاوزمین کے پانون اوکہڑ گئے آسمان کے کنگرے جہڑ گیے زمین ہل گئی اذا زلزلت الارض زلزالہا کا نقشہ ہوگیا دہوئین کے بادل بن کے روئی کیطرح اوڑنے لگے حشر برپا ہوگیا یہان تو یہ جنگ عظیم ہونے لگی وہان اوس آفت رسیدۂ روزگار یعنی صنوبر بیقرار کے کان مین جو دفعتاً توپ کی آواز آئی وہین دل دہڑکا کہ شاید **آرام دل** کے آنے کی سلامی دغی طبل جنگ کی صدا پر دہوکا ہوا کہ یہ وردی بجی جب لوگون کو سراسیمہ دیکہا اور شہزادۂ سیاہ فام کے آنے کا حال سنا چہرے پر مردنی چہا گئی جان سینے مین تلملا گئی بقول شخصے موسے پر سو درے سکتا ہوگیا چہت سے آنکہین لگ گئین دیر تک ٹکٹکی بندہی رہی پہر غش آگیا آنکہین بند کر لین لوگ ایک تو پریشان ہو رہے تہے اور بہی بیحواس ہو گئے جلدی جلدی گلاب چہڑکا لخلخہ سونگہایا باری خدا خدا کرکے بڑی دیر مین ہوش آیا آہستہ آہستہ بزبان فصیح فرمایا کہ ہاے اے فلک یہ کیا کیا بیٹہے بٹہائے پہر فتنہ اوٹہایا یہ کیا حشر برپا کیا ارے ظالم ہمتو بے موت مر رہے ہین زندگی کے دن بہر رہے ہین میر وزیر **علی صبا** کسدن شب غم جان کو آفت نہین ہوتی + کس شام سے یہان صبح قیامت نہین ہوتی + اب یہ اور آفت اوٹہائی اچہا جو تیری رضا یہ کہکر خاموش ہوگئی روتے روتے پہر بیہوش ہوگئی اب جاے غور ہے کہ ادہر تو فراق کا زور او دہر اوس قرمساق کا شور ہجر کے غم فلک کے جور وستم عزت کا خیال آبرو کا دہیان جن باتون سے متنفر جنکے نام سے ننگ و عار وہی سب بر روئے کار اوسپر ہزا یہ کہ فراق

جانان جو ایسی مصیبتون مین پہنسا ہے وہی کچہہ خوب جانتا ہے صنوبر کو جو غش سے افاقہ ہوا اور اُنہین باتون کا تصور بندہا تو ہنسکر کہا لا اعلم غم صیاد و خوف باغبان سے ہے + دو عملے مین ہمارا آشیان سے ہے + پہر روکر دعا مانگی کہ الٰہی مین سخت مصیبت مین گرفتار ہون پابند آلام بے مونس و بے یار ہون آج کل ہمپر فلک ستم شعار کی بڑی عنایت ہے کہ ایک مواسے بے تقصیر ور پے آزار داذیت ہے شکر ہے شکایت نہین مگراب نہ جا ے ماندن نہ پاے رفتن سخت لاچار ہون کیا کرون تو مجیب الدعوات تو قاضی الحاجات سواے تیرے اور کس سے کہون صدقہ اپنے عز و جلال کا مجہہ ناکام کو اس سیاہ فام موذی پلید سے بچا اور بہ تصدق اپنے حبیب کی مجہہ مہجور دور از سرور کو میرے محبوب سے ملا یہ کہکر دل جو بہر آیا خوب روئی پہر قلمدان طلب فرمایا اور با چشم خون بار شہزادۂ فراموش کار بادۂ انبساط کے سرشار کو نامہ لکہا اور کبوتر کے گلے مین باندہ کر ملک فارس کیطرف روانہ کیا یہان دلمین طائر غم نے آشیانہ کیا

ورود لشکر فیروز اثر صحراے پر فضا مین کیفیت اُردوے معلے اور نامہ پہونچنا صنوبر کا بیقرار ہونا آرام دل دلبر کا پہر متوجہ ہونا طرف ملک داراب کے شہزادۂ سیاہ فام سے لڑنا اوسکو بہگانا اور شادی کرنا صنوبر سے

پلا ساقیا آب گلنار رنگ + کہ اب ہجر مین ہی بہت حال تنگ + پلا ساغر بادۂ ارغوان + لکہون اک نئی طور کی داستان میکشان خمخانۂ سخن و تازہ کنندگان داستان کہن رقم کرتے ہین کہ شہزادۂ **آرام دل** با ہزاران ہزار کر و فر و لشکر فیروز اثر شاد کام فائز المرام منزلین طے کرتا چلا جاتا تہا جب سرحد ملک فارس سے نکلا ایک دوسرے ملک مین پہونچا شہر سے سات کوس آگے جاکے ڈیرے ڈالے خیمے ایستادہ ہوے پلٹنین جو آگے بڑہ گئے تہین لال پردے کے قریب پہونچکر تہم گئین دو راستہ ادہر ادہر جم گئین وردی بجنے لگی سلامی کی توپ دغنے لگی پلٹنون کی پشت پر سوارون نے پرے باندہے رکابون پر کہڑے ہوکر ملنچے سر کیے سیف نکال کر سلامی دی جب سواری خیمۂ فردوس منزل مین پہونچی پلٹنون کے نشان گڑ گئے سپاہیون نے کمرین کہولین سوار اوترے گہوڑے رسالون مین بندہے توپخانہ الگ کہڑا ہوا ایک طرف فیلخانہ بنا ایک سمت رتہ خانہ اور شتر خانہ درست ہوا چہپر سے شامیانون کے نیچے خاصے گہوڑے جدا جدا خیمون مین پانچ کوس تک ادہر فوج پانچ

کوس تک اودھر سپاہ بیچ مین شہزادی کی فرودگاہ خاص بردار سراپردۂ شاہی کے گرد حلقہ مارے ہوئے اپنے اپنے خیمون مین باعیش و آرام پہرہ چوکی والے ہوشیار سب خبردار ادہر پلٹنین اودہر خاص بردار اودہر توپخانہ ادہر سوار بیچ مین اردو بازار آراستہ ہوا دوکانین جم گئین کٹورہ بجنے لگا ہر ایک اپنی دوکان سجنے لگا حلوائی نان بائی کبابی عطار پنساری کنجڑے برف والے خوانچہ والے تنبولی پہول والے کوئی آواز لگاتا ہے ملائی کی برف کے کوئی سُناتا ہے حلوا سوہن ہے جاڑے کا کبہی ندا آئی تراقا ہے پٹی مین کبہی صدا آئی گلاب جامن ہے مصری کی ڈلیان کوئی بولا لونگ چڑے کباب کسی نے کہا کنٹھے ہین موتیا کے اور دوراستہ جابجا ساقنین عجب آن بان سے کوری کوری مدار سے تازی کیے چلمین برابر برابر آگے رکہے ہوئے اون مین سلفہ کا تماکو جما ہوا گگڑ والے پہرتے گلی مین خلنہ ہاتہہ مین حقہ دو چلمین ایک طیار حقہ پر دوسری مین رومال وہ خلنہ کے اندر لشکر کی رنڈیان نوجوان پانون مین زرد مخملی بوٹ گلبدن کا پائجامہ سراسر لیٹ کی چوڑی چوڑی گوٹ دیکہنے والون کا جی لوٹ پوٹ لاہی کی انگیا کرتی مصالحہ ٹکا کرتی سر کے پٹ کہلا اوپر سے دوشالہ کی فرد اوڑہے ہوئے چوٹی گنہی صاف وشفاف بجلے کا موباف پٹی جمی گلوری گلہ مین دبی ہاتہون مین سونے کے کڑے پانون مین تین تین چہڑے گلے مین چنپا کلی دہگدہگی بازو پر نورتن ناک مین کیل کانون مین سادے سادے پتے بالیان ناز سے پانیچے اوٹہائے تیوری پر بل ڈالے ناک بہون چڑہائے بعضی کی حسن وجمال کی تمام لشکر مین دہوم ڈیرے پر عاشقون کا ہجوم جوان کنٹھے گلے مین ڈالے بانڈیان ہاتہون مین سنبہالے نشۂ مردانگی کے متوالے البیلون کیطرح بازار مین ٹہلتے کوئی جلسہ مین بیٹہا طنبل بجاتا کوئی لکہنو کی ٹہمری گاتا غرض یہہ کہ جنگل مین منگل ہو گیا آرام دل مع ترفیخواہان وجان نثاران زربفت کے شامیانہ کے نیچے جواہر نگار کرسی پر بیٹہے سیر وتماشے مین مصروف تہے خیمہ سلطانی مین ملکہ جہان اپنی خواصون اور سہیلیون کے ساتہہ بیٹہی فزاے صحرا جو صحن فرودگاہ مین واقع تہا ملاحظہ کر رہی تہی یاد وطن مین ہر دم دم سرد بہر رہی تہی کہ اس عرصہ مین ایک کبوتر بیقرار و مضطر پیاس کے مارے تہرتہراتا پانی کیطرف جاتا نظر آیا ملکہ کا جی للچایا فرمایا اسے پکڑو خبردار جانے نہ پائے مگر پانی پی لینے دو جب کبوتر پانی پیکر نہایا اور پر کہول کر ذرا بازو جہاڑے دو چار خواصین لپکین لیکن دوپٹہ ڈال کر پکڑ قمرالنسا لائین شہزادی کو دیا ملکہ نے اوسے ہاتہہ مین لیکر پیار کیا طائر تیز بال ہماے فرخندہ خصال فرخ فال کے گلے کے بال جو ہوا سے اوڑے ایک کاغذ نظر آیا ملکہ نے ٹٹولا پہر جلد بینی کہولا اور پڑہا لکہا تہا

نامہ از مصنف

ای جان جہان و جان عالم
ای گلبن بوستان عالم
ای عاشق نار حسن افروز
ای ہمدم و یار حسن افروز
ای بانی ظلم و جور و آزار
ای ظالم و قاتل و ستمگار
ای دلبری حسن باختہ ہوش
ای عہد شکن خدا فراموش
ای عاشقون کی ستانی والے
ای دل جلون کی جلانی والے
ہو غنچۂ لب تیرا شگفتا
پژمردہ کنول ہو میرے دلکا
ہی ابتو یہہ حال او دلارام
روتی ہین سحر سی روز تا شام
لاغر ہین وہ ہجر مین تمہارے
جیتی ہین بس آہ کی سہارے
زلفین تری ہجر مین پریشان
آنکھین تری واسطی ہین گریان
ہاتھون نی تری جفا اوٹھائے
کسدن ہی کلائی کو گل آئے
یہانتک تو جو کچھہ گذرتی ہی خیر
پر آگی کچھہ اور دیکھی سیر
شہزادہ سیاہ فام آیا
دو لاکھہ سوار ساتھہ لایا
اندر کوئی دم مین ہوگا داخل
خلقت کو بنائیگا وہ بسمل
کیا دیکھین فلک کہائی افسوس
افسوس ہے ہای ہای افسوس
بیتابی دل ستا رہی ہے
جان ابتو لبون پر آرہی ہے
یہہ نامہ سخن کا قاصد الہی
اور جلد جواب اسکا لادی

ای غنچۂ گلشن تمنا
ای بلبل شاخسار زیبا
ای نیر برج دلربائے
ای گوہر درج کج ادائے
ای عاشق زار مہ جبینان
ای زخمی غمزۂ حسینان
ای باعث سوز عاشق زار
ای وعدہ خلاف محو دلدار
افسوس کہ تو وہان ہو خورم
یہان ہمکو ہو ہجر کا تری غم
وعدہ تو کیا تہا جاتی جاتی
مہندی نہین چھوٹنی جو آتی
ہی راتون کو آہ گریہ زاری
دن کو تڑپ اور بیقراری
فرقت کی سبب ہے جان عاری
ہی ساری بدن کو بیقراری
ابرو کا فقط تو ہی ہی مقصود
مژگان ہی مدام خون آلود
کیا حالت جسم ناتوان ہے
جان بس کوئی دم مین روان ہے
گردون کی جفائین اب بتائین
حال دل غمزدہ سنائین
آتی ہی لیا ہی شہر کو گھیر
قسمت کا لکھا دنون کے ہین پہیر
تاراج کریگا ملک دل کو
لیجائیگا مجھہ سی مضمحل کو
گر زیست ہماری چاہتی ہو
تو پہر خدا یہان تم آؤ
ہم زیست سی ہاتہی اب خفا ہین
کر جور کہ قابل جفا ہین

نامہ پڑہتی ہی ملکہ کے آنسو گر پڑے بے اختیار دل بہر آیا خوب روئی اوسیدم شہزادی کو بلایا خط دیا اور فرمایا کہ ہاے عشق کمبخت بہی کیا بری بلا ہے جسکے مریض کو کبہی صحت نہین ہجر مین تڑپے دیدار کو ترسے تمام عمر فراق مین ہزار طرح کے صدمے اوٹہائے آخر تمام ہو پہڑک پہڑک کر مرجاے جان سے گذر جاے مگر وصال تا قیامت نہو افسوس جسے دیکہا گور کنارے دیکہا جان بر ہوتے کمتر جان کہوتے اکثر سنا لا اعلم یہہ عشق وہ ہی کہ پتہر کو دم مین آب کرے + لگاوے دل وہی جسکو خدا اجر اکری + عاشق ازل سے ابد تک وصل سے محروم ہے معشوق باوفا پیدا نہین کوئی واللہ شیدا نہین اگر ایک ادہ ہوا تو اوسکا اعتبار کیا الشاذ کالمعدوم ہے واللہ بتون کے دل مین مہر ذرا نہین یہہ بیوفا کسی کے آشنا نہین کوئی مری یا جیے انہین مطلق پروا نہین وہ جو کبہی عاشق کا غم کہاتے ہین بر سر رحم آتے ہین تو یہہ تائید ربانی ہے اوسی کی عنایت کا سبب ہے ورنہ کرم انکا ستم ہے لطف اونکا عین غضب ہے پہر شہزادی سے کہا کیون حسب صنوبر بر تو یہہ مصیبت ہو اور تمہین یہہ عیش و عشرت ہو اللہم زد و لا تنقص فرو آرام دل تو بڑی جلساز بشدت دمباز ہے کہنے لگے بہلا بتاؤ تو کیا تدبیر کرین جواب قلم انداز ہو یا تحریر کرین ملکہ نے فرمایا کیا خوب سبحان اللہ کیا کہنا ہے کیا بہیائی کا جامہ پہنا ہے

کچھہ کہو اثر نہین ہے جسکے دل مین محبت آنکھہ مین مروت نہو وہ ہمارے نزدیک بشر نہین صاحب براے خدا
جسطرح ممکن ہو صنوبر کے پاس چلو اور اس بیکسی مین اوس غمزدہ مظلوم ناکام پابند آلام کی خبر لو آرام دل
نے کہا بیگم اگر ہزار خط آتے ہم نہ جاتے مگر یہہ آپ کی خاطر ہے پہر نہ کہنا کہ تو ہی قاصر ہے چلیے بندہ
چلنے کو حاضر ہے غرض پہر رات رہے پہر کوچ ہوا وہ منزلہ سہ منزلہ کرتے ملک داراب کیطرف چلے
وہان کا حال سنیے کہ سات روز تک وزیر خوب لڑا آٹھوین دن اوس بدانجام یعنی شہزادہ سیہ فام نے یلغار
کیا اور ادہر کی فوج پر آپڑا شپاشپ تلوارین چلنے لگین تیغون سے چنگاریان نکلنے لگین دونو لشکر
مل گئے کٹار پیش قبض قرولی گہونسم گہا نسہ کشتی طمانچہ کی نوبت آئی توپخانہ نے فرصت پائی وہ خونریزی
ہوئی کہ روح قبض کرتے کرتے حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ہاتہہ دکہہ گئے دوڑتے دوڑتے
پانون تہک گئے نکیرین سوال کرتے کرتے عاجز آئے رضوان و مالک دونو گہبرائے بہاگ گئے
بہولے سے ایک آدہ بہشتی جہنم مین چلا گیا دوزخی جنت مین داخل ہوا استغفر اللہ ربی من کل ذنب
و اتوب الیہ غرض خوب لڑائی ہوئی دشمن دباے آتا تہا ادہر کی فوج کا جی چہوٹا جاتا تہا شہر مین کہلبلی تہی
انسان حیوان سکو بیکلی تہی بادشاہ اور بیگم صاحب سب چہوٹے بڑے گہبرائے ہوئے بہ جواس رنگ محل
مین صنوبر کے پاس بیگم صاحب بار بار زمین پر سجدے کرتین جل تو جلال تو کی تسبیح پڑہتین بڑی بوڑہیان
مصلون پر ناکین رگڑتین بادشاہ لڑکی کو گود مین لیے چہاتی سے لگائے ناد علی پڑہ پڑہ کے
دم کرتے تہے ہر دم دم سرد بہرتے تہے صنوبر دلفگار و مضطر باپ کے گود مین بیٹہی چہرے کا رنگ
فق ہجوم غم سے سینہ شق آنکھون سے آنسو جاری کچہہ عجب عالم طاری ہونٹہ دانتون مین دباے سر
اوپر اوٹہائے بندوقون کی آواز سنتے ادہر ادہر دیکہتے خوف سے ہراسان آئینہ وار حیران زندگی کر
ہاتہہ دہوئے ہوش و حواس کہوئے ہوئے پرحسرت و ارمان اور چپکے چپکے یہہ شعر ورد زبان
رند بروردگار صدمے جو ہم سہتے ہین مقسوم مین یہہ تہے + لوہے کا ایک توا دیا ہوتا بجائے دل + یہان تو
یہہ حال تہا وہان آرام دل نے ملک داراب مین پہونچکر شہر سے دو کوس ادہر خیمہ ڈالا ملکہ نے شہزادی
سے کہا ہمین صنوبر کی ملاقات کا کمال اشتیاق ہے اگر اجازت ہو تو جائین شہزادہ نے کہا بسم اللہ
کیا مضائقہ غرض ملکہ کی سواری تو شہر مین آئی اور شہزادہ نے مع سپاہ رزمگاہ کیطرف گہوڑے کی
باگ اوٹہائی شاہ کو پرچہ لگا ملکہ حسن افروز کے آنے سے آگاہ ہوا فوراً سوار ہوا اور شہزادہ کی
تمنائے دیدار مین روانہ وہ شاہ ہوا یہان خواصون نے جلدی جلدی رنگ محل کو آراستہ کیا گو
سنبہل بیٹہے پوشاکین بدل بیٹہے صنوبر نے جو سنا شاد شاد ہوئی بند غم قید الم سے آزاد ہوئی
شکر کیا اور کہا مصنف تو ہی چل جسم سے اے روح پئے استقبال + نکہت زلف لیے باد صبا
آتی ہے + پہر بال جو سر پر وبال سے تہے چہرہ پرستے سرکا کر درست کیے دوپٹہ اچہی طرح اوڑہا

گہنا پہنا جواہرات کے جوشن جو بدن سے ڈہیلے ہو گئے تہے دوری کہینچ کہینچکر حیت کیی ذرا آدمی کی
شکل نہی ملکہ حسن افروز مع قمر النسا اپنی خواصون کے ہمراہ بڑے تکلف سے رنگ محل مین آئین صنوبر مضمحل
شکستہ دل بصد ناز و ادا تعظیم کو اوٹھی جہک کر سلام کیا ملکہ نے کہا بورہ سہاگن صنوبر نے جواب دیا کہ یہہ
سہاگ خدا آپ ہی کو مبارک رکہے یہان فراق مین بڑی لذت او تنہائی خوب مزے سے کٹتی بندی باز آئی
کیسی محبت کہان کی آشنائی ملکہ بولی صاحب کیا خوب جورو بنکے مکرتی ہو نکاح کروا کے بہول گئین مگر
میرے پاس تو طلبی کی دستاویز موجود ہے غرض یہہ رمز و کنایہ ہوکر پہر برابر کی ملاقات ہوئی صنوبر ملکہ
کا ہاتہہ پکڑ کر چند خواصون کے ہمراہ زمرد محل مین گئی وہان سے کوسون کا میدان لشکر کا ہر جوان نظر
آتا تہا یہ دونو تہہر کی جالیون مین سے لڑائی کی سیر دیکہنے لگین دیکہا کہ فوج عدو ہزار در ہزار ہے ادہر کے
لوگ بہاگے آتے ہین اودہر سے مار مار ہے پہر کیا دیکہتی ہین کہ شہزادہ سمند برق دم پر سوار سر پر
تاج شاہی ہاتہہ مین وہی قمچی بجاے تلوار پیچہے لاکہہ ڈیڑھ لاکہہ سوار سبکا ایک پرا تلوارین سونتی گہوڑون کو
میٹہی میٹہی پوئی اوٹہاے دہنے سے کترا کے بائین طرف سے جہکے وزیر جو پہلے سے لڑ رہا تہا گہوڑا
جہپا کے شہزادہ کے قریب آیا آتے ہی قدم چوم لیے پہر کچہہ مشورہ کر آرام دل نے رخش کی باگ
اوٹہاے فوج عدو مین جا پڑا دشمن کی جان پر آفت آئی خوب لڑا خالی دیکر جس سوار پر قمچی کا ہاتہہ بہرپور لگایا
سر پر پڑا کہین نہ اڑا مع گہوڑے چار ٹکڑے کر کے زین سے زمین پر اوتر آیا اوس روئین بگ ٹٹ
تگ و دو مین حسن چلیل بیدل پر ہاتہہ چل گیا مطلق نظر نہ آیا جیسے سابون مین سے تار نکل گیا مارتے مارتے
ستہرا او کر دیا دشت لاشون سے بہر دیا حساب کیا تو ہر سوار کے حصہ مین ایک ایک شکار بہی نہ آیا بہت
سے سوارون کی تلوارین پیاسی رہ گئین اونہون نے مردون کو چورنگ بنایا لہوندیا تو
اپنے بدن پر چرکا لگا کے تہوڑا بہت خون چٹایا ملکہ حسن افروز اور صنوبر دلسوز دونو اپنے حواس
مین نہین تہین بال کہولے ہوئے گہبرا گہبرا کے قبلہ کیطرف ہاتہہ اوٹہا اوٹہا کے دعائین مانگ رہین
تہین بارے شکر خدا کہ شہزادہ دشمن پر ظفریاب ہوا شہر خروشش شاہ داراب ہوا فوج عدو مین سے
کوئی بشر زندہ نہ بچا سب وہین کہیت رہے مگر شہزادہ سیاہ فام بچا جان بچا کر بہاگے بادشاہ
شہزادہ کے قریب آئے قوت اور جوانمردی کی تعریف کی ہاتہی پر سوار کر کے محل مین لائے ملکہ
حسن افروز اور صنوبر دونو زہرہ و مشتری پہر رنگ محل مین آئین دس ہزار اشرفیان شہزادہ کے صدقے
کین اوسیدم جا بجا مسجدون اور مدرسون مین فقرا طلبا مسکینون کو بہجوائین پہر شہزادہ کو طلب فرمایا
وہ تشریف لایا صنوبر کا عجب حال ہوا فرط سرور و نشار محبت سے چہرہ لال ہوا آرام دل جون
جون قدم زمین پر رکہتا تہا صنوبر کی آنکہین بچہی جاتی تہین دل استقبال کو باہر نکلا آتا تہا شوق وصال دل
مین گدگدی کرتا تہا دم بدم ستاتا تہا شہزادہ آکر مسند پر بیٹہا مگر جیسے کوئی مہمان آتا ہے یا معشوق

کہ اپنے عاشق سے شرماتا ہے اول ہی ملاقات مین چہپا جاتا ہے صنوبر نے ملکہ سے کہا ہین ان سے
ملال ہے دلبر صاحبہ کمال ہے کہ یہہ اتنے دنون کے بعد آئے مگر پہوٹے منہ سے یہہ بہی نہ کہا کہ اس عرصہ
مین تجہ پر کیا گذری یا اب تیرا کیا حال ہے ملکہ نے کہا ہین یہہ بڑے بیوفا ہین اپنے مطلب کے آشنا
ہین یہان تو یہہ میرے دباؤ سے آئے ہین ورنہ یہہ تو درکنار تم کبہی انکا سایہ تک نہ دیکہتین یہہ وہ بیمروت
پر دغا ہین شہزادی نے فرمایا بس ذرا خوشامد نکیجیے خاطر کی نہ لیجیے وہ باتین بہول گئین ذرا یاد کرو الزام سکا
ہمپر نہ دہرو جانتے ہین آپ کو ان سے کمال محبت ہے آجکی نہین مدت سے ہے اور بندہ تو بیمروت
ہے ملکہ بولی ہان بجا ہے اسمین شبہہ کیا ہے محبت نہ تہی تو آئے کیون تمہین زبردستی یہان لائے
کیون قصور معاف ہو اگر مرآت دل زنگ کدورت سے صاف ہو کبہی ایسی باتین زبان پر نہ آئین مگر تمہارے
تو اندنون لڑائی پر طبیعت بڑہی ہوئی ہے ہر وقت آستین چڑہی ہوئی ہے ہر ایک سے اوجہتے ہو
اپنا سا سبکو سمجہتے ہو یہان تو رشک وحسد کا نام نہین تو تو مین مین لڑائی جہگڑا کج بحثی اشرافون کا کام نہین
صنوبر نے چپکے سے کہا خدا کے واسطے جانے دو دور کرو اس سے کیا حاصل بس چپ رہو
حضرت **غالب** شکوہ کے نام سے بیمہر خفا ہوتا ہے ؎ یہہ بہی مت کہہ کہ جو کہیے تو گلا ہوتا ہے
غرض دیر تک یہی صحبت رہی طعن وتشنیع راز ونیاز چہیڑ چہاڑ بناو بگاڑ رشک رنجی کی باتون مین عجب کیفیت
رہی پہر ملکہ حسن **افروز** صنوبر کی مان کے پاس آئی رسم سلام بجا لائی اوسنے چہاتی سے لگایا بڑی تعظیم
کی آنکہون پر بٹہایا اور فرمایا کہ بی بی صنوبر کو اپنی لونڈیون کے برابر بلکہ اون سے بدتر سمجہنا وہ کبہی تمہارے
فرمانبرداری سے منحرف نہوگی ملکہ نے سر جہکا لیا اور شرم سے کچہہ جواب ندیا پہر صنوبر کے پاس گئی شب
بہر وہین رہی تمام رات عیش ونشاط مین بسر ہوئی ہنستے کہیلتے سحر ہوئی دونون کا ستارہ مل گیا ایسی
محبت ہوئی کہ سلف سے آج تک کسی مین کم ہوئی ہوگی صنوبر شہزادی کی شادی شہزادہ سے پہلے
ہو چکی تہی مگر دولہا کے نام مین بڑا اختلاف تہا سلطان عالم **آرام دل** اور شہزادہ سیاہ فام مین بڑا
اختلاف تہا دوبارہ عقد کی صلاح ہوئی بادشاہ نے پانچ لاکہہ اشرفی کا چبوترہ بنوایا اور ستائیسوین ۲۷
رمضان المبارک بعد نماز جمعہ شہزادہ بلند بخت کیوان بارگاہ کو اوسی چبوترہ پر بٹہا کر موافق شرع شریف
دین مبین زادہا اللہ شرفاً خطبۂ نکاح پڑہوایا ۱۰ درہم شرعی پر مہر بندہا پہر شاہ نے اپنا تاج شہزادی
کو پہنایا سیف کمر سے باندہی قلمدان آگے رکہا سلطنت کا مالک کیا یہہ جہیز دیا اور آپ اوسی روز سے
دنیا کو لات مار کر قناعت گزین ہوا اب سے کنارہ کش ہو کر گوشہ نشین ہوا نوشاہ نے اون
اشرفیون کو للہ دیا اور طعام ولیمہ تقسیم کیا دوسرے روز جب شاہ مشرق اورنگ فلک پر جلوہ افروز
ہوا **آرام دل** نے تخت پر جلوس فرمایا اور صنوبر کے بہائی اپنے سالے کو جو بہت صغیر سن تہا گود مین
بٹہایا امورات مملکت بمشورہ ارکین سلطنت بحسن وخوبی انجام پانے لگے بنا ظلم وستم منہدم ہوئی

لوگ باسائش رہنے لگے ہزار طرح کی آرام پانے لگے غرض شہنشاہ کشورستان آرام دل جان جہان دونو شہزادیون کے ساتھہ جشن مین مصروف ہوا عزم وطن بالقوہ رہا مگر بالفعل موقوف ہو

روانگی آرام دل ہوی وطن طلسمی شیشے کے جہاز پر سوار ہونا شہزادہ سیاہ فام کے دام مین گرفتار ہونا اوس ملعون کا توپ مارنا جہاز کو تباہی کے گھاٹ اوتارنا شہزادہ اور شہزادیون کا تباہ ہونا پھر بعنایات جامع المتفرقین بچھڑون کا ملنا اور سیم تن کا بیاہ ہونا

شناوران قلزم معانی احوال غواصان بکف نیاوردہ گوہر مقصود غریق بحر ناکامی ناآشنائے زیان وسود لکھتے ہین کہ ایک روز شہزادۂ آرام دل باہم ملکہ حسن افروز اور صنوبر قلعہ مثمن برج پر لب دریا بیٹھا کیفیت تلاطم بحر مواج اور تماشائے حباب ورطہ وگرداب ہوا کا زور و پانی کا زور وشور دیکھہ رہا تھا شراب کے نشہ مین ملکہ سے کہنے لگا بیگم تمنے کبھی پانی کے اندر جاکر سیر کی ہے آبی جانورون کے مکان اونکے انڈے بچے اونکا چلنا پھرنا یہہ کیفیت بھی دیکھی ہے ملکہ بولی ہان نئی لہر آئی خوب دلمین سمائی بھلا پہلے یہہ تو فرمایئے انسان کا کام ہے کہ دریا کے اندر جاے اور سیر کرکے سلامت پھر آئے حضرت ظلسبحانی کے سفینہ مین البتہ سیر کی ہے خدا کی قدرت ہے جانور کیا دریا مین ملک آباد ہین صاحب تخت وتاج امیر وزیر محتاج ہر طرح کے لوگ رہتے ہین شہزادی نے کہا تمنے تو کتاب مین لکھا دیکھا ہے ہم اگر تمھین کشتی پر سوار کرکے پانی کے اندر لیجائین اور سب سیر دکھائین تو کچھہ انعام دوگی ملکہ نے عرض کی فی الواقع آب روان کے دیکھنے سے آدمی کی عقل تیز ہوتی ہے سیر دریا جنون خیز وحشت انگیز ہوتی ہے اگر حضور کے ذہن مبارک مین کوئی بات آئی ہو طبیعت لہرائی ہو تو عجب نہین آرام دل نے فرمایا ہان ارادہ ہے کہ سفینۂ آبگینہ بنواؤن اور چین تک چین سے اوسی پر سیر کرتا ہوا جاؤن پھر از مردمحل مین آکر سفید دیو کو بلایا وہ آیا شہزادہ نے کہا ایک جہاز چاہتا ہون جسمین بالکل حلبی آئینے لگے ہون اور کل کام کل سے نکلے کل دبانے سے پانی کے اندر روان ہو جب ٹھہرائین ٹھہر جاے ذرا اشارہ پاے اوپر اوبھر آے پھر جب پرزہ دبائین تہہ آب ہو جاے اور روان ہو وہ بولا بہت خوب کل زیر قلعہ اوسکا لنگر ہوگا جب حضور سے ارشاد ہوا انشاء اللہ تعالے اوس سے بہتر ہوگا دیو تو یہہ کہکر رخصت ہوا شہزادی نے محمود کو مع فوج ملک خانبلس کیطرف کوچ کا حکم دیا اور فرمایا کہ ماوراالنہر مین بحر عمان کے کنارے ہمارے منتظر رہنا کسی سے یہہ حال نہ کہنا اوس نے حسب الارشاد سفر کا سامان کیا شب کو سب افسرون کو حکم سنا دیا جب غواص

محیط ظلمت ساحل مغرب مین ڈوبا اور مہر آشناے بحر سپہر کنارہ مشرق سے تہرتہراتا نکلا محمود لشکر لیکر مع
خزانہ روانہ ہوا اور ہر جہاز بہی آپہونچا **آرام دل** نے دربار عام کیا کیا خوب انتظام کیا کہ اپنے سالے کو
سسرے کی جگہہ اورنگ نشین کر کے تاج بخشا خراج معاف کیا واقعی بڑا انصاف کیا جب اس سے
فرصت ہوئی شاہ باخدا گداے درِ خیر الورا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا رخصت طلب کی اوس ولی نے
بخوشی اجازت دی بلکہ **حسن افروز** نے وہین کہا کہ حضرت انہین منع کیجیے دریا کی راہ جانے یہ دیجیے
سنتی ہون ایک جہاز آیا ہے خدا جانے کہان سے منگوایا ہے کس نے بہیجا ہے کون لایا ہے
وہ پانی کے اندر چلتا ہے ہوا سے کچہہ سروکار نہین باد موافق کا مخالف پانی کے اندر ڈوب کر چلتا
ہے عقل مقتضی نہین کہ اوسپر سوار ہون اجل سے ہمکنار ہون مفت جانین گنوائین بیٹہے بٹہاے صدمے
اوٹہائین اور دیدہ و دانستہ سفینۂ عمر زورق زندگانی کو ورطۂ ہلاکت مین ڈبونا زبردستی جان کہونا کہان
آیا ہے کوئی حدیث ہے کوئی آیت ہے بلکہ وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ خدا نے بہی فرمایا ہے
شہزادی نے کہا دریا مین فتنہ انگیز ہوا ہے اکثر فسادی سے ہوا ہے جب بقول تمہارے اوس
جہاز کو ہوا سے علاقہ نہین تو پہر کچہہ پروا نہین یون تقدیر کا علاقہ جدا ہے اس مین گفتگو نہین اِنَّ
اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ہر چیز پر قادر خدا ہے ورنہ ذرا سوچو تو ایسا مرکب بہی کہین غرق ہوتا ہے
پانی مین جانے کل کے جہاز اور بادبانی مین بڑا فرق ہوتا ہے یہہ کہکر جہاز پر تشریف لایا شاہ
داراب نے ملکہ کو سمجہایا اور فرمایا کہ صاحبزادی ہم مجبور ہین وہ مختار ہین بخدا فرقت گوارا نہین مگر
مشیّت ایزدی سے چارا نہین کیا کرین لاچار ہین لازم ہے کہ تم بہی اونکا حکم بجا لاؤ جہان جسطرح
لیجائین بے تامل جاؤ ضد نکرو ذرا سی بات پر نہ اڑو شوہر کی عدول حکمی مین خدا اور رسول صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی نافرمانی ہے وہ اگر آگ مین جہونک دین اوسے گلزار جانو یہہ تو بہلا پانی ہے لو بسم اللہ
تیار ہو وہ منتظر ہونگے چلو جہاز پر سوار ہو یہہ کہکر صنوبر کو ساتہہ لیا ملکہ **حسن افروز** کا ہاتہہ مین ہاتہہ لیا
اور خضر دروازہ سے نکلکر لب دریا تشریف لائے ملکہ نے دیکہا شہزادہ سوار ہو چکا صنوبر کا ہاتہہ پکڑ مع
قمر النسا اور دلربا چند خواصون کو ہمراہ لے جہاز پر پہونچی اور فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیهَا وَ مُرْسٰىهَا
جب سب سوار ہوے جہان پناہ بہت اشکبار ہوے عورتون نے رو رو کے کہرام مچایا پہر بے
دعائین دیکر دور سے بلائین لین ملکہ نے صنوبر سے کہا خدا خیر کرے شگون بد ہوا قدم رکہتے
ہی کان مین رونے کی آواز آئی یقین جانو جہاز کی سواری شہزادی کو ناساز آئی سب طور دریا سے
الم موج زن ہے رہ رہ کے جوش مین آتا ہے ہر چند سنبہالتی ہون لیکن لطمۂ اندوہ و غم مین
خود بخود دل ڈوبا جاتا ہے **میر وزیر علی صبا** گردش سے آسمان کے چکرا رہے ہین ہم +
کشتی ہماری گہوم رہی ہے بہنور کے ساتہہ + غرض شہزادۂ **آرام دل** تو مصروف سیر و تماشا کر

ملکہ حسن افروز غواص گرداب تفکر صنوبر غریق ورطہ تحیر یہہ دونو بحر غم والم کی آشنا دو گہڑی جہاز اوپر رہا
پہر یکایک پانی کے اندر ڈوب کر روان ہوا ڈوبتی ہی ایک ماہ منور مہر درخشان کی طرح چمکتا ہوا نمایان
ہوا بلور کی جہت مین ایک جلبی آئینہ مدور آفتاب سے زیادہ درخشان ہوا جہاز کی یہہ قطع تہی بہت عریض اور
طویل سربلند سب جہازون سے دو چند دیوارین مع سقف بلور کی نور کے سانچے مین ڈہلی ہوئین شیشہ
چار انگل کا دلدار جہاز بالکل کلدار نیچے صندل کی تختے بندی لوہا نام کو نہین تمام نقرئی اور طلائی کام اندر
مشعشعہ دکمرے سجے سجائے فرش فروش سے آراستہ شیشہ آلات سے پیراستہ دن کو طلسم
سے مہر درخشان روشن رات کو شمعہاے مومی اور کافوری کی روشنی سے انجمن کا جوبن ہر ایک
مکان مین علیحدہ علیحدہ مسند تکیے لگے ہوئے چہپرکہٹ پہولون سے لسبے ہوئے پردے چہوٹے
ہوئے ادقچے کسے ہوئے ہر چہپرکہٹ مین پنکہا اس قسم کا کہ جب تک شہزادہ آرام کرے خود بخود داوسکو
حرکت رہے ٹہنڈی ٹہنڈی ہوا سے دلکو فرحت رہے گلدستون مین نئے نئے رنگ کے گل بوٹے
جنکو باد خزان کی ہوا نہ لگے کبھی جہڑے نہ ٹوٹے پرستان کے میوے کشتیون مین مے انگور شیشون
مین ہر کمرہ سجا ہوا ایک سے ایک اچہا سامان عیش ہر جگہہ مہیا صحن کا طول نہایت معقول بیچ مین مختصر سا
خانہ باغ روشن پٹری نازک نہر جاری فوارے شبک کیاریان پر تختے قطعدار اون مین موتیا چنبیلی
سوسن کیتکی موگرا مدن بان نرگس لالہ نافرمان گل صد برگ کی بہار ہر چمن کے گرد چنیے گے نرکسر
دانون مین میوہ دار درخت سراسر بلندی مین قد خوبان کے برابر جنکا پہل تصور سے منہ مین آئے
جانور قصد سے لب تک آکر کباب ہو جائے سر شاخ ہر غنچہ و گل بلبل ہزار داستان کا جہوم جہوم کر
جہکنا پہولون کی خوشبو سے تمام جہاز کا مہکنا لب جو سرو اور شمشاد کے نئے نئے پودون پر
قمری کی صدا فاختہ کی کوکو چہوٹے چہوٹے پیوندی آم کے درختون پر مور کا شور کوئل کی تو تو زمین مین
سیپ کا فرش اوسکے ہر وصل مین سبزہ نوخیز نرگس دانون اور کیاریون کی مٹی عنبر بیز پریزاد امرد سیمبر
زرین کمر زمرد مین بال جہاز کے موکل سرگرم کار شہزادہ **آرام دل** جب یہان سے روانہ ہوا فلک تفرقہ انداز
کو جہاز کی سواری دریا کی سیر کا بہانہ ہوا یعنی اوس نافرجام شہزادہ سیاہ فام کو یہہ خبر پہونچی کہ **آرام دل**
مع پریوشان حور شمائل تری کی راہ اسی طرف سے بسواری جہاز اپنے وطن کو جاتا ہے جہاز شیشہ کا
ہے پانی کے اندر چلتا ہے نہایت سریع السیر ہے کل دبانے سے اوپر نکلتا ہے یہہ سنتے ہی زیر
قلعہ آیا کمال خوش ہوا پیر گردون نے فریب دیا دام مکر پہیلایا شہزادہ سیاہ فام نے اپنے اہتمام سے
بہت بڑا جال فولادی دریا مین ڈلوایا اور منتظر وقت رہا شام کو جال ڈالا اوسکے دوسرے روز
قریب دو پہر طرفہ ماجرا روبکار ہوا کہ گردون دام صیاد مین گرفتار ہوا جہاز جو روکا کار پردازون نے
کل دبائی جہاز سطح آب پر آیا مگر فولادی جال مین اولجہہ گیا مطلق نہ چل سکا یہہ لوگ مستفسر حال ہوئے

جہاز رو کنے کا سبب پوچہنے لگے اودہر قلعہ پر مورچہ بندی تہی جب جہاز توپ کی زد پر آیا اوس ملعون نے
شست باندہ کر نشانہ لگایا گولہ آتے ہی چہت پر لگا اوس نے کام تمام کیا جہاز کو تباہی کے گہاٹ اوتارا
بیٹہے بٹہائے دشمن نے میدان مارا جہاز کے ٹکڑے اوڑ گئے پاش پاش ہوگیا کسی کو کیسکو خبر نہ ہی
کون کدہر گیا کون جیتا رہا کون مرگیا **صبا** ہر گہڑی اک طرفہ دکہلاتا ہے رنگ + واہ کیا نیرنگ ہین افلاک
کے + ناگاہ اوسوقت سیم تن پری کا وہان گذر ہوا اوس نے جو یہہ کیفیت دیکہی ملکہ حسن **افروز** اور
قمر النسا کو کہ یہہ دونو بیہوش یکدگر ہم آغوش قریب الہلاکت عنقریب غرق ہوا چاہتے ہین اوٹہا کر اپنے تخت
پر سوار کیا اور لے اوڑی چند ساعت مین اپنے باپ کے پاس جو کوہ قاف کا شہنشاہ معظم تہا جا اوتارا
اور جلد جلد عود و قماری عنبر سارا انگیٹہیون مین سلگا کر ان دونون کی برودت اور خنکی کو دفع کیا پہر بہ کمال کے
بعد ملکہ کو ہوش آیا ایک پیر مرد باریش سفید تاج خسروی بر سر عبا سے پر زر در بر اور ایک پری نازنین
کو اپنے بالین پر موجود دیایا گہبرا کر اوٹہہ بیٹہی حیرت سے ایک ایک کا مونہہ تکنے لگی سیم تن پری نے
ملکہ کو بہت ادب سے سلام کیا اور اپنے باپ سے یہہ کلام کیا کہ حضور یہہ شاہ فارس آدم زاد کے
صاحبزادی ہین اور شہزادہ **آرام دل** پسر شاہ چین کے شہزادے ہین یہہ سنکر شاہ قاف نے
بڑی تعظیم کی ہاتہہ پر بوسہ دیا اور کہا کہ صاحبزادے زہے نصیب ہمارے کہ تمنے ہمارے غریبخانہ
کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے فردوس بریں فرمایا اور خوش طالع ہمارے کہ ہمنے تمکو دیکہا
پہر سیمتن سے کہا کہ انکو گلستان ارم مین لیجاؤ وہان کی سیر دکہاؤ ملکہ اوس سلیمان ثانی کے اخلاق دیکہکر
ششدر رہتی پری کی محبت اور خاطر داری سے متحیر تہی سیمتن پری ملکہ کو گلزار ارم مین لیگئی سبحان اللہ
عجب باغ تہا کہ اگر اوسکے ایک تختہ کی تعریف صد ہزار تختہ کاغذ پر بخط ریحان لکہون تو عقل سے دور
ہے مگر حکماؤن کا دستور ہے کہ ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ اسواسطے مشتے نمونہ از خروارے کچہہ
مختصر لکہنا ضرور ہے کہ روش پٹڑی بلور کی نہر سراسر نور کی درخت جواہرات کے جڑ مونگے کی ٹہنیان
پکہراج کے پتے زمرد کے پہل یاقوت کے اکثر درختون مین مثل خوشہ انگور لعلون کا گہا اور تاک مین
مروارید کلان بیضہ کبوتر سے دوچند ان درختون پر طیور قدرت حق کا ظہور طوطی کے زمرد کے پر
یاقوت کی منقار گفتگو مین سحر بیان لعل حقیقتاً لعل مگر خوش الحان بارہ دری عالیشان چارو طرف دیوار نیز
ہیرے کی تہی یاقوت کے اینٹین اندر پکہراج کی صحنچیان زبرجد کے دالان یہہ سب کچہہ سیر تہی مگر ملکہ
کی حالت غیر تہی جب سیمتن پری نے ملکہ حسن **افروز** کو دالان مین لیجاکر بٹہایا ملکہ نے آبدیدہ ہوکر
پوچہا کہ صاحب آپکا نام کیا ہے اور یہہ باغ ارم کسکا ہے پری نے دست بستہ عرض کی کہ لونڈی
کو سیمتن کہتے ہین اور یہہ باغ اسی کنیز کا ہے اسمین والد ماجد رہتے ہین ملکہ پری کا نام سنتے
ہی **آرام دل** کے تصور مین زار زار رونے لگی پہلے تو چپکے بیٹہی رویا کی بیقراری کو ضبط کرتی رہی

مگر جب بہت دم گہبرایا اور ہجوم غم سے کلیجہ منہ کو آیا تو ہائے شہزادہ کہکر پری کے گلے سے چمٹ گئی اور
چیخ کر رونے لگی ایسی روئی کہ غش آگیا پری نے ہاتہون پر روکا سنبہالا اوسکے بہی آنکہہ سے بے
اختیار آنسو جاری ستہے بیخودی کے عالم طاری ستہے دیر تک یہی کیفیت رہی دونون کو غش کی حالت
رہی آخر سیمتن نے اپنے حواس درست کر کے ملکہ کو لخلخہ سونگہایا بید مشک چہڑکا کچہہ افاقہ ہوا ذرا
ہوش آیا سیمتن نے تسکین کی باتون سے سمجہایا خاطر آشفتہ کو ہر چند بہلایا مگر رونا اوس سے
کیونکر چہوٹے جس سے ایسا دلبر چہوٹے پہر پری نے عرض کی کہ ذرا حضور دل کو تسکین دیجیے
تہوڑی دیر باغ کی سیر کیجیے دیکہئے مین ایک آن مین گئی اور آئی اور دو گہڑی مین آپ کے پاس شہزادہ
کو لائی یہہ کہکر سیمتن تخت پر سوار ہوئی ملکہ کو وہین روتے چہوڑا اور آپ آرام دل کی تلاش
مین فلک سیار ہوئی اب سنیئے کہ جب جہاز تباہ ہوا تہا شہزادہ ایک تختہ کے سہارے بہتا
زار زار روتا اور یہہ کہتا چلا جاتا تہا صبا ساحل دکہائی دیتا ہے مجکو نہ تباہ ہے + دریاے
عشق مین میری کشتی تباہ ہے + ملکہ حسن افروز اور صنوبر کے فراق نے شہزادہ کو مردے سے
بدتر کر دیا تفرقہ انداز چرخ کج نہاد نے مجموعۂ انبساط اور گلدستۂ نشاط کو اک آن مین ابتر کر دیا
آرام دل سوچا کہ دریا ناپیدا کنار ہے اب اس دریاے ذخار سے نکلنا بہت دشوار ہے
ہر دم اجل ہمکنار ہے مانا کہ بچے اور کسیطرح نکلے بہی تو کیا جب اپنے آرام دل اور دلبر اسطرح
دنیا سے اوٹہہ گئے اور اونہون نے ہمارے واسطے زندگی مین کیسی کیسی جفائین اوٹہائین آخر
اپنی جانین گنوائین تو پہر ہم جی کے کیا کرینگے یہہ سمجہکر مرنے پر مستعد ہوا اور یہہ شعر پڑہ کر تختہ
چہوڑ دیا رند ہوا اب رنج و غم کا عدم قافلہ + ہماری بہی دنیا سے رحلت ہوئی + ملکہ سیمتن ابہی
قریب پہونچنے نہ پائی تہی کہ اوس نے دور سے شہزادے کو ڈوبتا دیکہا گہبرا کر جہپٹی اور آتے ہی
جلدی سے باہر نکالا شہزادہ بیہوش ہوگیا تہا پری شہزادہ کو اپنے گود مین لٹا فلک سیر ہوئی یہہ
ایک جزیرے مین پہونچکر تخت اوتارا اور شہزادے کو ہوش مین لائی آرام دل نے جو آنکہہ
کہولی پری نے جہک کر مجرا کیا اور کہا فرمایئے کیا وعدہ تہا خوب اپنے قول پر ثابت رہے
کہیے اب آپ کی کیا سزا اور جنکے آپ عاشق تہے کہیے وہ کہان ہین جنکے آپ دیوانے تہے
بتایئے کدہر وہ پریان ہین شہزادہ نے متحیر ہوکر پری کو دیکہا اور کہا نہ ہم کسی کے عاشق تہے
نہ کوئی ہمارا شیدا تہا خدا جانے یہہ کیا تہا اور کیا ہوا یہہ کلام بیخودی اور یاس کا پری کے
دلمین تیر سا لگا بے اختیار آنسو نکل پڑے پہر ذرا نہ توقف کیا اوسیدم تخت پر بٹہا لے اوڑی
اور باغ ارم مین داخل ہوئی ملکہ حسن افروز شہزادے کے آنے کی امیدوار نہایت مضطر
و بیقرار زار زار رو رہی تہی کہ شہزادہ پہونچا بیخود ہوکر ہم آغوش ہوئی ایسی روئی کہ بیہوش ہوئی

آرام دل پہلے تو وحشیون کیطرح دیکھا کیا جب بوے پیرہن یار مشام جان تک پہونچی جنون کا نشہ
ہرن ہوا پہر تو دونو خوب روئے اور مسرور ہوئے رنج و آلام مفارقت بعنایت جامع المتفرقین دور
ہوئے دونون نے پری کا بہت سا شکر ادا کیا پہر شہزادہ سمتین کے باپ کی ملاقات کو گیا اوسنے
شہزادی کو آتے دیکہا سرو قد تعظیم کو اوٹہا شہزادہ قدمبوس ہوا اوس نے سر اوٹہایا معانقہ کیا اور تخت
پر اپنے برابر بٹہایا شہزادی نے عرض کی کہ مجہے خلعت دامادی سے سرفراز کیجیے اور اپنی فرزندی
مین لیجیے اوس نے بدل و جان اس امر کو قبول کیا مگر کچہہ جواب ندیا کہتے ہین کہ پرستان مین سواے
عقد کے اور کوئی دستور نہین ہے پس فقط بادشاہ اوسی دم خطبۂ نکاح پڑہا اور سمتین پری کو بلا کے
اوسکا ہاتہہ شاہزادی کے ہاتہہ مین دیا اور دونون کو رخصت کیا شہزادہ مع سمتین گلزار ارم مین ملکہ
حسن افروز کے پاس آیا اور سمتین پری سے فرمایا کہ افسوس ہماری قمچی دریا مین حضرت خواجہ خضر
کے نذر ہوئی ملکہ نے کہا سبحان اللہ موئی قمچی کا تو خیال آیا مگر صنوبر کو ذرا یاد نہ فرمایا کہ وہ بیچاری
کدہر گئی جیتی ہے یا مر گئی سمتین پری نے سفید دیو سے کہا کہ تو ابہی جا اور صنوبر کی خبر لا دیو تو
صنوبر کی تلاش مین تیز پر ہوا سمتین پری نے قمچی شہزادی کو حوالے کی اور کہا جسوقت جہاز تباہ
ہوا تہا مین نے یہہ قمچی اوٹہا لی تہی یہہ باتین ہو رہی تہین کہ سفید دیو آیا اور یہہ خبر لایا کہ ملکہ صنوبر شہزادہ
سیاہ فام کی قید مین گرفتار ہے شدت سے علیل ہے جان سے بیزار ہے یہہ سنتے ہی
آرام دل نے چلنے کا ارادہ کیا سمتین پری کو پوشاک شاہانہ پنہائی اوس نے سب اپنا لباس اوتارا
شہزادیون کا زیور زیب بدن کیا عزیزون کا اپنے اوپر التزام رکہا مگر دوست کی خوشی سے کام رکہا
پہر شہزادہ تخت پر سوار ہوا ملکہ اور سمتین کو برابر بٹہایا پریزادون نے تخت اوڑایا تہوڑے عرصہ
مین وہ تخت شہزادہ سیاہ فام کے خوابگاہ مین جا اوترا شہزادہ تنہا اندر گیا دیکہا کہ دالان کے
پردے گرے ہوئے ہین اندر شمعین روشن ہین صنوبر پری بیکس لب جان با چشم گریان مضطر
و بیقرار ہاتہہ مین کٹار مرنے پر آمادہ ہجر یار مین دلدادہ زندگی سے سر دست دست بردار شہزادہ
سیاہ فام چہپر کہٹ مین لیٹا ہوا صنوبر کو منت اور عاجزی سے اپنے پاس بلاتا ہے کبہی دہمکاتا
ہے ڈراتا ہے آرام دل نے جو یہہ حال دیکہا تن بدن مین آگ لگ گئی جاتے ہی اوسی
قمچی سے اوس ناپاک کی مشکین باندہ لین اور گہسیٹتا ہوا باہر لایا پہر ایک پریزاد کے سپرد کر
آپ مع ملکہ حسن افروز اور سمتین صنوبر کے پاس آیا وہ اس حال کو بچشم خود نگران تہی بشدت
حیران تہی دل مین کہتی تہی کہ شاید غیب سے کوئی فرشتہ آیا جس نے اس بدذات کو گرفتار
کیا اور مجہے اسکے فریب سے بچایا اسی تصور مین تہی کہ آرام دل مع ملکہ حسن افروز و سمتین
نمودار ہوا دیکہتے ہی صنوبر کا جی بیقرار ہوا دوڑ کر شہزادی سے لپٹ گئی دیر تک رویا کی منہ

آنسوؤن سے دہویا کی شہزادہ بہی بیقرار رہا برابر اشکبار رہا پہر صنوبر ملکہ کے گلے لگ کر رونے لگی ملکہ بہی بلک کر رونے لگی آخر سیمتن نے منہ پر سے رومال سرکا با ہر ایک کو سمجہایا پہر سب عاشق و معشوق مل کے بیٹہے غبار سب کے دہل گئے بیٹہے سب نے اپنے اپنے دکہڑے روئے دفتر حدیث دل آنسوؤن سے دہوئے صنوبر نے جب سیمتن کی جانفشانی سنی اوسپر ہزار جان و دل قربان ہوئی تہوڑی دیر ادہر اودہر کا چرچا رہا پہر شہزادہ مع تینون شہزادیون اور قمر الناس کے تخت پر سوار ہوا اوس ملعون کو تخت کا پایہ سے باندہا کسی کو خبر نہوئی اور یہہ ملک ختا ندیس کیطرف فلک سیار ہوا ✤

پہونچنا شہزادۂ آرام دل کا ملک چین مین کیفیت سواری پہر ملازمت والدین اور جشن کی طیاری

لکہا خوب قصہ بامداد رب　　مقاصد میری دل کی بر آئی سب
ہوا چاہتا ہی یہہ قصہ تمام　　پلا ساقیا آخری ایک جام
مگر اب سبہون کو ملاؤن شتاب　　اسی بات پر ختم کر دون کتاب

محرران دفتر خوش بیانی و سطے کنندہ گان ملک معانی لکہتے ہین کہ لشکر سلطانی لب دریا جہاز کے آنے کا منتظر تہا افسران فوج و جان نثاران شہزادۂ والا تبار اور محمود وفادار سب رفقا بسبب توقف کے پریشان خاطر تہے ہمہ دم شہزادے کی تشریف آوری کے منتظر تہے ایک شب بہر رات رہے رونددے کے سپاہیون کو معلوم ہوا کہ ایک تخت دفعتاً آسمان پر سے روبزمین ہوا اور سرا پردۂ شاہی مین جا گزین ہوا محمود کو خبر ہوئی فوراً خیمۂ سلطانی مین آیا دیکہا کہ شہزادۂ بلند اقبال سلیمان ثانی تینون پریون کے بیچ مین مسند پر رونق افروز ہے بائین طرف سیمتن اور صنوبر دہنے طرف ملکہ حسن افروز ہے تخت طاؤس روبرو موجود ہے پریزاد دست بستہ حاضر ہین خواصون اور مغلانیون کا ہجوم ہے شہزادے کے آنے کی تمام لشکر مین دہوم ہے الغرض شہزادے نے اپنی داستان حیرت بیان سب لوگون کو سنائی اور اوس شہزادہ سیاہ فام بد بخت نافرجام کی صورت دکہائی یہہ حکم دیا کہ کل تمام لشکر مین اسکو تشہیر کرکے قرار واقعی سزا دینگے اپنا بدلہ لینگے پہر شہزادے نے پریزادون کو مع تخت طاؤس کوہ قاف کیطرف روانہ کیا رات تو باتون مین بسر ہوگئی بیٹہے بیٹہے سحر ہوگئی صبحدم شہزادے نے باہر جلوس فرمایا افسران فوج ملازمت سے مشرف ہوئے نذرین گذرین چہوٹا بڑا پہولون نہ سمایا پہر شہزادے نے لب دریا سبکو سیر دیکہنے کا حکم دیا اور شہزادہ سیاہ فام کو طلب کیا داروغہ محبس لیکر حاضر ہوا شہزادے نے پہلے اوسکے ہاتہہ قلم کرائے پہر ناک کٹوائی اور اوسکے سامنے چیل کوؤن کو ٹکوائے پہر حکم دیا کہ اسے دریا مین ڈبو دو دین و دنیا سے کہو دو یہہ حکم سنکر حلال خور نے اوس حرام خور کو دریا مین ڈالا دل کا ارمان نکالا وہ ڈوبنے لگا وہ ناپاک رونے لگا مگر کب چہوڑتا تہا ہر چند ماہی بے آب کیطرح تڑپا

لیکن وہ منج دھار مین سے لے گیا اور تہ پر بٹھا دیا جب وہ ملعون اپنی سزا کو پہونچا آرام دل خیمہ فردوس منزل
مین آیا اوس روز وہان اور مقام فرمایا صبحدم ملک چین کیطرف کوچ کا حکم دیا آدہی رات رہے سے
خیمہ ڈیرہ لدنے لگا کوچ کا سامان شروع ہوا جب آفتاب قریب طلوع ہوا آرام دل عماری دار
ہاتہی پر سوار ہوا ملکہ حسن افروز پری پیکر اور صنوبر او رستمین رشک قمر جدا جدا تینون ہاتہیون پر پردہ دار
عماریون مین سوار پیش و پس چپ و راست فوج ہزار در ہزار آگے شہزادہ آرام دل پیچہے برابر وہ
تینون حور شمائل مگر محمود کے اشارے سے فیلبان ملکہ حسن افروز کا ہاتہی ذرا بڑہائے ہوئے غرض اسیطرح
خوش و خورم سوے وطن منزلین طے کرتے چلے جب در شہر پناہ ایک منزل باقی رہا آرام دل
نے کئی ہزار ہرکارے واسطے اطلاع کے بادشاہ کے حضور مین روانہ کیے شہر مین جو ایک
غول اجنبی ہرکارون کا نظر آیا ہر ایک گہبرایا کسی نے ڈرتے ڈرتے پوچہا کیون بہائی کہان سے
آتے ہو اونہون نے جواب دیا کہ حضرت ظل سبحانی خلیفہ الرحمانی جہان پناہ شہزادہ آرام دل بادشاہزادے
تمہارے آج اس شہر مین داخل ہونگے نامرادون کے مقاصد دلی حاصل ہونگے یہہ
سنتے ہی لوگ مارے خوشی کے پہول گئے سب کاروبار بہول گئے لوگون کو گویا عید ہوئی جلدی
جلدی ہر ایک نے کپڑے بدلے عطر لگایا کوئی ہاتہی پر سوار ہوا کسی نے گہوڑا کسوایا کسی نے کہا
میرا تامجان نکالو کسی نے کہا کہ سب سپاہیون کو ساتہہ چلنے کے لیے بلالو کوئی بولا میان
جلد جاؤ رتہہ کسوا کے لاؤ کسی نے کہا جلد فنس منگواؤ شہدون مین غل ہوا کسی نے پکارا
ابے لیا لیک کے آ کوئی جوا کہیلتے کہیلتے اوٹہا اور جہوم کر کہتا ہوا چلا کہ اے اوگلامی تیرے
پیر کو یون تون کر دن دیکہہ میرا شہزادہ آیا آج اٹہارہ گنڈے لاتا ہون الغرض ایک عالم امڈا ہر ایک شہزادہ
کے شوق دیدار مین چلا وزیر اعظم شہزادہ عالم کے استقبال کے واسطے بڑے کرّ و فر سے
روانہ ہوا آرام دل کی فوج اسقدر تہی کہ سواری تو پانچ کوس پر تہی اور نشان کا ہاتہی شہر کے اندر
داخل ہوا ادہر سے شہر کی خلقت امڈی اودہر سے سواری آئی اللہ اکبر وہ ہجوم و اژدہام آدمیون کی
شور و غل سے وہ دہوم دہام کہ خلقت ایک جگہہ پہرون اڑی رہتی تہی سواری دو دو گہڑی کہڑی
رہتی تہی الحاصل سواری کے آنے کی صبح خبر پہونچی تہی مگر شہزادہ عالم دو گہڑی دن رہے شہر مین
داخل ہوئے خلقت دو راستہ صف باندہ کر سلام کرتی تہی آرام دل سلام کا جواب اشارے
سے دیتا تہا جب زیادہ گہبراتا تہا تو ہاتہہ اوٹہا لیتا تہا سلام کے جواب پر لوگون مین ردّ و بدل ہوتی
تہی ایک کہتا تہا نہین یہہ میرے سلام کا جواب ہے وہ جواب دیتا تہا کہ میان تمہاری طرف تو
دیکہا بہی نہین غرض اسی پر ہل چل ہوتی تہی پچہلے ہاتہی پر چوبدار روپے اور اشرفیون کی کہچڑی
تقسیم کرتا آتا تہا شہدون نے کسی سے اوسکا نام پوچہہ لیا پہر تو وہ گالیان سنائین ایسی دہجیان

اوڑائین کہ اوسکا ناک مین دم کر دیا ہنسا تے ہنسا تے لوگون کو بسمل کر دیا کسی نے ہاتہی کا لینڈ پہینک مارا
کسی نے گالی دیکر پکارا کسی نے کیچڑ پہینکی کسی نے لکڑی بڑہا کے پگڑی اوچہال دی کوئی بولا ابے
اوکرم ٹکس تجہے علی کی مار کوئی چہرہ ادہر تو پہینک کسی نے کہا اوبڈّ ہے تجہے خدا کی سنوار دیکہہ
ہے ہم دعا دیتے ہین ذرا ادہر تو دیکہہ کسی نے کہا ابے او کرم ٹکس ہمارا سجادہ تو بڑا سکہی داتا
ہے مگر معلوم ہوا کہ سجادی کنجوس مکّہی چوس ہے ابے بدر کے گہوڑے تو بہی اوسی کا نوکر
معلوم ہوتا ہے جب وہ بیچارا مٹہیان بہر بہر کر پہینکتا تو شہدے کہتے ہان بہتے ہان سب نے پہینکے
جا واہ بڑا کیا کہتا ہے ابے تو تو بوجہتا ہے تجہے الّو کا پٹہا کون کہتا ہے غرض لیتے جاتے
تہے اور گالیان دیتے جاتے تہے کہین ایک بیچارہ مسافر کہڑا سواری کی سیر دیکہہ رہا تہا اتفاقاً
ایک اشرفی اوسکے آگے آپڑی اوس نے اوٹہالی دو چار شہدے لپکے ایک نے ہاتہہ
پکڑ کے کہا کہ لا ابے جبرو وہ لا اگر دے دیگا تو اوڑان چہلے کی قسم ایک چپّا دونگا جب اوس نے
انکار کیا تو ایک نے کہا ابے اسکو چپر غٹّو بنا ڈال دوسرے نے کہا یہہ اسطرح باج نہین آئیگا
اسے گنڑہتا دیکر اوچہال غرض چہین جہپٹ کے اوس غریب سے وہ اشرفی چہین لی وہ جو رونے
لگا تو ایک شہدے نے کہا نجلّہ ابہی جہڑ جاے جو بت کلہ پڑو دون چل ہٹ بے بیرے
ہٹ مین تیرے پیر کو کہو دون قصہ مختصر جب سواری دیوان خاص مین داخل ہوئی بادشاہ تخت پر
جلوس فرما چکے تہے اور منتظر تہے کہ شہزادہ یہان تک آئے تو گلے لگا کے تخت پر بٹہائے
مگر کب رہا جاتا تہا جو ہین دیوان خاص تک آنے کا حال سنا محبت پدری نے جوش کہایا بیتاب
ہوگئے ذرا قرار نہ آیا گہبرا کر دوڑے شہزادہ کا ہاتہی بیٹہا ہوا تہا وزیر اعظم سیڑہی پکڑے ہوئے
شہزادی کو اوتار رہے تہے کہ آرام دل نے باپ کو بیقرار آتے دیکہا گہبرا کر زینہ پر سے کود پڑا
اور دوڑ کر باپ کا قدمبوس ہوا اور روکے پشت پا سے انکہین ملنے لگا ایسا رویا کہ ہچکی بندہ گئی
بادشاہ فرزند کو آغوش مین دبائے اوسکی پیٹہہ پر منہ رکہے ہوئے لب چبا چبا کے ضبط سے
روتے تہے ریش مبارک آنسوؤن سے بہگوتے تہے اور کہتے تہے کہ بابا گہر کو بیچراغ خاک سیاہ
کر گئے تہے ہمین دین و دنیا سے تباہ کر گئے تہے بادشاہ جب یہہ بیان فرماتے تہے لوگون
کے کلیجے پہٹے جاتے تہے ملکہ حسن افروز اور صنوبر اور ستمین یہہ بہی اپنے اپنے ہاتہیون پر
عماری کے چلونون مین سے دیکہکر افسوس کر رہین تہین اپنے اپنے والدین کو یاد کر کے ٹہنڈہی
ٹہنڈہی سانس بہر رہین تہین غرض دیر تک یہی کیفیت رہی سبہون کو لبنت رقت رہی آخر بادشاہ
نے سمجہا کر آرام دل کو محل مین بہیجا دروازہ پر ایک ہجوم تہا سب عزیز و اقربا خواصین مغلانیان نوکر
چاکر شہزادے کے آنے کے منتظر تہے بیگم صاحبہ اپنے فرزند کے شوق دیدار مین دروازہ کے

باہر نکلی جاتی تہین لوگ رو گئے تہے مگر باز نہین آتی تہین آرام دل اوسی بیقراری مین آتے ہی مان کے قدمون پر گر پڑا اوس نے اپنے آرام دل کو کلیجہ سے لگایا اور ایسی اشکبار ہوئی کہ فوراً غش آیا لوگ زار زار روتے تہے کسیکو کسی کی خبر نہ تہی سب بیقرار ہو رہے تہے آخر پادشاہ نے آکر سبکو تسلی دی اور رونے سے منع فرمایا بیگم صاحبہ کو بہی ہوش آیا سواریان اوترین ملکہ حسن افروز اور صنوبر اور سمتن پری تینون نے سر سے کوشر ماکر تسلیم کی ساس کی بڑی تعظیم کی پادشاہ نے بہوؤن پر سے بہت سا زر و جواہر نثار کیا بیگم صاحبہ نے سبکو گلے لگا کر خوب پیار کیا لوگون نے شہزادیون کو گہیر لیا اونکی دیدار سے اپنا دل سیر کیا رونمائی مین جواہرات اور اشرفیان اسقدر آئین کہ شہزادیون کے آگے ڈہیر لگ گیے پادشاہ نے جدا جدا تینون بہوؤن کو تین محل عنایت کیے اور سب کے کارخانے الگ الگ مقرر کر دیے ملکہ حسن افروز کے واسطے زمرد محل آراستہ ہوا صنوبر کے لیے شیش محل سجا گیا موتی محل مین سمتن کے واسطے خواصین اور پیشخدمتین مقرر ہوئین پہر از سر نو کارخانہ درست ہوا غرض اوس رات تمام شہر مین فرط سرور سے کیفیت شب برات رہی گہر گہر ناچ رنگ ہر محلہ مین جشن شبہائے آلام گذشتہ کی مکافات رہی صبحدم پادشاہ نے آرام دل کو تخت پر بٹہایا آپ سلطنت سے دست بردار ہوے گوشہ عافیت پسند فرمایا شہزادہ آرام دل شہنشاہ گیتی ستان ہوا جہان پناہ وہ ماہ تابان ہوا وزرا امرا نے پایہ تخت کو بوسہ دیا اور نذرین پیش کین شہزادہ جوان بخت بلند اقبال نے ہر ایک کو علی قدر مراتب خلعت گران بہا سے سرفراز فرمایا اور محمود وفادار کو اپنی مصاحبت مین ممتاز فرمایا پہر شاہ آرام دل دربار برخاست کر کے محل مین داخل ہوا اوسی روز سے یہہ معمول رکہا کہ ایک شب ملکہ حسن افروز اور ایک رات صنوبر پری پیکر کے پاس جشن کرتا اور ایک شب سمتن پری کے محل مین رہتا تینون شہزادیون مین وہ محبت ہوئی کہ ایک دوسری کی عاشق تہی ایک کی محبت دوسری کی الفت پر فائق تہی آرام دل نے شہزادیون کے مشورہ سے شمس الدین اپنے وزیرزادہ کے ساتہہ بڑی دہوم سے قمر النسا کی شادی کی ان دونون کی بہی خانہ آبادی کی پہر مدام باعیش و نشاط و فرحت و انبساط سب عاشق و معشوق ملکر رہنے لگے فلک کجرفتار سے یہہ کسکو امید تہی مگر شکر ہے کہ خدا نے یہہ دن دکہایا بچہڑون کو ملایا جسطرح ان سب کے مقاصد دلی حاصل ہوئے اوسیطرح اللہ تعالی تمام عالم کے مطالب برلائے اور سب کے صدقے مین مصنف کی بہی دل کی مراد دے آمین

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاتمہ مین مختصر احوال مصنف کتاب کا پہر تذکرہ چند بزرگان و احباب کا اور وجہ تصنیف داستان پہر ایک نئے جلسہ کا بیان فقط

بعد حمد و صلواۃ کے فقیر سید فخر الدین حسین سخن مصنف کتاب خدمت مین ارباب دانش
اور اصحاب بینش کے عرض رسا ہے کہ یہہ غریب الوطن دہلوی مولد اور لکھنوی مسکن ہے ایام طفولیت
سے تا سن شعور اوسی شہر مردم خیز مین رہا اور اب آوارہ وطن ہی میر تقی دہلی جو ایک شہر تہا رشک
نعیم خلد تہی جمیع عمدہ لوگ وہان ہر دیار کے اوسکو فلک نے مار کے تاراج کر دیا ہم رہنے والے
ہین اوسی اوجڑے دیار کے حضرت جناب تقدس مآب گردون رکاب سر دفتر محققان سخن افسر
شاعران زمن نجم الدولہ دبیر الملک نواب اسد اللہ خان بہادر سہراب جنگ عرف مرزا نوشہ
تخلص غالب اعلی اللہ درجتہ و تعالی اللہ تعالے شانہ جو جابہ فاسد محرر داستان ہین سرآمد شاعران
حال و گذشتگان ہین عرصہ دراز تک کمترین کو معظم الیہ سے درس و تدریس مین استفادہ رہا تحریر
نظم و نثر پارسی اور اردو کی مزاولت پر دل آمادہ رہا سبحان اللہ حضرت غالب مدظلہ العالی امام شعرائے
ذی کمال اور پیشوائے نثاران صاحب دانش و شعور ہین قبلہ ارباب دیوان ہین ہم کیا کہین وہ تو
ہند سے شیراز تک بلکہ دور دور آفتاب سے زیادہ مشہور ہین شاعر بہت سے گذر گئے
حضرت کی ہمعصر ہمسری کا دعوی کر کے لکتے لکتے مر گئے مگر آج تک کوئی آپ سے بہتر نہوا
بہتر تو کیا کہ کوئی آپ کے برابر نہوا منصف مزاج آپکا کلام دیکھے اور غور فرمائے طبع عالی دقت
پسند اور مائل بندش معانی بلند ہے اگر سمجھے تو لطف اوٹہائے دیوان اردو جب تصنیف فرمایا معنی
رس اور سخندان لوگون نے ایک ایک شعر مین سو سو طرح کا مزا پایا لیکن بعضے شاعر جو بڑے
مشاق تہے اپنے فن مین طاق شہرہ آفاق تہے اکثر اشعار نہ سمجہے اور ہر ایک مصرعہ پر اوبجہے یہان
تک کہ اضلاع اور امصار سے خطوط آنے لگے لوگ نواب صاحب کی خدمت مین مطلب دریافت
کرنے جانے لگے آسان اشعار کہنے کی فرمایش ہوئی دوسرا دیوان مرتب کرنے کی خواہش
ہوئی آپنے اوس دیوان کو دریا برد کیا اور دوسرا دیوان موافق فہم ابنائے روزگار کے ترتیب
دیا پہر یہہ رباعی لکہکر لوگون کو سنادی اور دیوان کے آخر مین لگادی غالب مدظلہ مشکل ہے
زبس کلام میرا اے دل + سن سن کے اوسے سخنوران کامل + آسان کہنے کی کرتے ہین
فرمایش + گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل + تواریخ مہر نیم روز اور ماہ نیم ماہ حسب الحکم شاہ ثریا
جاہ از آغاز پیدائش حضرت آدم علیہ السلام تا زمان صاحبقران ثانی امیر تیمور گورکانی اور دوسری جلد
مین وہان سے عہد بہادر شاہ ثانی تک ایک مہینے کے عرصہ مین اس فصاحت اور بلاغت کے
ساتھہ لکھی کہ سب اوستادون نے آپ کے آگے قلم رکہدیا پہر لکہنے کا نام نہ لیا مورخین سلف
کی کتابین ردی ہوگئین اتنی بڑی تاریخ کو دو جلدون مین اور دو جلدون کو اٹہارہ جز مین تمام کیا
دریا کو کوزے مین بہرا واقعی عجب کام کیا انشای پنج آہنگ کو کہ جسمین صدہا مکتوب ہین

سخن فہم کو مرغوب ہین تین روز مین تصنیف کیا **مثنوی یاد مخالف** جو کلکتہ مین رقم فرمائی اوسے ایک دن میز تالیف کیا دستنبو کتاب کی بے آمیزش لفظ عربی بالکل عبارت سے ہے جسمین مختصر مذکور حالات زمانہ غدر اور کچہہ اپنی سرگذشت سے ہے جو شخص آپ سے کے احوال دریافت کرنیکا شائق ہے وہ دستنبو دیکہے یہ کتاب اوسکے دیکہنے سے کے لائق ہے الغرض مین رنجور دوراز سرور جب تک دہلی مین رہا زندگی کا لطف اوٹہاتا رہا حضرت ممدوح سے کے فیضان صحبت سے ثمر نیک پاتا رہا جب حضرت والد ماجد مدظلال جلالہ کی زیارت اور قدمبوسی کا اشتیاق ہوا پہر تو شاہجہان آباد مین رہنا شاق ہوا ۱۲۶۹ھ ہجری مین بلدہ لکہنؤ مین آیا قیصر باغ کا میلہ دیکہا شہر کی سیر کی چند سے جی بہلایا حضرت قدر قدرت قضا شوکت فلک مرتبت ذوالمجد والکرم مقدس و محترم قبلہ و کعبہ دو جہان ممدوح برنا و پیر جناب خواجہ محمد بشیر صاحب مدظلہ جو زمانۂ واجد علی شاہ مین مہتمم فوجداری کل ممالک محروسہ ملک اودہ سے کے تہے عموئی فقیر ہین لکہنؤ میز سب اہل نظر جانتے ہین اصحاب بینش پہچانتے ہین کہ خواجہ صاحب عالی خاندان ذیجاہ و مرتبت صاحب علم و حلم فارسی دان یکتا و بے نظیر ہین اونکے پاس رہا بعد عرصہ سے کے حضرت جناب گردون رکاب قدوۂ خاندان مصطفوی زبدۂ دودمان مرتضوی کریم ابن الکریم جناب پہوپہا صاحب قبلہ و کعبہ مرزا محمد ابراہیم صاحب خلف الصدق حضرت جناب مرزا محمد صدیق صاحب بہادر صدر امین اعلی ضلع سارن مدظلال جلالہم کہ سید سندی ہین عالی خاندان مشہور نزدیک و دور ہین اجداد امجاد اور نیاکان سے کے وقت سے بوجہہ عطاے خطاب شاہی بلقب میرزائی مشہور ہین لکہنؤ سی قصبۂ آرہ ضلع شاہ آباد مین تشریف لائے میری شادی کرنیکا قصد مصمم تہا اپنی فرزندی مین لینے کا ارادہ مستحکم تہا اسلیے راقم الحروف کو بہی اپنے ہمراہ لائے یہان حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مقبول بارگاہ رب العلا مصدر عز و اعتلا مرجع الانام منبع الاکرام واقف اسرار خفی و جلی حضرت جناب مخدوم شاہ سید امداد علی صاحب کی ملازمت حاصل ہوئی جناب قبلہ و کعبہ دو جہان جد امجد نا حضرت ابو القاسم خواجہ نظام الدین احمد عرف فقیر صاحب برّد اللہ مضجعہ و نور اللہ مرقدہٗ حضرت موصوف سے کمال محبت رکہتے تہے حقیقی بہائی سے زیادہ الفت رکہتے تہے اور جناب کریم و مکرم مطاع عالم عقدہ کشاے سلسلہ کار بستگان دستگیر درماندگان و پاشکستگان مصدر جود و سخا معدن لطف و عطا جگر بند علی جناب مولوی سید فرزند علی صاحب عم نوالہٗ کی ملازمت سے بہی شرف اندوز ہوا ذات گرامی صفات اونکی بہی اس زمانہ مین غنیمت ہے مین اونکے اخلاق اور شان و رحم و کرم پر جان و دل سے نثار ہون اونکو بہی میرے ساتہہ قلبی محبت ہے مگر جناب مستغنی الالقاب مخدومی مکرمی مولوی **سید باقر علی** صاحب جنکو ہمارے حضرت ہادی پیر و مرشد مدظلال جلالہٗ کے حضور سے ملک الشعرا کا خطاب ہے واقعی ایک ایک شعر اونکا فرد ہے کلام مین انتہا کی شوخی اور درد ہے دیوان منتخب ہے لاجواب ہے

فضل خدا سے ہمت مردانہ رکہتے ہین وہ کمترین سے محبت برادرانہ رکہتے ہین کمال عنایت فرماتے ہین غریب خانہ پر اکثر تشریف لاتے ہین مجہے عرصہ سے شغل وکالت ہے روزمرہ دربار جانے کا اتفاق ہوتا ہے کبہی جو عدم فرصت کے سبب سے ملاقات مین عرصہ ہو جاتا ہے تو دل بیقرار کو چین نہین آتا ہے مولوی صاحب ممدوح بہی بیچین ہو جاتے ہین آدمی بہیجتے ہین خود کرم فرماتے ہین اور ایک ہمارے شفیق مربی دفیع اور خلیق سخنور بے عدیل ونظیر سرگروہ انجمن نکتہ دان عالی وقار مولوی **محمد نور الحسن** صاحب کہ اونکے اخلاق مسعود اور اوصاف محمود اگر لکہون تو ایک دوسری کتاب تصنیف ہو مگر پہر بہی جیسا جی چاہتا ہے اوسقدر نہ تعریف ہو وہ بہی اس ضلع مین زمیندار کلان اور وکیل ہین خدا کے فضل سے با اقتدار صاحب عہدۂ جلیل ہین اللہ تعالی ان بزرگوارون کو شاد رکہے دشمنون کو اونکے ناشاد اور دوستون کو آباد رکہے

ع این دعا از من واز خلق خدا آمین باد

اور وجہ تصنیف اس داستان کی یہہ ہے کہ فقیر مدام دلشاد غم دنیا سے آزاد رہتا تہا ایک روز یہہ خیال آیا کہ فضل خدا سے اب ذی شعور ہوئے سن تمیز پایا بقای نام ونشان کی فکر کرنی ضرور ہے فرصت کو غنیمت سمجہنا کار ہر ذی شعور ہے بس آخر یہی بات ذہن مین آئی کہ بہترین یادگار اس دہر ناپایدار مین تالیف اور تصنیف ہے اسی سے لوگون کا جہان مین نام ہے اونکی تعریف ہے **مصنف** سخن سخن سا نہین اور کوئی خلف الصدق ✢ کہ تا بہ حشر جسے نام باپ کا رکہے ✢ بقاے نام کی صورت نہین ہے اسکے سوا ✢ یہہ وہ نگینہ ہے جو نام کو جلا رکہے ✢ بغیر جہد مصنف ہر ایک کے آگے ✢ مثال نکہت گل آپ کو سدا رکہے ✢ غرض سخن سے زیادہ نہین ہے چیز کوئی ✢ سدا زمانہ مین قائم اسے خدا رکہے ✢ اور قطع نظر اسکے اپنا دل بہی لذت گیر چاشنی محبت ہے عاشقانہ مضمون سے طبیعی الفت ہے کچہہ اندنون طبیعت زیادہ تر مائل ووارفتہ ہے ہر چند دل عشق منزل لڑکپن سے انہین باتون کا خوگرفتہ ہے **فقرہ** طفلی مین بہی ہٹ کرتے تہے ہم اور طرح کی ✢ بہلاتی تہی دایہ تو گل داغ جگر سے ✢ الغرض اسی تردد طبیعت کی واشد مین عرصہ گذرا آخر نہ رہ سکا دل نے اظہار حسن وعشق مین تڑی کدکی اور معشوق نے بہی اپنے عاشق پر اس امر مین تاکید از حد کی ناچار قصۂ شاہزادۂ **آرام دل** اور ملکہ **حسن افروز** کا اپنی طبیعت کے زور سے قلمبند کیا طالب اور مطلوب دونون کو خورسند کیا جب یہہ قصہ تمام ہوا **سروش سخن** اسکا نام ہوا اس نام مین یہہ خوبی ہے کہ ہم نام وہم تاریخ مگر ترکیب مین اسکے اضافت مقلوبی ہے

تاریخ تصنیف از مصنف

سنکے ہماری داستان کہنے لگے یہہ نکتہ دان ✢ عشق کا خوب ہے بیان قصہ بہی یہہ عجیب ہے
لکہنے کو سال ای **سخن** فکر جو دل مین کی ذرا ✢ ہاتف غیب نے کہا **نغمۂ عندلیب** ہے

تاریخ طبع از مصنف

چون بتائید خدا انجام یافت
قصهٔ دلچسپ و مرغوب بیان
سال طبعش ای سخن تقت ہا گفت
داستان عشق چون کردم رقم
طبعش زیبا و دلکش داستان
سنہ ۱۲۸۱ ہجری
ہدیہ آوردم بپیش دوستان

بیان جلسہ

ایک جلسہ ہمارے دوستون کا جو موسوم بہ **انجمن احباب** ہے باتفاق یاران جلسہ وہ ایجاد ہوا حقیقت
مین لاجواب ہے ایک دستور العمل حاوی سب کاروبار ضروری بلکہ جملہ امور دینی و دنیوی طیار ہے سب
احباب کا اوسی پر دار و مدار ہے زبان نہایت فصیح صاحبان جلسہ کی ایجاد سب زبانون سے جدا ہے
اوسمین ہر ایک کو خوب مشاقی حاصل ہے صرف کتابت انگریزی نہین مگر مثل انگریزی خوش نما ہے
اس جلسہ کے واسطے خاص ایک مکان رفیع الشان مع اسباب ضروری و سامان عیش و نشاط سجا ہوا
ہے ہر طرح مرتب ہے ہر چیز وہان مہیّا ہے روزمرّہ اوس مکان مین سب احباب کی نشست
ہوتی ہے دوست آشنا آتے ہین قرینے سے بیٹھتے ہین بیچوان پیتے ہین گلوریان نفیس کہاتے
ہین کیفیت ہوتی ہے ہر مہینے کی اونتیسوین ۲۹ تاریخ ایک جلسہ کلان ہوتا ہے میلہ کا لطف ہوتا
ہے موجود ہر پیر و جوان ہوتا ہے رنج و الم سب سے دور ہوتا ہے تعظیم اور تواضع ہر فرد بشر
کی مدنظر رہتی ہے ہر ایک کا دل مسرور رہتا ہے اوس روز پچیس روپیہ کے ٹکے فقرا اور
مساکین کو للہ تقسیم ہوتے ہین اون لڑکون کو اکثر دئے جاتے ہین جو یتیم ہوتے ہین چنانچہ
یہہ اونتیسوین کا جلسہ ہمارا مشہور ہے دوکاندار مکان کے دروازہ پر دوکانین لگاتے ہین
لوگ دور دور سے سیر دیکہنے کو آتے ہین شاہدان گلعذار اور مہوشان پری رخسار کی کثرت سے
وہ مکان پرستان ہوتا ہے وہان کی زیب و زینت اور روشنی کی کیفیت دیکہکر راہ چلتون کو
شادی کی محفل کا گمان ہوتا ہے تمام شہر کی طوائف نامی مجرے کے واسطے طلب کی جاتی ہین
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خود چلی آتی ہین سب احباب ایک طرح کی پوشاک پہنکر بیٹھتے ہین از سر تا پا بلا فرق
سب کی ایک وضع ہوتی ہے فرط محبت سے باہم کچہہ عجب ڈہنگ ہین کہ دوئی کا نام نہین سب
آشنا یک رنگ ہین اوس بزم مین پہلے غزلخوانی کا چرچا ہوتا ہے بعد اوسکے رقص و سرود
کی محفل آراستہ ہوتی ہے صبح تک عجب لطف کا جلسہ ہوتا ہے سب احباب فضل الہی سے
ملازم سرکار دولتدار ہین عہدہ ہاے جلیل پر مقرر ہین بہت ہوشیار کارگذار ہین جملہ اشخاص
اکثر علوم اور فنون مین استعداد کامل رکہتے ہین طاق ہین ہمہ دان سب شاعر نامآور ہین۔

شعر گوئی مین مشاق ہین یادش بخیر جناب **سید محمد افضل صاحب خضر** تخلص جو عدالت دیوانی ضلع
شاہ آباد مین امین درجہ اول کے ہین عالی خاندان نیک ذات خجستہ صفات بے تکلف انتہا کے ذہین
اور فطین با مذاق لطیفہ گو حاضر جواب ہین دوستون مین ہمارے انتخاب ہین **سید فرزند احمد** صاحب
صفیر بلگرامی جو صاحب دیوان ہین تحریر اونکی چست روزمرہ درست نہایت خوش بیان ہین ہر شہر و
دیار مین اونکی علو خاندانی کی شہرت ہے ہر جگہہ اونکی قدر و منزلت ہے بیان کرنے کی کیا حاجت
ہے اور صدر نشین اریکۂ برتری منشی **احمد حسین** صاحب منشی محکمہ سرسری عرف میان جان **حیرت**
تخلص کہ مرد باوضع عالی ہمت ذکی نکتہ سنج بے رنج سخن فہم خوش رو جوان ہین پیکر سخن کی جان ہین
ایک ادنے وصف خلق اونکا یہہ ہے کہ جس شخص سے ایک ملاقات کرتے ہین وہ اونکا بدل
مشتاق رہتا ہے تمام عمر اوسے اونکی ملاقات کا اشتیاق رہتا ہے واقعی بڑے چالاک نہایت
طرار سحر گفتار ہین جوان رعنا خوش پوشاک وضعدار ہین **حکیم سید لقمان حیدر** صاحب کہ متخلص بہ
فقیر ہین کمال دانشمند ارسطو فطرت لقمان ثانی طبیب بے نظیر ہین کتابین خوب یاد ہین تشخیص بہت اچھی
نہایت خوبصورت نیک سیرت قابل صحبت اور لائق ملاقات ہین مگر ملاقات کم کرتے ہین پابند اوقات
ہین **محمد برکت اللہ خان** صاحب **سیفی** تخلص کہ فی الحقیقت سیف زبان جادو بیان یار باوفا
بے تکلف محبت مین یکتا ہین اونکی کیا بات ہے عجب ذی مروت آشنا ہین **محمد اصغر** صاحب **صغر**
تخلص بلگرامی کہ ہر علم و فن مین ماہر ہین شاعری کے واسطے موزون ہین نہایت نازک خیال پر گو معاملہ
محقق شاعر ہین طبیعت بہت لطیف رکھتے ہین مگر بالفعل اس جلسہ مین شریک نہین ہین بحصول رخصت
باجازت ارباب انجمن اپنے وطن مین تشریف رکھتے ہین منشی **بالک رام** صاحب **منشی** تخلص
جو محرر محکمہ کلکٹری اور زمیندار ہین رہ نورد جادۂ محبت گام فرسائے وادی مودت آشنا پرست
ذی جاہ و وقار ہین **میر امجد حسین** اور منشی **ریاض علی** اور منشی **بنیاد علی** تخلص **توقیر** یہہ تینون
صاحب رئیسان عظیم آباد ہین ذی جوہر بحر خوبی کے گوہر ہین باغ عالم مین لسان سرو غم و الم سے
آزاد ہین **بابو سنت پرشاد** اور منشی **علی حیدر** صاحب **حیدری** تخلص یہہ دونون نوجوان محکمہ
کلکٹری اور فیری فن مین ہیڈ رائٹر ہین سرکاری نوکر ہین علم انگریزی اور فارسی مین بہرۂ کامل رکھتے ہین
بہت اچھی استعداد ہے خلیق ہین ہر ایک سے محبت بدل رکھتے ہین منشی **عطا حسین** صاحب
کہ جنکو ۱۸۶۸ع مین سند وکالت درجہ اول کی ہمارے ساتھہ ہی عطا ہوئی ہے کیسے قانون دان
اور لائق ہین کہ جنکا جواب نہین آمدنی ایسی کثیر ہے کہ جسکا حساب نہین منشی **کیرت نراین** صاحب
پیشکار فوجداری **شوکت** تخلص نہایت منتظم خوش سلیقہ با اخلاق وضعدار ہین ان کی ذات سے
خیر بہت جاری ہے شریر النفس کو اوسکے جرائم کی سزا قرار واقعی دیتے ہین بڑے کارگذار ہین

راجہ صاحب آباد و اور منشی بے نظیر منشی نظر علی صاحب نظیر سید عبد الحلیم صاحب حلیم میانجان صاحب نہال اور منشی رگھوبر دیال صاحب مشیر یہہ سب صاحب آشنا سے کے بحر محبت ہین ان ہی لوگون سے رونق انجمن ہے اس جلسہ کا شریک ایک یہہ خوشہ چین خرمن بے دانشی محمد داستان ہیچدان کترین فخر الدین حسین سخن ہے جامع التفرقین خدا اسے توانا ارحم الراحمین کے افضال و کرم سے یہہ جلسہ ایسا باز یب و زینت سے ہے کہ خوش و خورم سب احباب ہین دوست دیکھکر مسرور ہوتے ہین دشمنون کے دل آتش رشک و حسد سے کباب ہین جو علم موسیقی کا کامل یہان آتا ہے اس جلسہ مین مجرا کیے بغیر نہین جاتا ہے اکثر طوائف لکھنو سے آئین ارباب جلسہ نے اونکے ساتھہ وہ کام کیا ایسا کچھہ دیا کہ آج تک دولتمند اور شاد ہین فراموش کاری ایسے لوگون کا شعار ہوتا ہے مگر صاحبان جلسہ کے احسانات سب اونہین یاد ہین ایک اونہین سے ایک راجہ کی سرکار مین ہزار روپیہ مہینے کی نوکر ہے مگر یاران انجمن کے فراق مین اس جلسہ کے اشتیاق مین زندگی سے بیزار ہے کبھی جو ذکر آتا ہے کوئی اس جلسہ کی خبر اوسے سناتا ہے تو رو دیتی ہے لیکن اتفاقات زمانہ سے مجبور ہے لاچار ہے الغرض ارباب جلسہ کے اوصاف اور اس انجمن کے فوائد اگر سب لکھے جائین تو کئی کتابین تصنیف ہون اسواسطے اس کتاب مین مختصر اسیقدر حال رقم کیا زیادہ طول ایما اللہ تعالے سب دوستون کو خوش و خورم رکھے فلک تفرقہ انداز بدنظر سے نہ دیکھے حافظ حقیقی سبکا نگہبان رہے اور بالاتفاق سبھون کو باہم رکھے آمین ثم آمین ++

قصیدہ از نتائج افکار مصنف در مدح صاحب والا تبار ذی اقتدار مسٹر جی الیف بگنولڈ صاحب بہادر جنٹ مجسٹریٹ ضلع شاہ آباد باظہار مطلب خود در صنعت توشیح و غزلیات مصنف ورای آن غزلیات واشعار کہ در کتاب نوشتہ شد

قصیدۂ مدحیہ

ج جوش پر اپنی جنون خیز وہ آئی ہے بہار | ن نکہت گل سے ہوا نشہ جام سرشار
ا ابر کے فیض سے خالی نہین یک ذرۂ زمین | ب باغ لالہ ہے کہلا دشت سے لیکر تا کہسار
ب بے مزہ ساقی ہے ہوش نکر بادہ کشی ++ | گ گلشن دہر مین کس جوش پہ ہے فصل بہار
ن ناز کرنا تیرا بیجا ہے ہر اک ساغر پر | و وہ سہے ظلم تیرے جسکا کبھی [illegible]
ل لا مرا بادۂ احمر جو پلاتا نہین تو ++ | د دے میرا شیشہ و ساغر جو تجھے ہے انکار
م مین صبح سے آج اسی امر کے مین سوچ مین ہون | ا اپنا سامان الگ سب سے کرونگا تیار
ح حرص و دور سے و ساغر ہے میرے دل مین بہت | ب بادۂ ناب کی ہے فکر مجھے لیل و نہار

ب باغبان باغ کو آراستہ کر بہر خدا
ا آج اس باغ اک محفل جمشیدی ہو
ہ ہر بر و بہولون سے گلدستہ بنا کر چن دے
ا اب نیہا ہار تو گردن مین ہر ایک شیشہ کے
ح حور پر آنکہہ نہ ڈالون جو نظر آئے مجہے
م مست رہتا ہون اوسی مہ کے تصور مین مدام
ہ ہان زبان روک سخن ہر زہ ذرا غفلت مین
ی یہہ تو مانا کہ زمانہ ہے مخالف ہم سے
ض ضد تبون سے ہوئی اب مجکو خدا شاہد ہے
ر روز اوڑاتا ہون مین خاک در جانان سر پر
ی یاد رکہہ عاشق بے زر کو نہین لذت عشق
ی یہہ بہی ایک بے ادبی مجہہ سے ہوئی ای گلرو
ع عوض می وہ پلاتے ہین مجہے شربت وصل
ض ضبط آہ شرر افشان سے میرے سینہ مین
ی یاد دلدار مین اب کہنچین گے ہم نالۂ گرم +
ہ ہے بجا شک مرا واعظ تیرے سمجہانے پر
ا ابر مین چاہیے اسباب نشاط آمادہ
ی یار ہو باغ ہو اور باغ مین ہو باد صبا
ن نشہ ہو می مین بہرا می ہو بہری شیشہ مین
ف فیض ہو ابر مین اور ابر مین ہو برق نہان
ک کرے بیہوش ادہر بوے چمن عاشق کو
ل لحن مرغان نوا سنج سے ہو دلکو سرور
ک کاسۂ زر مین رکے ہو وین کباب ماہی
ش شکر ہے آج یہہ سامان مہیا سب ہے
ک کیون نہ انشا کرون پہر ایک قصیدہ ایسا
ج جمع ہو گی مری خاطر تو کرونگا مین رقم
سرہر مصرع سے ہے اب میری خواہش پیدا

ہ ہر گل تر کو بنا رشک دہ روے نگار
د دور می سے سری گردش مین ہو چرخ دوار
د دل میرا گل کا ہے بلبل کی طرح عاشق زار
م محتسب کا نہ مجہے ڈر ہے نہ خوف اغیار
ش شوخ و طرار ہے میرا بہی بت گلرخسار
ت تیرہ بختی مین بسر کرتا ہون با غرو وقار
ک کیا کیا چاہتا ہے وحشت دل کا اظہار
ح حسرت جاہ بہی دل مین نہین اپنے زنہار
و وہ جو تسبیح کو چہولین تو مین پہنون زنار
م مین ہون دیوانہ پہ ہون کام مین اپنے ہشیار
ن نہ ملا میری دوا کے لیے مشک تاتار
ہ ہاتہہ سے ٹوٹ گیا میرے گلے کا تیرے ہار
ر رشک سے اب تو ہوا غیر کا جینا دشوار
ہ ہو گیا دل میرا خاکستر گلخن کا غبار
ک کیا کرین یون ہین نکالین گے سدا دل کی بخار
م مجہکو ڈر ہے کہ کہین تو بہی نہو عاشق زار
ر روح کو تازہ کرے جس سے فضائے گلزار
م مستی ایسی ہو صبا مین کہ وہ کر دے سرشار
ص صاف شیشہ مین ہو می مین نہو گرد و غبار
ی یار پہلو مین ہو اور یار سے ہو بوس و کنار
ی یاد گل مین ہو ادہر نالہ کنان بلبل زار
ی یاس و حسرت الم و درد کا ہو وہان نہ گذار
و وہ صنم بر لب جو کہیلے بط می کا شکار
ش شاد ہون مین کہ مجہے بہی ہے میسر یہ بہار
ی یاد کر لین شعرا شوق سے جسکے اشعار
ی یہہ زبان وصف مین ممدوح کے ہو گی دربار
مین نے صنعت مین کیا حال دل اوس سے اظہار

[illegible] ۱۲۰۱ ۱۲

جسکا القاب زمانی مین ہے سر چشمۂ فیض
جسکے اوصاف کا ہوتا ہے نہین مجہ سے شمار

جسکو شاہنشہ اقلیم سخن سب کہتے ہین
جسکے باتون پہ فصاحت بہی ہو سو جان سے نثار

جسکی ہے فکر بلند اوج دہ معنی و لفظ
جسکا ہے ذہن رسا واقف رمز اشعار

جسکی ہر بات مین ہے صورت اعجاز مسیح
جسکے ہر فعل مین ہے صولت حکم جبار

جو کہ ہے حسن مین یوسف سے زیادہ نمکین
جسکے شیدا ہین دل و جان سے بتان فرخار

جو کہ دنیا مین جوان بخت و جوان دولت ہے
جسکا اقبال جوان جسکا ہے طالع بیدار

صاحب جنٹ بہادر شہ اورنگ نشین
بزم جمشید کے مانند ہے جسکا دربار

عدل کا اوسکے کیا لوگون نے چرچا وہان تک
تا نہ دے شیر غزالان ختن کو آزار

شکوۂ جور بتان اب نہ رہا عاشق کو
یہہ بہی اب عہد مین اوسکے نہین رسم آزار

لطف سے اوسکے ہے معمورۂ عالم مین خوشی
خلق سے اوسکے ہے ہر وقت زبان گوہر بار

طوطئ خامہ نے سیکہے کیے وصف اوسکے بیان
پہلے شنجرف سے کی سرخ جب اپنی منقار

بحر عمان ہوا ہی رشک سے پانی پانی
نہر مین دہوئے اگر آ کے وہ دست دربار

دل گذرگاہ خیال سخن آرائی ہے
اب سنئے مطلع نو سامع با عز و وقار

مطلع

اے شہ تخت نشین مہ خورشید عذار
فیض سے تیرے ہوا سارا جہان پر انوار

رونق گلشن فردوس ترا نقش قدم
سرمۂ چشم کواکب ترے توسن کا غبار

تیری شوکت سے ہوا رستم بیدل لرزان
تیری ہیبت سے ہوا سینۂ سہراب فگار

تجہکو آسان ہے دشوار کا آسان کرنا
تجہہ سے دشوار ہے دشوار کا رہنا دشوار

بخت کو میرے مناسب ہے جو گرداب کہین
روز روشن کو بجا ہے مرے کہنا شب تار

جور افلاک سے یہہ ہمکو یقین ہوتا ہے
مرگ کے بعد بہی باقی نہ رہے نام مزار

اے سخن شکوۂ بیجا سے نہین کچہہ حاصل
کسکی سنتا ہے کہانی فلک ناہنجار

ختم کر جلد قصیدہ کو دعا پر یعنے
اب ہوا جاتا ہے یہان نشۂ عشرت کا خمار

جب تلک مہر درخشان سے رہے ونکو ضیا
جب تلک ماہ منور سے ہو روشن شب تار

تا رہے گردش افلاک سے اس عالم مین
دل عاشق کو قلق اور دل دلبر کو قرار

تو سلامت رہے دنیا مین بصد جاہ و حشم
تیرے احباب رہین شاد ترے دشمن خوار

غزلیات مصنف

غیرے بن گر دل بیتاب سر گرم فغان ہو گا | زبانون پر فرشتون کے یقین ہے الامان ہو گا
اجازت ہو تو پھر دیدہ تم بھی آئین او پیار سے | سنا ہے گل تیرے در پر ہجوم عاشقان ہو گا
پسینے سے تیری چاہ زنخدان کی ہے زیبائش | ہوا گر خشک یہہ پانی تو پھر اندھا کنوان ہو گا
موئے ہین عشق کا کل مین یقین ہے بعد مردن بھی | نمایان مثل سنبل قبر سے اپنے دھوان ہو گا
پہن کر طوق قمری سرو ہو گا عاشق قامت | خرامان باغ مین جدم میرا سرو روان ہو گا
عبث اے ہمدمون تدبیر تم کرتے ہو جانے دو | کسی سے کیا علاج سوزش زخم نہان ہو گا
حقیقت کھل گئی عشق مجازی جب کیا ہم نے | اوہی کو وصل حق ہو گا جسے وصل تبان ہو گا
خرام ناز سے تیرے قیامت ہو گی عالم مین | زمین یہہ لامکان ہو گی جہان بے آسمان ہو گا

سخن کیا خوف ہے تجکو عذاب روز محشر سے
ترا حامی رسول اللہ شاہ دو جہان ہو گا

مرنے پہ داغ دل تن بیجان مین رہ گیا | روشن چراغ خانۂ ویران مین رہ گیا
اعجاز خوش خرامی جانان سے نقش پا | طاؤس بن کے صحن گلستان مین رہ گیا
سمجھاؤن کس طرح دل خانہ خراب کو | نادان اولجھ کے گیسوے جانان مین رہ گیا
مقتل سے نعش اوٹھائی کسی نے نہ بعد مرگ | عماسکر مین بھی گنج شہیدان مین رہ گیا
اچھا ہوا شہید ہوئے پر یہی ہے غم | دھبا لہو کا یار کے دامان مین رہ گیا
کیا زور ناتوانی ہے ٹوٹا نہ ایک تار | پنجہ اولجھ کے چاک گریبان مین رہ گیا
اوس آفتاب حسن کے آیا نہ رو برو | خجلت کا داغ ماہ درخشان مین رہ گیا

دو گام چل سکا نہ جنون مین سخن کے ساتھ
جب تھک گیا تو قیس بیابان مین رہ گیا

ہم سے علاج عشق جنون زا نہو سکا | سر سے یہہ دور زلف کا سودا نہو سکا
ایفاے وعدہ آپ سے جانان نہو سکا | پاس وفاے عاشق شیدا نہو سکا
کیا حضرت مسیح کی معجز نمائیان + | بیمار عشق ایک بھی اچھا نہو سکا
بیٹھیں نظر تہی چشم جو اوس گلرد کی باغ مین | نظارہ سوے نرگس شہلا نہو سکا
مفلس ہین آؤ سو رہو صاحب خطا معاف | سامان عیش آج مہیا نہو سکا
محروم ہو گئے دین سے کاٹی تمام عمر | کچہہ کام تجہہ سے او سگ دنیا نہو سکا
آیا نہ وہ عیادت بیمار عشق کو + + | اوس غیرت مسیح سے اتنا نہو سکا
خیرات ایک بوسہ نہ ہمکو ملا کبھی | یہہ اقتضاے ہمت والا نہو سکا +

سنتے ہین اونکو غیر سے بیمار تباط ہے
دلکو ملا جو درد محبت کا کچہہ مزا

قیس شدید کہائین تہین دیکھا نہو سکا
منت کش علاج اطبا نہو سکا

دلبستگی ہے گیسوے جانان سے کیون سخن
کیا پیچ ہے کہ وا یہہ معما نہو سکا

میکدہ آباد ہو اوس ساقئی گلفام کا
عشق مین سودا ہے دور بادۂ گلفام کا
بیٹھے ہین کوٹے پہ وہ دیکھو تجلی طور کے
پہر ہی کہتا ہے دل صحراے قیس آباد ہو
خشم تر مین اب مژہ پر اشکہاے گرم ہین
کیا کرون وصف رخ پر نور و زلف عنبرین

جسنے ساغر بہر دیا مجہہ رند می آشام کا
طوق ہے گردن مین اپنے عکس خط جام کا
عالم بالا سے بالا تر ہے عالم بام کا
پہر ہوا سودا ہمین اوس شوخ سے لیلے فام کا
اپنے خسخانی مین دیکھو لطف ہے حمام کا
صبح کا عالم ہے اوسمین اسمین عالم شام کا

زہر کہائیگا سخن یہہ پہلے ہی سمجہے تہے ہم
تہا ہمین آغاز خط ہی مین خیال انجام کا

افشان چُنا گئے وہ جبین پر تمام رات
چلتی رہی نگاہون سے کے خنجر تمام رات
آئی جو یاد جنبش مژگان رخنہ گر
وہ رشک آفتاب رہا شب جو میرے گھر
کیا ہی غضب تصور ابروے یار تہا

دیکھا کیا مین جلوۂ اختر تمام رات
بسمل رہا مین عاشق مضطر تمام رات
دل مین چبہا کئی میرے نشتر تمام رات
نکلا نہ چرخ پر مہ انور تمام رات
دیکھا کیا مین خواب مین خنجر تمام رات

وہ دن خدا کرے کہ سخن تجہکو ہو نصیب
وصل پری رخان و سمن بر تمام رات

مسجد سے کچہہ زیادہ ہے کوئے بتان پسند
زاہد کو ہو گی نرگس باغ جنان پسند
یہہ جان ہے یہہ جگر ہے یہہ دل تیرے نذر ہے
گلشن کا شوق ہے نہ اوسے سیکشی کا ذوق
زاہد تو ہے ظروف مساجد سے دل لگا
او بت خدا کے واسطے دل کو گران نہ کر
کیا کم ہے سبزہ باغ کا مخمل کے فرش سے
جاہل کی ہر طرح یہان مٹی خراب ہے

کعبہ سے مجہکو بڑہ کے ہے ہندوستان پسند
مجہکو نشیلی یار کی ہین انکہڑیان پسند
اس مین سے کوئی بہی تو کر اے دلستان پسند
اوس گلبدن کو ہے فقط آب روان پسند
مجہہ رند کو شراب کی ہین ہتیان پسند
واللہ دل سے ہین یہہ تیری شوخیان پسند
مفلس کو آسمان کا ہے سائبان پسند
ای دل ہنر کو کرتے ہین اہل جہان پسند

مجھہ زار کو نہ باغ سے اپنے نکال تو + | حاضر ہین مشت پر ہون اگر باغبان پسند

اشعار صاف صاف کی کیا بات ہے سخن
ایسی ہی شعر کرتے ہین اہل زبان پسند

موئے ہین اوپری تیرے خیال روی روشن میں | چراغ طور جلتا ہے ہمارے کنج مدفن مین
وہ بلبل ہون اگر سرگرم نالہ ہون مین گلشن مین | لگادون آگ او گلچین تری ہستی کی خرمن مین
غضب ہے آفت جان ہی ابہی سی تو لڑکپن مین | شرارت کوٹ کر حق نے بہری ہی تیری چتون مین
صراحی ساقیا جن دی گلابی صحن گلشن مین | بہار آئی پہنا دی ہار سب شیشون کی گردن مین
سپہر حسن ہو تم اور تاری خال عارض مین | مہ کامل کا عالم ہے تمہاری روی روشن مین
نہ قسمت لیگئی پہر کوی جانان مین سبب کیے ہمکو | نکل کر ہم پر رنگ بوی گل آئی نہ گلشن مین
ہمین کیا خوف زاہد ظلمت کفر و ضلالت سے | چراغ نور ایمان ہے ہماری کنج مدفن مین
وہ وحشی ہون کہ بعد از مرگ اپنی روح بہی ٹہرے | نہ صحرا مین نہ گلشن مین نہ مسکن مین نہ مدفن مین
جنون مین ہم جب اونکی زیر بام آئی تو فرمایا | صدائی در رہی یہہ کسکی زنجیرون کی شیون مین
بہار آئی نہ ٹہرونگا کہی دیتا ہون مین یارد | زبردستی جکڑ وے ہو تمہی زنجیر آہن مین
خفا گل سی ہو بلبل سرو سی قمری ہو آزردہ | رخ رنگین قد بالا تیرا دیکہی جو گلشن مین
بناوٹ سی بگڑ کر عین گرمی مین لگے کہنے | خدا کے واسطے چہوڑو نہ ڈالو ہاتہہ گردن مین
کبہی چہونی نہ پائی پانون تک جس بت کا ہم زاہد | زہی تقدیر اوسکا ہاتہہ ہو دست برہمن مین

پس از مردن سخن کے یہہ دعا ہی اپنی خالق سے
جمال احمدی ہووے میسر کنج مدفن مین

جو پہلے تہی الفت وہ کم دیکہتے ہین | عنایت کے بدلے ستم دیکہتے ہین
اوٹہائیگا صدمے نہ یون کوئی عاشق | ہم ہی ہین کہ جور و ستم دیکہتے ہین
بڑے ناز سے ایک ٹہوکر لگا کر | مسیحا نفس مجہہ مین دم دیکہتے ہین
نہ بگڑو جو زلفون کو چہوتے ہین صاحب | ذرا تیرے سر کی قسم دیکہتے ہین
مرے صید افگن بڑے حسرتون سے | سب تجہے آہوان حرم دیکہتے ہین

اثر ہے محبت کا روتے ہین وہ سب
سخن کے اگر چشم نم دیکہتے ہین

مست ہین محو جمال یار قیصر باغ مین | پیتے ہین جام مے دیدار قیصر باغ مین
مرگ کا سامان ہے سب دلدار قیصر باغ مین | سرو بن جاتے ہین شکل دار قیصر باغ مین

بلبل و گل ہم بغل ہین سرو قمری ہمکنار
بھر لی ہین حوران جنت شیشہ و ساغر لیے
نازا و نہا ہی باغبان کے کون شل بوی گل
ابر ہی می ہی چمن ہی وہ گل رعنا ہی سے
لی تیری کیا خاک جائین سیر کو ای رشک گل
جوش پر ہی فصل گل ئید جام بل مین آج
گل ہوئی بلبل ترا رخسار رنگین دیکھکر
نکہت گل نے دماغ جان معطر کردیا
قہقہہ گل کو سکہا بلبل کو طرز گفتگو

ایک مین ناکام ہون سب لے بار قیصر باغ مین
رنگ سب ہے اسے غیرت گلزار قیصر باغ مین
جا نکلے ہم بہاند کر دیوار قیصر باغ مین
چل ذرا ای ساقیے پہنچوا قیصر باغ مین
نوک سبزہ ہی سنان خار قیصر باغ مین
بھول دی ای ساقیے سرشار قیصر باغ مین
لیک ہی بسمل دم رفتار قیصر باغ مین
ہر چمن سب ہے خانۂ عطار قیصر باغ مین
سرو کو چل کر بتا رفتار قیصر باغ مین

اب چلو یہان سے بہت کی سیر تم نی ای سخن
جیتے ہو تو آؤ گے سو بار قیصر باغ مین

عاشق ترا جہان مین کون ای صنم نہین
کس دن تری فراق مین یہان چشم نم نہین
ہر دم نگاہ قہر ہے عاشق پہ ان دنون
ماری خوشی کی بھول گئی میرے ہاتھ پانون
ارمان وصل یار نہ کیون ہم بیان کرین
مصروف آپ ہین دل عاشق کے صید مین
کوئی بلا سی چیز کے پہلو نکال لے
سچ ہے بجا ہے تمکو ہماری خبر ہو کیا
مارا کبھی جلایا کبھی چشم یار نے
یون لوگ اوس نگار کو جو کچھ کہین مگر
ہوئی نصیب وصل ترا مجکو رات دن
کسو قت قاصد او م تحریر خط شوق
اوبت ہمارے دل مین تو اپنے جگہ نکر
نقد بوسہ لب شیرین عطا کرو +
اقرار ہے کبھی کبھی انکار وصل سے ہے
شکوہ کرون ستم کا تو مجھ پر عتاب ہو

کسکو تری جدائی کا رنج و الم نہین
کس رات آہ و نالہ و درد و الم نہین
بہلا سا اب وہ آپ کا لطف و کرم نہین
گلشن مین اونکو دیکھ کے اوٹھتا قدم نہین
کچھ اور آرزو ترے سر کی قسم نہین
بے خوف انکو کون سا صید حرم نہین
یا رو جو دل یہی ہے تو ایک روز ہم نہین
اپنے ہی جذب دل مین اثر ای صنم نہین
کیا کیا نگاہ لطف مین پنہان ستم نہین
نام خدا وہ حسن مین یوسف سے کم نہین
اللہ سے کچھ اور دعا اے صنم نہین
شنجرف خون دل نہین مژگان قلم نہین
کافر یہ گہر خدا کا ہی بیت الصنم نہین
دے دو کچھ ایسی بخشش بہا یہ رقم نہین
ایک بات کہدو وہان کہو یا ای صنم نہین
کیونکر کہون کہ حال پہ میرے کرم نہین

اے عندلیب بلبل باغ سخن ہون مین
مضمون ہر اک مرا گل رنگین سے کم نہین

زخم خندان دیکھکر ہین جوہر فولاد کو
زعفران کا کھیت سے کھینچے خنجر جلاد کو

رحم آجاتا ہے میرے حال پر صیاد کو
ڈھاپ دیتا ہے قفس سنکر میری فریاد کو

بوجہ ہلکا ہوے ظالم کیون نہین کرتا ہی قتل
بار ہی شاید ستمگر وحشی میری جلاد کو

اے گلو ہو لو نہ تم اپنے بہار حسن پر
چشم عبرت بین سے دیکھو عالم ایجاد کو

سب اسیران قفس آمادۂ فریاد ہین
ناگوارا گر نہوے خاطر صیاد کو

خوشی کرون کس بات سی خاطر کو فرقت مین تیرے
کسطرح تسکین دون اپنی دل ناشاد کو

مو بمو کھینچے شبیہہ اوس حور کی میری لیے
کلک قدرت کہتا ہون مین خامۂ بہزاد کو

رنجیدہ مائل کرلیا بلبل کو اوس نے باغ مین
بندۂ قامت کیا ہے سرو سے آزاد کو

حور کی صورت نظر آتے ہین سب معشوق یہان
جنت الفردوس سے کھینچے عالم ایجاد کو

ساقیا تکلیف میخانہ کی تو مجکو نہ دے
بزم عشرت سے نہین کچھ کام مجھ ناشاد کو

پر بندھے ہین قید ہین روزن قفس کے بند ہین
دیکھیے اب اور کیا منظور ہے صیاد کو

نو گرفتار قفس آخر پھڑک کر مر گیا
ہمصفیر و اپنا کہدینا مری صیاد کو

لشکر اندوہ و غم مین گھر گیا ہی اب سخن
یا علی مشکل کشا پہونچو مرے امداد کو

حالت ہی عجب شام و سحر درد جگر کے
تھمتی نہین انکھون سے جھڑی دیدۂ تر کے

اللہ ری نزاکت کہ دم بندش مضمون
تار رگ اندیشہ سے ہے تشبیہہ کمر کے

خاموشی لب مین ہی تکلم کا مزا ہے
کیا بات ہے واللہ بت رشک قمر کے

افسوس دم نزع رہی حسرت دیدار
ہم مر گئے پر اونکو کسی نے نہ خبر کے

پیغام اجل تھی خلش جنبش منقار
بسمل ہوے سنتے ہی اذان مرغ سحر کے

مدفن ہو مرا کوچۂ قاتل مین عزیزو
مر کر بھی تمنا ہے اوسی راہ گذر کے

لیتی نہین ارمان لب خاموشی کے بوسے
کیا حرف تمنا بھی قسم ہے تیری سر کے

دل سے ہے غلام آل محمد کا سخن تو
بخشے تجھے اللہ گدائی اوسی در کے

وصل کی شب ایک بوسی پر لڑائی ہو گئے
ہان نہین کرتے ہی کرتے ہاتھا پائی ہو گئے

منزل دیر و حرم سمجھے اوسے کو زاہدا
کوچۂ جانان مین جب اپنی رسائی ہو گئے

حور جنت بہی اگر آئے نہ دیکہون اوسطرف
ایک پری پیکر سے اب تو آشنائی ہو گئے

کر دیا برباد عشق خانمان برباد نے
خاک اوڑاتے ہین صنم جب سی جدائی ہو گئے

رخ سے جب اولٹی نقاب اوس آفتاب حسن نے
پر تو انوار سے روشن خدائی ہو گئے

ہجر مین تیرے ہوا یہہ حال ای جان جہان
زرد چہرہ ہو گیا رنگت ہوائی ہو گئے

شغل ہے اب تنکے چنتے ہین جنون مین ای سخن
اپنی ہجر یار مین سودا دوائے ہو گئے

سر سے پانک جو تیری زلف رسا آتی ہے
ناز کرتی ہوئی عاشق پہ بلا آتی ہے

موسم بادہ کشی فصل بہاری کو لئے
ساقیا مست وہوان دہار گہٹا آتی ہے

ابر کاکل سے مضامین کی گہر لاتا ہون
موج مین جب کہ میرے طبع رسا آتی ہے

قید عصمت ہی سخن بہی نہین ہوتا آزاد
بات کرنے مین بہی ظالم کو حیا آتی ہے

اندنون باغ مین وہ سرو سہی جاتا ہے
روز شمشاد و صنوبر پہ بلا آتی ہے

کوچہ اوس حور کا ہے غیرت فردوس برین
دل کہلا جاتا ہے جب سرد ہوا آتی ہے

یاد گیسو مین تڑپتا ہے تمہارا عاشق
رات کیا آتی ہے اک سر پہ بلا آتی ہے

اوسبہی اوتجہی نہ شب وصل مین تقریر کرہ
خیر ہے تمکو بہی شرکتنی بڑہا آتی ہے

تو بہی چل جسم سے ای روح پی استقبال
نگہت زلف لئے باد صبا آتی ہے

دفن ہے اس مین سخن لاشۂ لیلی شاید
ہای مجنون کے جو مرقد سے صدا آتی ہے

فرقت مین یہان لبون پہ مری جان زار ہے
آئے اجل کہ تیرا فقط انتظار ہے

جوش جنون سے آبلہ پا مین خار ہے
سر سبز دم قدم سے میرے خارزار ہے

مینا ہی می ہے پہلو مین وہ گلعذار ہے
ہر لحظہ شکر نعمت پروردگار ہے

کیا آج فصل گل کی لب جو بہار ہے
سیخ کباب سے بط می کا شکار ہے

زاہد سمجہ لے دیر و حرم سب مین ہی وہی
تبخانون مین بہی قدرت پروردگار ہے

ساقی چمن مین کشتی می کی ہوا بند ہے
کالی گہٹا ہے جوش پہ فصل بہار ہے

وہ رند بادہ کش ہون کہ افلاس ہے مگر
گردن مین ہر صراحی کی گوٹہ کا ہار ہے

سودائی ہون مین گیسوے خمدار یار کا
جاتا ہون جسطرف کو اودہر مار مار ہے

اوبت خدا کے واسطے آجا سخن کے پاس
درد جگر ہے سینہ مین دل بیقرار ہے

فروغ حسن مین بالا ہے تو خورشید خاور سے
تجل ہے ماہ تابان یار تیری روی انور سے

نہ جنت کی تمنا ہے نہ مطلب آب کوثر سے
غرض ہی داغ دل سے او مطلب دیدۂ تر سے

جو رونے مین اوٹھی طوفان اشک دیدۂ تر سے
جھڑی لگ جای آنسو کی سحاب چشم گز بر سے

خیال روی جانان عالم سودا مین سے ہمکو
فزون ہی پنبۂ داغ جنون خورشید محشر سے

رسائی عرش تک اوسکی ہکوئی اور اوسکی کنعان تک
نہین رتبہ مین کچھہ یوسف کو نسبت میری دلبر سے

نہ نکلی حسرت دیدار ہی ای واے ناکامے
کیا قاتل نے یارو ذبح مجھکو تیز خنجر سے

صدا اے نالہ صور اور داغ خورشید قیامت ہے
مرار وز جدائی کم نہین کچھہ روز محشر سے

خدا نے ای صنم تجھکو کیا ہے نور سے پیدا
جہان مین اور جو بت ہین بنے ہین سب وہ پتھر سے

لب لب پھر خدا صورت دکھا دی جان جاتی ہے
کہان تک ای صنم عاشق تری دیدار کو ترسے

پڑی ہین طور اچھی وصل کی سامان مین ای ہمدم
مگر ہم کیا کرین مجبور ہین اپنے مقدر سے

بہی ہی جن کو اوتارا ساقی مہوش نے شیشہ مین
کیا واعظ کو محو دختر رز ایک ساغر سے

غبار آیا تمہارے دل مین دیکھو میری جانب سے
نظر آتے ہو پیارے صاف تم مجکو مکدر سے

اوہی ساقی کا ہون مین تشنۂ دیدار ای واعظ
پلائیگا جو ساغر پھر کے سب کو حوض کوثر سے

سخن نے کب کیا شکوہ تری ناآشنائی کا
خدا محفوظ رکھے اوبت کافر تیرے شر سے

یار بن گلشن مین ہر اک سرو شکل دار ہے
باغبان آنکھون مین اپنی گل برنگ خار ہے

یار بھی اپنا سراپا جلوۂ گلزار ہے
زلف سنبل ہی دہن غنچہ ہی گل رخسار ہے

جانتا ہی جب خدا کو تو کہ وہ غفار ہے
جام می سے زاہدا پھر کس لیے انکار ہے

جوش وحشت مین یہہ تیرا ہاتھہ جاتا ہے کہان
ای جنون یہہ جیب ہی یا زخم دامندار ہے

خیر ہے فرماؤ تو کس واسطے پژمردہ ہو
صورت برگ خزان کیون اندنون رخسار ہے

کیا گنہ کیا جرم کیا تقصیر میری کیا خطا
آج رہنے سے یہان کیون آپکو انکار ہے

غیر ممکن تھا ظہور کبریائی تجھہ بغیر
باعث اظہار حق اوبت ترا دیدار ہے

کیا قیامت ہی کہ ایکدن شکل دکھلاتی نہین
آج کل امروز فردا وعدۂ دیدار ہے

مغنے ترانا کیا پوچھتے ہو زاہدو
حق کہون گا تو کہوگے مستحق دار ہے

خوب گلچھرے اوڑاتا ہے چمن مین آج کل
موسم گل کی بدولت باغبان زردار ہے

جاتی ہین بھٹی مین ہم لاحول پڑہ لیتی ہین ہم
جام می پیتی ہین لیکن لب پہ استغفار ہے

یہہ رہا سودا مری سر مین تمہاری زلف کا
پھر گران زنجیر میرے پانون کو درکار ہے

بون ہتھیلی کو نہ ہردم اپنے کھولا کیجیے
اوڑ نہ جائے طائر رنگ حنا پر دار ہے

ہے سبب دوری نہین ہین جا بجا یہہ چشم مین
اے سخن اب آنکھہ اپنی مائل زنار ہے

میرا محبوب ایسا شاہ دین ہے
کہ جسکا فرش رہ عرش برین ہے

کوئی مونس نہین اس بیکسی مین
خیال یار لیکن ہمنشین ہے

شب فرقت مین نالون سے ہمارے
پریشان زاہد خلوت نشین ہے

ہجوم مور کا خط پر گمان ہے
دہان یار مین کیسا انگبین ہے

مین تیرے ہجر مین مرتا ہون پیارے
تجھے میرے خبر مطلق نہین ہے

خرام یار کا ہو وصف جس مین
زمین اوس شعر کی عرش برین ہے

کسی صورت نہین تسکین ہمدم
دل نالان بہت اندوہگین ہے

جہان مین حسن یوسف کی ہی شہرت
مگر میرا صنم اوس سے حسین ہے

غزل تمنے سخن کیا خوب لکھی
تمہاری فکر پر صد آفرین ہے

بہ تبدیل قوافی ایک غزل اور
لکھو ہمین کہ یہہ اچھی زمین ہے

تمہین محشر مین کیا غم ای سخن ہے
تمہارے دل مین حب پنجتن ہے

دل دیوانہ اپنا میکشو اب ++
فدائے ساقئ توبہ شکن ہے

چھپا ہے ابر مین ماہ منور
رخ زیبا پہ زلف پر شکن ہے

مکان جو وصل مین تہا عیش کا گھر
وہ دیکھو ہجر مین بیت الحزن ہے

چھوڑایا مجکو میرے دوستون سے
بنا دشمن مرا چرخ کہن ہے

یہہ کیا دیر و حرم زنار و تسبیح
فریب و مکر شیخ و برہمن ہے

شب وصل عدو ہے ای سخن وہان
ہمین یہان ہجر مین رنج و محن ہے

قطعہ تاریخ از جناب عمو صاحب قبلہ و کعبہ دو جہان جناب خواجہ محمد بشیر صاحب مدظلہ العالی

بر سای خرد جوان شدہ جانفزای دل و جنان
چہ فسانہ نمکین بیان چہ ہمین لطیفہ داستان

سخن سخنور نامور ز ریاض علم و ادب نور
ہمہ نور بخش دل و نظر چہ کیفیت گشتہ ترانہ خوان

سخنش بدلکشی ادا ہمہ عشوہ سنج و کرشمہ زا
بہ برد شکیب ز سینہا چو حدیث لعل پری وشان

بصدای ہاتف خوش بیان پی سال یافتہ ام نشان
گل گلستان بنجزان شدہ سال طبع ہزار آن

۱۳۰۸ ہجری

قطعۂ تاریخ در صنعت توشیح از جناب میر وزیر صاحب نور تخلص

شاعر سحر بیان و اہل ورع — قصۂ تازہ بذہنش در گذشت
حرف آخر کن ز ہر مصرع حساب — نور آب بحر منکر از سر گذشت
بہر تاریخش سروشش آواز داد — از نظر این داستان کمتر گذشت

سنہ ۱۲۷۹ ہجری

ایضاً

چھپا جب قصۂ نایاب تصنیف سخن شاعر — ہوئی تاریخ کی ای نور دل کو فکر تب پیدا
چمن سے عندلیب خوش نوانی دی صدا مجکو — پئی تفریح دل ہی کہہ گلستان سخن اچھا

سنہ ۱۲۸۱ ہجرے

ایضاً

وہ چھپے اب داستان دلفزا — بادشاہون کو جو ستھے مرغوب دل
کر جدا فرق ادب بولا سروش — نور کی تاریخ ہے مرغوب دل

سنہ ۱۲۸۱ ہجرے

از منشی احمد حسین صاحب منشی سرسری محکمہ کلکٹری ضلع شاہ آباد حیرت تخلص شریک جلسہ

ناظرین خوش شدند زین قصہ — سامعین را نہ دل شدہ مرغوب
سال طبعش چو خواستم حیرت — از دل آمد ندا عبارت خوب

سنہ ۱۲۸۱ ہجرے

از حکیم سید محمد لقمان حیدر صاحب فقیر تخلص شریک جلسہ

چون عجیب آمدہ گلہاے کلام — چون از و پر شدہ دامان سخن
سال تصنیف رقم کرد فقیر — از سر ہوش گلستان سخن

سنہ ۱۲۷۶ ہجرے

از سید فرزند علی صاحب منیری صوفی تخلص

لکھا جو حسن افزور سخن آرام دل قصہ — نئی وہ داستان ہی اور کیا عمدہ فسانا ہے
بلا کی بندش آفت کی عبارت قہر کا مضمون — سمند طبع کو ہر فقرہ اوسکا تازیانا ہے
کیا ہی شکرستان صفحہ کو شیرین زبانی سے — سخن ہی طوطئ جادو بیان کا یہہ ترانا ہے
کہون تاریخ مین اسکی ملا اسمین مزا صوفے — فسون ہی سحر ہی کیا جانفزا دلکش فسانا ہے

سنہ ۱۲۷۶ ہجرے

ایضاً

کیا خوب سخن نی واہ افسانہ کہا اچھا — دلسوز حکایت ہی دلچسپ عبارت ہے
انداز سخن دیکھو اعجاز سخن دیکھو — کیا زور طبیعت ہے خالق کی عنایت ہے
کیا عمدہ مضامین ہین جو قابل تحسین ہین — کیا عمدہ اشارت ہی کیا طرفہ کتابت ہے
تاریخ لکھون صوفی دل خوب لگا اس مین — کیا اچھی عبارت ہی کیا اچھی حکایت ہے

سنہ ۱۲۷۶ ہجرے

قطعهٔ تاریخ از افکار گهربار جناب مولوی سیّد باقر علی صاحب رونق بخش قصبهٔ آره ضلع شاه آباد

بنامیزد چه رنگین داستانی	که شد جاری از و بحر فصاحت	خرامان نوجوانان معانی	بباغ صفحه اش با صد نزاکت
به گاه سیر در چشم تماشا	رسد از برق حسن او صد آفت	نه افسانه فسون عشق کز سحر	کند تاراج صبر و هوش و طاقت
رباید دل ز پرکاران پر فن	ز انداز و ادا ناز و اشارت	چکید از نوک کلک خواجهٔ ما	که رخشید از رخش نور نجابت
شرافت خانه زاد خاندانش	درخشان نیر اوج سیادت	دبیر سے شاعر رنگین بیانی	ذلیقی افصحی حبان طلاقت
بهر بزم شود سر گرم تقریر	شود بلبل چو گل محو سماعت	بهر علم و فنون علامهٔ دهر	تصرف در نحو و معنی و بلاغت
ذکی الفطرتی کاندر مشاعر	رسد از بو علی بوئے عبادت	لطیفه بذله گوئی نکته سنجی	چراغ بزم ارباب براعت
حسینی سه رخی نازک ادائی	فروغ عارض لطف و محبت	چه دارد لذت شیرین کلامش	که در لب چسپید از جوش حلاوت
پی تفتیش تاریخ سرانجام	چو سر بردم فرو در جیب فکرت	بغورش بوده ام حیران که هاتف	بگوشم داد مید از روی بهجت
	چه زیبا مصرعی رنگین و دلکش	زهی سرچشمهٔ حسن و لطافت ۱۲۸۱ھ	

قطعهٔ تاریخ از طبع بلند جناب سید محمد افضل صاحب امین درجهٔ اول عدالت دیوانی خضر تخلص شریک جلسه

دانش آگاه خواجه فخر الدین	صاحب علم و شاعر کامل	آن نظامی نظام و فیضی فیض	آن نظیر نظیر و عرفی دل
آن ضمیری ضمیر شانی شان	آن ظهوری و ثانی بیدل	چون رقم کرد قصهٔ نادر	شادمانی به خضر شد حاصل
	سال تاریخ آن بدل گفتم	گشته طبع احسن القصص آدل ۱۲۸۱ھ	

قطعه از جناب خواجه سید شاه علی اکبر صاحب مد ظله عم حقیقی مصنف ملازم سرکار شاه اوده مقیم کلکته سید تخلص

شاعر نازک خیال و ذی شعور	عاقل و فرزانه و ذی علم و فن	خواجه فخر الدین حسین این نام او	آن تخلص خوب سید ار سخن
نسبتی خردی بمن دارد همی	بر کمال او فدا شد جان من	قصهٔ دلکش چنان تحریر کرد	صبر رخصت شد ز شیخ و برهمن
	سید ا دیگر مجو تاریخ آن	از سر الهام گو شیرین سخن ۱۲۸۱ھ	

قطعه از منشی عطا حسین صاحب وکیل عدالت عطا تخلص شریک جلسه

جب چھپا قصۂ سرور سخن	دل احباب باغ باغ ہوا	ہوا مشہور جب فروغ اسکا	دشمنوں کی دلون پہ داغ ہوا
	طبع سے ای عطا ہوئی فرصت	مادہ سال کا فراغ ہوا ۱۲۸۱ھ	

قطعۂ تاریخ از منشی بالکرام صاحب فنی تخلص شریک جلسہ

حضرت والا خواجہ صاحب نے | ایک قصہ کیا ہی تازہ رقم
ادسکی تاریخ طبع ای منشی | سال فصلی ہے نیر اعظم
۱۲۷۱ھ

قطعۂ تاریخ از منشی علی حیدر صاحب انگریزی داں حیدری تخلص شریک جلسہ

چون کتاب سخن بصد خوبی | طبع گردیدہ ہست خاطر خواہ
بے سر جہد حیدری سالش | کرد انشا شگفت غنچہ جاہ
۱۸۶۴ء

الحمد للّٰہ رب العالمین

خاتم الطبع

تقریظ نثر نثار نتیجہ افکار ابکار شاعر بے عدیل سخندان نبیل برگزیدۂ کونین مقبول ازلی میر مومن حسین متخلص بہ صفی

حمد خداوند شش جہات خالق مخلوقات جل جلالہ سے کسکی مجال کہ حق ادا کا دعوی کرے اور نعت سرور کائنات خلاصۂ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ سے کسکا منہ کہ عہدہ برائی کا دم بہرے فلزم ان نختصر الکلام علی النبیین و نابتہما من سواد العینین لنظم سبحانک یا من خلق الجنۃ و النار ✝ سبحانک یا من ظہر البار و البحار ✝ یا خالقنا عمل و سلم لنبیک ✝ و اغفر لصفی و ہو عصی انت بغفار ✝ اما بعد صفی ہمیغز سراپا پوست خدمت مین احباب قصص دوست کے ہدیۂ بسان نیاز سے من بعد بہ محض بیمارے تے و شکستہ عبارتے مدعا طراز ہے جوکہ اکثر اشخاص کی طبیعت طرف افسانہ یا اشعار عاشقانہ کے مائل ہوتی ہے کہ تفریح روح اور فرحت دل حاصل ہوتی ہے بہت لوگون نے قصے تالیف کیے دفتر کے دفتر ترتیب دے لیکن اسحال نظم و نثر مین رونق انجمن سید فخر الدین حسین المتخلص بہ سخن نے ایک فسانہ نادر زمانہ ایسا تصنیف کیا کہ بڑے بڑے عالی ہمتون کا حوصلہ پست کر دیا قصص ماضیہ گرد ہو گئے داستان گونکے چہرے زرد ہو گئے فسانہ کیا ہے بوستان ہے منصفون کو بہار حاسدون کو خزان ہے سبحان اللہ کیا کتاب ہے اول سے آخر تک لاجواب ہے نام اسکا سروش سخن ہے غارتگر ہوش سخن ہے شاہزادہ آرام دل اور حسن افروز شاہزادی کی کہانی ہے پرواز سخن تصویر ہے گویا مرقع بہزاد وارژنگ مانی ہے اب مؤلف موصوف نے صاحب زر و زور خداوند نعمت منشی نول کشور والا اقبال سے درخواست کی کہ آپ اسکو اپنے مطبع مین چھپوائین تاکہ تمام خاص و عام اس فسانہ ندرت

الفضام کے لطف اوٹھائین سبحان اللہ کیا بات ہے نور علی نور کا اثبات ہے جیسی کتاب لاجواب
ہے ویسا ہی مطبع بھی انتخاب ہے چشم بد دور وہ چھاپہ خانہ محسود زمانہ جسمین سیکڑون کار پردازان
بیمثل و یگانہ سب اپنے اپنے کام مین ہوشیار حقیقت مین یکتاے روزگار ہین کاتبان جواہر نگار
اور مصوران بہزاد کار اور نصرانیان روح روح اور نقاشان جان لوح اور مصححان ماہر فن وصحت کوش
اور طباعان طباع و ذی ہوش اور مصلحان سنگ صلاحیت رنگ وغیرہ کارگزار ہین طبعخانہ سنگی کے
برشک صفائی سنگ سے سنگہاے قمر پُرشرار ہین کارخانہ سُربی سے جوہر آئینہ وار آشکار ہین
اوس وقت سے جب کہ طباع دفتر کائنات نے ایک حرف کُن سے دو ورقہ کونین کو شکنجہ چرخ
دوّار مین کھینچا صفحۂ زمین پر خط غبار کا ڈہنگ اور تختہ گلشن پر تحریر گلزار کا رنگ پیدا کیا ایسا مطبع
مطبوع الطبع آج تک چشم تصور کو بھی دکھائی نہین دیا المدعا اس مطبع فیض منبع مین افسانہ سروش سخن
اس آب و تاب کے ساتھ چھپکر تیار ہوا کہ ستارۂ مشتری نقطے نقطے کا خریدار ہوا سیاہی مین حسن تحریر
سے نور کا جلوہ آشکارا ہے ہر دائرہ ہلال ہر نقطہ ستارا ہے صفحۂ قرطاس پر تحریر مسلسل نمودار ہے
گویا یار کے رخسار پر زلف پر شکن کی بہار ہے شعر مرغولۂ گیسوے پری کا نہین سودا + ہم طرۂ تحریر
پہ لہراے ہوئے ہین + مصححین نے غلطی کے اندہیر کو نور تصحیح سے بدلکر کتاب کو بیاض صبح صادق
بنا دیا چھاپنے والون نے حرف حرف کو ناصیۂ قرطاس کے واسطے سرنوشت کے موافق بنا دیا۔
الٰہی یہ فسانۂ دلکشا احباب قصص آشنا کو مرغوب رہے باعث تفریح قلوب رہے مالک مطبع موصوف
ابد الآباد خرم و شاد رہین اہلکاران مطبع رنج والم کی قید سے آزاد رہین استجب دعائی یا ارحم الراحمین وصلی
علی محمد وآلہ اجمعین

تاریخ انطباع لراقمہ

طبع گردید تا سروش سخن	از سروش آمد این بگوش سخن	سال طبعت تُمر ہوش سخن سنہ ۱۲۸۱ ہجری	باز تاریخ سر بجوش سخن سنہ ۱۲۸۱ ہجری

تمت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۲	بہی	تھی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]ع	۷۱	۴	سلب	طلب
۶	۱	انگشت بدندان تنہا	تصدیع ہو تو باب امواج انگشت	۴۲	[illegible]	[illegible] عشق	[illegible] عشق	ایضاً	۵	گئی تھی	گئیں تھیں
ایضاً	۹	دیدہ گریان	گریان	ایضاً	۲۶	آپ سے کے	اب سے	ایضاً	۲۴	فرقت	وصت
۸	۱	رات دن	رات دن تنہا	۴۶	۱۱	پتا بتا	بتا بتا	۷۲	۳	حال	حال کو
۹	۱۲	ڈالا	ڈالی	ایضاً	۲۶	دوڑتا ہوں	رکھتا ہوں	۷۳	۱۱	تمہارا	ہمارا
۱۰	۶	سفر	نفر	۴۷	-	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۲۰	برا	برا
۱۲	۲۴	بہاگرا	بہاگڑا	ایضاً	۹	روٹی	روٹی کہ	۷۷	۴	لیجا	لیجلا
۱۴	۴	نہ شگفتہ	پیوست شگفتہ	۴۸	۵	دل	دقت	۷۸	۶	الم	المہین
ایضاً	۵	نہ بلبل	یہ بلبل	ایضاً	۶	این تمام شو	دست قدرت [illegible]	ایضاً	۱۶	مہینا	تینتے
ایضاً	۱۵	جبین	جبیین	ایضاً	۱۷	رنگ ورحت	رنگ ورخت	۷۹	۱۳	اسپنے	ایسے
۱۴	۱۳	جوگ گیا ہے	جوگ لیا ہے	۴۹	۹	دریافت کے	دریافت کرنے کو	۸۰	۳	زمین	زمین پر
۱۷	۱۴	کہائی	گہائی	ایضاً	۱۳	راہ	ہمراہیا	۸۳	۶	محال	محل
ایضاً	۲۷	غیر پر	جبر پر	۵۳	[illegible]	سہلولی	[illegible]	۸۷	۱	ناظرینیوں	ناظرین
۱۸	۲	غیر	[illegible]	۵۴	۱۲	بحجرہ میں	بحجرہ	ایضاً	۲۵	تخت باور	تخت یاور
۱۹	۳	اور ہی	[illegible] ہی	۵۵	۱۲	کون ہے	کون مقام ہے	۸۹	۲۲	جہان تہان	جہان تیرا تھا
ایضاً	۲	حجاب	حجاب آیا	۵۸	۲۰	[illegible]	[illegible] ہوا	۹۰	۳	ادا	ہمرادا
۲۲	۱۲	جھکرا	جھنکد	ایضاً	۲۴	ہمراہی سے	ہمراہی	ایضاً	۱۰	بھٹی	پھلتے
۲۳	۵	بیٹھا	بیٹھنا	ایضاً	۲۴	سلامت مردانہ	راست سلک	۹۱	۲۴	مخمل	مخمل سے
۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۳	[illegible] لے	[illegible] کے	۹۲	۵	بوجہار	بوچھار
۲۷	۱	بہی	بھی	ایضاً	۱۹	[illegible]	ہوا	۹۳	۲۱	والی الایل	والنظر الی الایل
۲۷	۵	آسے	آسے	۶۲	۳	چھوڑا انہیں	چھوڑا ان ہی کا	۱۰۳	۱۲	بدحواس	بیحواس
ایضاً	۱۹	ہر ایک	ہر ایک کے	[illegible]	۱	جانین سے	جانے	۱۰۴	۲۳	شہزادہ سے	شہزادہ پر
۳۱	۷	ایک شخص اندھا	ایک شخص	ایضاً	۱۰	کرتے ہیں یہ	کرتے ہیں	۱۰۵	۶	دہرو	رکھو
۳۴	۳	سیلے	بھی	ایضاً	۲۴	دلیر	دلبر	۱۰۶	۲	ہو	ہوا
۳۶	۵	لڑکے کے ساتھ شادی	لڑکی کی شادی	ایضاً	۲۶	کراہتے	کراہتے لگا	۱۱۵	۲۶	ان الحمد	عن الحمد
ایضاً	۲۳	بار سے	بار سے تھے	ایضاً	۲۷	نثار	نثار ہوئی				
۴۰	۱۲	آپ سے	آپ ابھی	۶۴	۱۹	خود ہی	خواہی				
ایضاً	ایضاً	دور دراز	دور و دراز	۶۵	۱۴	تیز قدم	برق دم				
۴۱	۱۰	تو بہ نخل	تو نخل	۶۶	۱۰	پاس آئی	پاس آئی				
۴۲	۷	الزام مواخذہ	الزام و مواخذہ	ایضاً	۱۶	اثر ہوا	اثر ہو				
ایضاً	۲۴	دسترخانی	دسترخانی سے	۶۸	۳	ایک	ایک ایک				
۴۳	۱۲	پہر جبر سنکر	پہر تہلکہ	۷۰	۱	انہوں	انہوں نے				
ایضاً	۱۴	نسبت مجھے جب	جب	ایضاً	۲۲	حال	جمال				

بادشاہ جہان

نشاہ پناہ بیگم صاحبہ

بسنا [illegible]

تمام شد